مسلمان بچوں کے لئے انبیاء کرام اور رسُولوں کے قصّے آسان پیرائے میں لکھوں جو تمھاری عمر اور ذوق کے مطابق اور ہم آہنگ ہوں، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا ہے اور بچوں کے لئے انبیائے کرام کے قصّوں کی یہ پہلی کتاب ہے جو میں آپ کو تحفہ پیش کرتا ہوں، میں نے اس کتاب میں بچوں کی نفسیات اور طریقہ کار کا خیال رکھا ہے۔ اسی بناء پر بندہ نے کلمات وجمل کے تکرار الفاظ کی سلاست اور واقعہ کے پھیلاؤ کو مدِّ نظر رکھا۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب بچے مدارس میں عربی زبان پڑھنے والے بچوں کے ابتدائی نصاب میں شامل ہوگا۔ جیسے کہ وہ اپنے اسکولوں کے نصاب میں پڑھیں گے۔ میں آپ کو نبیوں نبیوں کے قصّوں کا مزید تحفہ بھی دوں گا، جو عمدہ وطیّب، واضح، آسان، ہلکا پھلکا اور خوبصورت ہوگا جس میں چھوٹی بات کا تذکرہ نہ ہوگا۔

اے محمد (آپ کے بھتیجے) اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے تمہارے والدین، چچا اور اسلام کی آنکھیں ٹھنڈی کرے اور تمہاری وجہ سے اس گھر اور مسلمانوں پر تمہارے آباؤ و اجداد کی برکتیں واپس لائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بُت کس نے توڑا۔

بُت بیچنے والا

بہت ہی پُرانے زمانے کی بات ہے، ایک بستی میں ایک نہایت مشہور ترین شخص رہتا تھا اور اس شخص کا نام آزر تھا۔ اور یہ شخص آزر بتوں کو بیچا کرتا تھا اور اسی بستی میں ایک نہایت بڑا گھر تھا اور اس گھر میں بہت سارے بُت تھے (بُتوں کی بہت ہی زیادہ تعداد تھی) اور لوگ ان بُتوں کو سجدہ کرتے تھے اور وہ شخص آزر بھی ان بتوں کو سجدہ کرتا تھا اور آزر ان بُتوں کی عبادت کرتا تھا۔

صرفی ولغوی تحقیق

كَسَرَ : كَسَرَ يَكْسِرُ كَسْرًا (ض) توڑنا	الْاَصْنَامُ (مفرد) صَنَمٌ بت
كَثِيرَةٌ : (ج) كَثِيرُونَ زیادہ	قَبْلَ : پہلے
اَيَّامٌ ، مفرد، يَوْمٌ ، دن	قَرْيَةٌ ، (ج) قُرًى ، گاؤں
جِدًّا بہت زیادہ	رَجُلٌ (ج) رِجَالٌ ، آدمی
اِسْمٌ ، (ج) اَسْمَاءٌ ، نام	آزَرُ (حضرت ابراہیم کے والد کا نام ہے)

يَبِيعُ : بَاعَ ، يَبِيعُ ، بَيْعًا (ض) بیچنا

تعلیل : اصل میں يَبْيِعُ تھا بروزن يَضْرِبُ یاء متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن، یاء کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیدی۔ يَبِيعُ ہوگیا۔

هٰذَا (اسم اشارہ) مذکر هٰذِهٖ (یہ)	كَانَ (فعل ناقص) تھا
بَيْتٌ (ج) بُيُوتٌ گھر	كَبِيرٌ (ج) كِبَارٌ ، بڑا
النَّاسُ (اسم جمع) لوگ	يَسْجُدُونَ ، سَجَدَ يَسْجُدُ سُجُودًا (ن) سجدہ کرنا

يَعْبُدُ ، عَبَدَ يَعْبُدُ عِبَادَةً (ن) پوجنا ، عبادت کرنا

www.Bhalli.Info

دوسرا سبق

آزر کا بیٹا

اور آزر کا بیٹا انتہائی عقل مند تھا اور اس عقل مند بچے کا نام ابراہیمؑ تھا۔ ابراہیمؑ لوگوں کو بتوں کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور لوگوں کو دیکھتے تھے کہ وہ بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ابراہیمؑ خوب جانتے تھے کہ حقیقت میں تو بُت پتھر ہیں اور وہ یہ بھی خوب جانتے تھے کہ بُت نہ تو بولتے ہیں اور نہ سنتے ہیں۔

اور ابراہیمؑ یہ بھی اچھی طرح جانتے تھے کہ بیشک بُت نہ تو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ ابراہیمؑ دیکھتے تھے کہ بیشک مکھی ان بتوں کے اوپر بیٹھ جاتی ہے بس یہ بُت اس کو ہٹا نہیں سکتے اور یہ بھی مشاہدہ کرتے تھے کہ بے شک چوہا ان بتوں کا کھانا کھا جاتا ہے بس یہ بُت اس کو روک بھی نہیں پاتے تھے ابراہیمؑ اپنے دل میں کہتے تھے کہ آخر لوگ بتوں کو کس وجہ سے سجدہ کرتے ہیں۔ اور ابراہیمؑ اپنے سے سوال کرتے تھے کہ آخر لوگ کس وجہ سے بتوں سے مانگتے ہیں۔

صرفی ولغوی تحقیق

وَلَدُ آزَرَ ، آزر کا بیٹا	وَلَدٌ (ج) اَوْلَادٌ بیٹا
رَشِيدٌ نیک ، عقلمند	يَرَى ، رَأَى يَرَى رُؤْيَةً (ف) دیکھنا

مہموز العین ، ناقص یائی) یَرٰی اصل میں یَرْأَیُ تھا بروزن یَفْتَحُ ہمزہ مفتوح ماقبل حرف صحیح ساکن ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور ہمزہ کو گرا دیا۔ یَرَیُ ہوا۔ یائے متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدل دیا۔ یَرٰی ہوگیا۔

يَعْرِفُ عَرَفَ يَعْرِفُ مَعْرِفَةً وعِرْفَانًا (ف) جاننا ، پہچاننا (صحیح)

تَضُرُّ ، ضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا (ن) نقصان پہنچانا (مضاعف ، تَضُرُّ اصل میں تَضْرُرُ بروزن تَنْصُرُ تھا دو حرف صحیح ایک جنس کے	حِجَارَةٌ ، پتھر

ایک کلمہ میں جمع ہوئے ، پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں مدغم کر دیا۔ تَضُرُّ ہوگیا۔

تَسْمَعُ ، سَمِعَ يَسْمَعُ ، سَمْعًا وَسَمَاعَةً (س) سننا (صحیح)

تَتَكَلَّمُ ، تَكَلَّمَ ، يَتَكَلَّمُ ، تَكَلُّمًا (بات کرنا ، کلام کرنا) (تفعل)

تَنْفَعُ نَفَعَ يَنْفَعُ نَفْعًا (ف) ، فائدہ پہنچانا (صحیح)

يَجْلِسُ ، جَلَسَ ، يَجْلِسُ ، جُلُوْسًا (ض) بیٹھنا (صحیح)

تَدْفَعُ دَفَعَ ، يَدْفَعُ ، دَفْعًا (ف) بھگانا ، ہٹانا (صحیح)

تَمْنَعُ مَنَعَ يَمْنَعُ مَنْعًا (ف) روکنا ، منع کرنا (صحیح)

فَارٌ (ج) فِيرَانٌ ، چوہا | طَعَامٌ (جمع) اَطْعِمَةٌ کھانا

يَقُوْلُ ، قَالَ ، يَقُوْلُ ، قَوْلًا ، (ن) کہنا ، (اجوف واوی)

تعلیل | يَقُوْلُ اصل میں يَقْوُلُ بروزن يَنْصُرُ واو متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی۔ يَقُوْلُ ہوگیا۔

نَفْسَهُ : نَفْسٌ (ج) نُفُوْسٌ وَاَنْفُسٌ جان و دل

يَسْأَلُ سَأَلَ يَسْأَلُ سُؤَالًا (ف) مانگنا ، پوچھنا۔ (مہموز العین)

تیسرا سبق

ابراہیمؑ کی نصیحت

اور ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے تھے کہ اے میرے محترم والد! آپ کیونکر ان بتوں کی عبادت کرتے ہیں؟ اے اباجی! آپ ان بتوں کو کیوں سجدہ کرتے ہیں؟ اے اباجی! آپ کس وجہ سے ان بتوں سے سوال کرتے ہیں اور بیشک یہ بت تو نہ ہی بات کرتے ہیں اور نہ ہی سنتے ہیں اور بیشک یہ بت نہ تو کسی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی کسی کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ پھر آپ کس وجہ سے ان بتوں کے آگے کھانے اور پینے کی چیزیں رکھتے ہیں۔ اے میرے اباجان! بیشک بُت نہ تو کچھ کھاتے ہیں اور نہ ہی کچھ پیتے ہیں اور آزر (ابراہیمؑ کے والد) غصے ہو جاتے تھے اور بات کو سمجھتے نہیں تھے

اور ابراہیمؑ اپنی قوم کو بھی نصیحت کرتے تھے اور لوگ بھی غصہ کرتے تھے اور اُن لوگوں کی سمجھ میں ان کی بات نہیں آتی تھی۔ ابراہیمؑ نے کہا، جب یہ لوگ چلے جائیں گے تو میں ان کے بتوں کو توڑ دوں گا تب لوگوں کی سمجھ میں آئے گی۔

صَرفی ولغوی تحقیق

أَبِي أَبٌ (ج) آبَاءٌ باپ — لِمَاذَا (کس لئے، کیوں)
لِأَيِّ شَيْءٍ (کس لئے) — شَرَابٌ (ج) أَشْرِبَةٌ (پینے کی چیز)
تَضَعُ وَضَعَ يَضَعُ وَضْعًا (ف) رکھنا (مثال واوی)

تعلیل | تَضَعُ اصل میں تَوْضَعُ بروزن تَفْتَحُ تھا، واو واقع علامت مضارع مفتوح اور عین مفتوحہ کے درمیان اور لام کلمہ حرف حلقی ہے لہٰذا واؤ کو گرادیا۔ تَضَعُ ہوگیا۔

إِنَّ، أَنَّ (بیشک، یقیناً) — أَنَا (میں)
إِذَا (جب) — حِينَئِذٍ (اس وقت)
يَشْرَبُ، شَرِبَ يَشْرَبُ شُرْبًا (س) پینا (صحیح) — ذَهَبَ ذَهَبَ يَذْهَبُ ذَهَابًا (ف) (جانا)
يَغْضَبُوْنَ : غَضِبَ يَغْضَبُ غَضَبًا (س) غصہ ہونا، خفا ہونا (صحیح)
يَفْهَمُوْنَ : فَهِمَ يَفْهَمُ فَهْمًا (س) سمجھنا (صحیح)

چوتھا سبق

ابراہیمؑ بتوں کو توڑتے ہیں؟

عید کا دن آیا، لوگ بہت خوش ہوئے، لوگ عید کے لئے نکلے اور بچے (بھی) نکلے اور ابراہیمؑ کے والد بھی نکلے انہوں نے ابراہیمؑ سے کہا کیا تم ہمارے ساتھ نہیں نکلتے؟ ابراہیمؑ نے کہا میں بیمار ہوں سب لوگ چلے گئے، ابراہیمؑ گھر میں اکیلے رہ گئے، ابراہیمؑ بتوں کے پاس جا پہنچے اور بتوں کو مخاطب کرکے کہا، تم کو کیا ہو گیا ہے، کیوں نہیں بولتے ہو، کیوں نہیں سنتے ہو، یہ کھانے پینے کی چیزیں ہیں، تمہیں کیا ہو گیا، نہ کھاتے ہو اور نہ پیتے ہو۔ بت خاموش ہے۔ در حقیقت

وہ پتھر کے تھے، بول تو سکتے نہیں تھے۔ ابراہیمؑ نے کہا، تمہیں کیا ہو گیا، کچھ بولتے نہیں ہو، بت اسی طرح خاموش رہے اور کچھ نہیں بولے۔
تب ابراہیمؑ کو غصہ آگیا اور انہوں نے کلہاڑی پکڑلی، ابراہیمؑ نے کلہاڑی سے ضرب لگائی اور بتوں کو توڑ ڈالا۔ البتہ سب سے بڑے بت کو (اسکے حال پر) چھوڑ دیا اور کلہاڑی اس کی گردن پر لٹکا دی۔

صَرفی ولغوی تحقیق

جَاءَ جَاءَ يَجِيْءُ مَجِيْئًا (مرکب از اجوف یائی ومہموز اللام) آنا

تعلیل | اصل میں جَيَئَ تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے تبدیل کر دیا۔ جَاءَ ہوگیا۔

جَاءَ بِهٖ (متعدی) لانا — عِيْدًا (ج) أَعْيَادٌ (تہوار، خوشی کا دن)
اَلْأَطْفَالُ (مفرد) طِفْلٌ بچہ — سَقِيْمٌ (ج) أَسْقَامٌ (بیمار)
لِأَنَّ (اس لئے کہ) — مَا لَكُمْ (تم کو کیا ہو گیا ہے)
مَعَ (ساتھ) — إِلَى (طرف)
اَلْأَكْبَرُ (اسم تفضیل) (سب سے بڑا) — عُنُقِهٖ عُنُقٌ (ج) أَعْنَاقٌ گردن
ضَرْبٌ ضَرَبَ يَضْرِبُ ضَرْبًا (ض) مارنا (صحیح) — عَلَّقَ عَلَّقَ يُعَلِّقُ تَعْلِيْقًا (تفعیل) لٹکانا (صحیح)
أَخَذَ أَخَذَ يَأْخُذُ أَخْذًا (ن) لینا (مہموز الفاء) — اَلْفَأْسُ فَأْسٌ (ج) فُؤُوْسٌ کلہاڑی
تَرَكَ تَرَكَ يَتْرُكُ تَرْكًا (ن) چھوڑنا (صحیح) — تَنْطِقُوْنَ نَطَقَ يَنْطِقُ نُطْقًا (ض) بولنا (صحیح)
فَرِحَ : فَرِحَ يَفْرَحُ فَرَحًا (س) خوش ہونا (صحیح) — خَرَجَ خَرَجَ يَخْرُجُ خُرُوْجًا (ن) نکلنا (صحیح)

پانچواں سبق

یہ کس نے کیا؟

لوگ واپس لوٹے (عید کی خوشیاں منا کر) اور بت کدہ میں داخل ہوئے اور لوگوں نے ارادہ کیا کہ وہ بتوں کو سجدہ کریں کیونکہ وہ تو عید کا دن تھا لیکن لوگ تو تعجب میں

www.Bhalli.Info

پڑ گئے اور وہ سب دہشت زدہ ہو گئے ان لوگوں کو بڑا افسوس ہوا اور وہ بہت ہی غصے ہوئے، کہنے لگے، ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کس نے کی ہے؟ کہنے لگے ہم نے ایک نوجوان کے بارے میں سنا ہے جو ہمارے بتوں کا تذکرہ کرتا ہے اور اس کا نام ابراہیم ہے۔ لوگ کہنے لگے، اے ابراہیم! کیا تم نے یہ سب حرکت ہمارے معبودوں کے ساتھ کی ہے؟ ابراہیم نے کہا، بلکہ یہ کام ان کے بڑے بت نے کیا ہے۔ تم لوگ ان سے پوچھو (اصنامِ مکسورہ سے) اگر یہ بولتے ہوں۔

لوگ تو جانتے تھے کہ بت تو حقیقت میں پتھر ہیں اور وہ یہ بھی خوب جانتے تھے کہ پتھر نہ تو سنتے ہیں اور نہ ہی کچھ بولتے ہیں اور ان کو یہ بھی معلوم تھا کہ بڑا بت بھی پتھر کا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ بڑا بت چلنے اور حرکت کرنے پر بھی قادر نہیں اور بلاشبہ بڑا بت بتوں کو توڑنے پر قادر نہیں۔

لوگ ابراہیم سے کہنے لگے، تم یہ اچھی طرح جانتے ہو کہ بت کچھ نہیں بولتے ہیں۔ ابراہیم نے کہا۔ پھر تم کیسے ان بتوں کی عبادت کرتے ہو اور بیشک ان کا حال یہ ہے کہ وہ (بت) نہ تو نقصان دیتے ہیں اور نہ فائدہ۔ اور تم لوگ کس طرح ان بتوں سے سوال کرتے ہو، ان کی حقیقت تو یہ ہے کہ وہ نہ تو بولتے ہیں اور نہ ہی سنتے ہیں، کیا تم سمجھ بوجھ نہیں رکھتے، کیا تم کچھ عقل نہیں رکھتے، لوگ اس پر خاموش ہو گئے اور شرمندہ ہو گئے۔

صرفی و لغوی تحقیق

فَرَجَعَ، رَجَعَ يَرْجِعُ رُجُوعًا (ض) لوٹنا (صحیح)
دَخَلُوْا، دَخَلَ يَدْخُلُ دُخُوْلًا (ن) داخل ہونا (صحیح)
فَأَرَادَ، أَرَادَ يُرِيْدُ إِرَادَةً (افعال) چاہنا (اجوف واوی)

تعلیل | أَرَادَ اصل میں أَرْوَدَ تھا بروزنِ أَفْعَلَ واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور واؤ کو الف سے بدل دیا۔ أَرَادَ ہو گیا۔

تَعَجَّبَ تَعَجَّبَ يَتَعَجَّبُ تَعَجُّبًا تعجب کرنا (تفعل)
وَتَأَسَّفَ تَأَسَّفَ يَتَأَسَّفُ تَأَسُّفًا افسوس کرنا (تفعل) (مہموز الفاء)
وَدَهِشُوْا: دَهِشَ يَدْهَشُ دَهْشًا (س) متحیر ہونا، حیرت زدہ ہونا۔
بِآلِهَتِنَا إِلٰهٌ (ج) آلِهَةٌ دیوتا، معبود
كَيْفَ کیوں، کیسے
فَتًى فَتًى (ج) فِتْيَانٌ وَفِتْيَةٌ (نوجوان)
تَعْلَمُ عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا (س) جاننا (صحیح)
يَقْدِرُ قَدَرَ يَقْدِرُ قُدْرَةً (ض) طاقت رکھنا
يَمْشِيْ مَشٰى يَمْشِيْ مَشْيًا (ض) چلنا (ناقص یائی)

تعلیل | يَمْشِيْ اصل میں يَمْشِيُ تھا بروزن يَضْرِبُ یائے متحرک فعل مضارع کے صیغہ واحد مذکر غائب کے لام کلمہ میں واقع ہوئی لہٰذا یاء کو ساکن کر دیا۔ يَمْشِيْ ہو گیا۔

وَيَتَحَرَّكُ: تَحَرَّكَ يَتَحَرَّكُ، تَحَرُّكًا (تفعل) حرکت کرنا (صحیح)
تعقلون عَقَلَ يَعْقِلُ عَقْلًا (ض) تدبر کرنا، غور و خوض کرنا (صحیح)
خجلوا خَجِلَ يَخْجَلُ خَجَلًا (س) (شرمسار ہونا، شرمندہ ہونا) (صحیح)

چھٹا سبق

ٹھنڈی آگ

لوگ جمع ہوئے اور کہنے لگے اب ہم کیا کریں؟ ابراہیم نے ہمارے بتوں کو توڑ دیا ہے اور ہمارے معبودوں کی توہین کی ہے۔ لوگوں نے سوال کیا کہ ابراہیم کی سزا کیا ہونی چاہئے اور ابراہیم کو کیا بدلہ دینا چاہئے۔ جواب یہ تھا کہ ابراہیم کو آگ میں جلا دو، اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ اور اسی طرح ہوا، انھوں نے (مشرکین نے) آگ جلائی اور ابراہیم کو اس آگ میں جھونک دیا، لیکن اللہ تعالے نے ابراہیم کی مدد فرمائی اور آگ کو حکم دیا۔ اے آگ! ٹھنڈی ہو جا۔ ابراہیم کے لئے اور اُن کے لئے سلامتی والی بن جاؤ۔ اسی طرح ہوا۔ آگ ابراہیم کے لئے ٹھنڈی ہو گئی اور سلامتی والی بن گئی اور لوگوں نے جب یہ دیکھا کہ ابراہیم کو آگ کچھ نقصان نہیں پہنچا رہی اور یہ دیکھا کہ ابراہیم نہایت ہی خوش و خرم ہیں اور صحیح و سالم ہیں تو لوگ حیرت اور دہشت میں پڑ گئے۔

www.Bhalli.Info

صرفی ولغوی تحقیق

نَارٌ (ج) نِيْرَانٌ (آگ)	بَارِدَةٌ (ج) بَارِدَاتٌ (ٹھنڈی)
عِقَابٌ (سزا)	جَزَاءٌ (بدلہ)
وَهٰكَذَا (اسی طرح)	مَسْرُوْرٌ (ج) مَسْرُوْرُوْنَ خوش
كُوْنِيْ كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا (ن) ہونا۔	سَالِمٌ (ج) سَالِمُوْنَ (محفوظ، سلامتی والا)

اِجْتَمَعَ اِجْتَمَعَ يَجْتَمِعُ اِجْتِمَاعًا (افتعال) جمع ہونا، اکٹھے ہونا (صحیح)

اَهَانَ اَهَانَ يُهِيْنُ اِهَانَةً (بے عزتی کرنا)

تعلیل: اَهَانَ اصل میں اَهْوَنَ تھا۔ واؤ مفتوح ماقبل حرف صحیح ساکن، واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور واؤ کو الف سے بدل دیا۔ اَهَانَ ہوگیا۔

حَرِّقُوْهُ حَرَّقَ يُحَرِّقُ تَحْرِيْقًا (تفعیل) جلانا (صحیح)

وَانْصُرُوْهُ نَصَرَ يَنْصُرُ نَصْرًا (ن) مدد کرنا (صحیح)

اَوْقَدُوْا اَوْقَدَ يُوْقِدُ اِيْقَادًا (افعال) جلانا (مثال واوی)

اَوْقَدُوْا بروزن اَفْعَلُوْا مبنی بر اصل ہے۔

وَاَلْقَوْا اَلْقٰى يُلْقِيْ اِلْقَاءً (افعال) ڈالنا (ناقص یائی)

اَلْقَوْا اصل میں اَلْقَيُوْا بروزن اَفْعَلُوْا (جمع مذکر غائب ماضی معروف) تھا یائے متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدل دیا، پھر الف ساکن ہے اور واؤ بھی ساکن ہے، اجتماع ساکنین ہوا۔ الف کو گرا دیا۔ اَلْقَوْا ہوگیا۔

وَسَلَامًا: سَلِمَ يَسْلَمُ سَلَامَةً (نجات پانا، محفوظ رہنا) (س)۔

تَحَيَّرُوْا تَحَيَّرَ يَتَحَيَّرُ تَحَيُّرًا (حیرانی میں پڑ جانا) (اجوف یائی) (تفعل)

ساتواں سبق

کون ہے میرا رب

اور ایک رات کو ابراہیمؑ نے (خواب میں) ایک ستارہ دیکھا تو آپ نے

کہا کہ یہ میرا رب ہے اور جب ستارہ غائب ہوگیا تو آپ نے فرمایا، نہیں، یہ میرا رب نہیں ہو سکتا۔ پھر ابراہیمؑ نے چاند کو دیکھا اور کہا کہ یہ میرا رب ہے لیکن جب چاند بھی چھپ گیا تو آپ نے فرمایا، نہیں۔ یہ بھی میرا رب نہیں ہے اور جب سورج طلوع ہوا تو ابراہیمؑ نے کہا کہ یہ سب سے بڑا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ میرا رب ہو اور جب سورج بھی رات کو غائب ہوگیا تو آپ نے فرمایا۔ نہیں یہ بھی میرا رب نہیں ہو سکتا۔

بیشک میرا رب تو اللہ ہے وہ تو زندہ ہے اس کو موت نہیں آئیگی اور بیشک اللہ تو باقی رہنے والا ہے وہ تو غائب نہیں ہو سکتا اور اللہ تو بہت طاقتور ہے اس پر تو کسی چیز کا غلبہ ہو ہی نہیں سکتا، ستارے تو کمزور ہیں ان پر تو صبح غالب آجاتی ہے۔ اور چاند کمزور ہے اس پر سورج غلبہ پالیتا ہے اور سورج بھی کمزور ہے۔ اس پر تو رات اور بادل غلبہ پالیتے ہیں اور ستارہ میری مدد کس طرح کرے گا وہ تو خود کمزور ہے اور چاند میری مدد کس طرح کرے گا وہ تو خود ضعیف ہے اور سورج کیسے میری مدد کر سکتا ہے وہ تو خود لاچار ہے۔ میری مدد تو اللہ ہی کریگا کیونکہ اللہ وہ ذات ہے جو زندہ ہے اور اس کو کبھی موت نہیں آئیگی اور وہی ذات باقی رہنے والی ہے اور وہ ذات غائب نہیں ہو سکتی اور وہی طاقتور ہے اس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی۔

صرفی ولغوی تحقیق

رَبِّيْ رَبٌّ (ج) اَرْبَابٌ (پالنے والا)	ذَاتَ لَيْلَةٍ ایک رات
كَوْكَبًا كوکب (ج) كَوَاكِبُ (ستارہ)	لَيْلٌ وَلَيْلَةٌ (ج) لَيَالِيْ رات
لَمَّا جب	اَلْقَمَرُ (ج) اَقْمَارٌ چاند
لَيْسَ (نہیں)	اَلشَّمْسُ (ج) شُمُوْسٌ (سورج)
حَيٌّ (ج) اَحْيَاءٌ زندہ	قَوِيٌّ (ج) اَقْوِيَاءُ طاقتور
ضَعِيْفٌ (ج) ضِعَافٌ وضُعَفَاءُ کمزور	اَلْغَيْمُ: غَيْمٌ (ج) غُيُوْمٌ (بادل)

www.Bhalli.Info

طَلَعَتْ طَلَعَ يَطْلُعُ طُلُوْعًا (نکلنا) صحیح | غَابَ غَابَ يَغِيْبُ غَيَابًا وَغُيُوْبَةً (ض) چھپ جانا۔ (اجوف یائی)

تعلیل | غَابَ اصل میں غَيَبَ تھا۔ یائے متحرک ماقبل مفتوح ہے، یا۔ کو الف سے تبدیل کردیا۔ غَابَ ہوگیا۔

يَغْلِبُهُ غَلَبَ يَغْلِبُ غَلَبَةً (غالب ہونا) (ض) (صحیح)

يَمُوْتُ مَاتَ يَمُوْتُ مَوْتًا (ن) مرنا (اجوف واوی)

تعلیل | يَمُوْتُ اصل میں يَمْوُتُ تھا بروزن يَنْصُرُ واؤ مضموم ماقبل حرف صحیح ساکن واؤ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی۔ يَمُوْتُ ہوگیا۔

آٹھواں سبق

میرا رب اللہ ہے۔

ابراہیمؑ نے یہ بات اچھی طرح جان لی کہ اللہ ہی ان کا رب ہے۔ درحقیقت اللہ ہی زندہ رہنے والا ہے اس کو موت نہیں آئیگی اور اللہ ہی باقی رہنے والا ہے کبھی غائب نہیں ہوتا۔ اور اللہ ہی زورآور ہے اس پر کوئی بھی شئ غالب نہیں آنیوالی اور ابراہیم نے اس بات کو جان لیا کہ اللہ ہی ستاروں کا رب ہے اور اللہ ہی چاند کا رب ہے اور اللہ ہی سورج کا رب ہے اور اللہ دونوں جہانوں کا رب ہے اور اللہ نے ابراہیمؑ کو ہدایت کی راہ دکھلائی اور ان کو اپنا نبی اور دوست بنالیا اور اللہ تعالےٰ نے ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلائیں اور ان کو بتوں کی عبادت کرنے سے روکیں۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَلْعَالَمِيْنَ عَالَمٌ (ج) عَالَمِيْنَ (دنیا، جہان)	نَبِيًّا نبی (ج) اَنْبِيَاء پیغمبر
وَخَلِيْلًا: خلیل (ج) اَخِلَّة دوست	وَاَمَرَ: اَمَرَ يَأْمُرُ اَمْرًا (ن) حکم دینا (مہموز الفاء)
وَهَدَاى هَدَى يَهْدِيْ هِدَايَةً (ض) (رہنمائی کرنا، ہدایت کرنا) (ناقص یائی)	

تعلیل | هَدَى اصل میں هَدَيَ تھا۔ بروزن ضَرَبَ تھا۔ یائے متحرک ماقبل مفتوح یا۔ کو الف سے تبدیل کردیا۔ هَدَى ہوگیا۔

جَعَلَهُ جَعَلَ يَجْعَلُ جَعْلًا (ف) بنانا (صحیح)

يَدْعُوْا دَعَا يَدْعُوْ دَعْوَةً وَدُعَاءً بلانا، دعا کرنا (ناقص واوی)

تعلیل | يَدْعُوْ اصل میں يَدْعُوُ تھا بروزن يَنْصُرُ واؤ متحرک فعل مضارع کے صیغہ واحد مذکر غائب کے لام کلمہ میں واقع ہوا لہٰذا واؤ کو ساکن کردیا يَدْعُوْ ہوگیا۔

نواں سبق

ابراہیمؑ کی دعوت

حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور ان کو بتوں کی عبادت کرنے سے روکا۔ ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے پوچھا، تم کس کو پوجتے ہو۔ قوم نے کہا کہ ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں۔ ابراہیمؑ نے کہا جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری بات کو سنتے ہیں یا یہ کہ وہ تمہیں کچھ فائدہ یا نقصان پہنچاتے ہیں؟ قوم نے کہا، ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا، میں تو ان بتوں کی عبادت نہیں کروں گا۔ اور میں تو ان بتوں کا دشمن ہوں، میں تو دونوں جہان کے رب کی عبادت کرتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا ہے، وہی مجھے راہ بھی دکھلائے گا۔ میرا اللہ وہی ہے جو مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوجاتا ہوں تو مجھے شفا بھی دیتا ہے اور وہی مجھے موت دے گا اور پھر مجھے زندہ کریگا۔ اور یقیناً یہ بت نہ ہی کسی کو پیدا کرسکتے ہیں اور نہ ہی کسی کو راہ دکھلاسکتے ہیں اور نہ ہی کسی کو کھانا کھلاسکتے ہیں اور نہ پلا سکتے ہیں اور جب کوئی ایک بھی بیمار ہو جائے تو اس کو صحت یاب بھی نہیں کرسکتے اور یہ بت نہ تو کسی کو مار سکتے ہیں اور نہ ہی دوبارہ زندہ کرسکتے ہیں۔

www.Bhalli.Info

صَرفی ولغوی تحقیق

دَعْوَةٌ (دعوت ، بلاوا) بَلْ (بلکہ)

عَدُوٌّ (ج) اَعْدَاءٌ دشمن اَلَّذِیْ (ج) اَلَّذِیْنَ (جو، جس نے)

وَجَدْنَا وَجَدَ یَجِدُ وُجُوْدًا (ض) پانا (مثال واوی)

وَجَدْنَا بروزن ضَرَبْنَا اپنی اصل پر ہے۔

خَلَقَنِیْ خَلَقَ یَخْلُقُ خَلْقًا (ن) پیدا کرنا (صحیح)

یُطْعِمُنِیْ اَطْعَمَ یُطْعِمُ اِطْعَامًا (افعال) کھانا کھلانا (صحیح)

یَسْقِیْنِ سَقٰی یَسْقِیْ سَقْیًا (ض) پلانا (ناقص یائی)

تعلیل یَسْقِیْنِ میں "ن" وقایہ ہے اس کے بعد یائے متکلم مفعول بہ محذوف ہے، اصل صیغہ یَسْقِیْ ہے جو اصل میں یَسْقِیُ تھا بروزن یَضْرِبُ اس میں یَمْشِیْ کی تعلیل ہوئی ہے۔

یُمِیْتُنِیْ اَمَاتَ یُمِیْتُ اِمَاتَةً (افعال) موت دینا (اجوف یائی)

تعلیل یُمِیْتُ اصل میں یُمْوِتُ بروزن یُفْعِلُ تھا۔ واؤ مکسور ماقبل حرفِ صحیح ساکن، واؤ کا کسرہ نقل کرکے ماقبل کو دیا۔ اب واؤ ساکن ماقبل مکسور واؤ کو یاء سے بدل دیا۔ یُمِیْتُ ہوگیا۔

یُحْیِیْنِ اَحْیَا یُحْیِیْ اِحْیَاءً (افعال) زندگی دینا (لفیف مقرون)

تعلیل یُحْیِیْنِ میں "ن" وقایہ ہے، یائے متکلم مفعول بہ حذف کردی گئی ہے اصل میں یُحْیِیْ جو اصل میں یُحْیِیُ تھا بروزنِ یُفْعِلُ۔ یَمْشِیْ کے قاعدے سے یُحْیِیْ ہوگیا۔

مَرِضْتُ : مَرِضَ یَمْرَضُ مَرَضًا (س) بیمار ہونا (صحیح)

یَشْفِیْنِ شَفٰی یَشْفِیْ شِفَاءً (ض) شفا دینا (ناقص یائی)

تعلیل یَشْفِیْنِ میں "ن" وقایہ ہے، یائے ضمیر متکلم مفعول بہ حذف

کردی گئی ہے۔ یَشْفِیْ اصل میں یَشْفِیُ تھا بروزن یَضْرِبُ بتعلیل یَمْشِیْ یَشْفِیْ ہوگیا۔

دسواں سبق

بادشاہ کے رُوبرُو

شہر میں ایک بہت بڑا بادشاہ ہوا کرتا تھا جو بہت ظالم تھا اور لوگ بادشاہ کو سجدہ کرتے تھے، بادشاہ نے جب یہ بات سُنی کہ ابراہیم صرف اللہ ہی کو سجدہ کرتا ہے۔ اُس کے علاوہ کسی دوسرے کو سجدہ نہیں کرتا۔ بادشاہ کو یہ بات ناگوار گزری، اور غصے ہوا اور ابراہیمؑ کو بُلا بھیجا، ابراہیم تشریف لائے اور ابراہیم اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ بادشاہ نے کہا اے ابراہیم! تمھارا رب کون ہے؟ ابراہیم نے کہا۔ میرا رب اللہ ہے۔ بادشاہ نے پوچھا، اے ابراہیم اللہ کون ہے؟ ابراہیم نے کہا، اللہ وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے۔ تو بادشاہ نے کہا، میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں اور بادشاہ نے ایک آدمی کو بلایا اور اسے قتل کر دیا اور ایک دوسرے شخص کو بُلایا اور اسے چھوڑ دیا۔ اور کہنے لگا میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں، مَیں نے ایک آدمی کو مار دیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا اور یہ بادشاہ نہایت ہی بے وقوف آدمی تھا اور ہر مشرک ایسا ہوتا ہے اور ابراہیم کی خواہش تھی کہ بادشاہ کو بات سمجھ آ جائے (اس طرح ان کی قوم کو بھی بات سمجھ میں آ جائیگی۔ پس ابراہیم نے بادشاہ سے کہا۔ بیشک میرا رب سُورج کو مشرق سے نکالتا ہے تو اس کو مغرب سے نکال کر لے آ، اس پر بادشاہ بہت حیران ہوا اور اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَمَامَ سامنے	بَلِیْد (بے وقوف)
اٰخَر (ج) اٰخَرُوْنَ دوسرا	لَااَحَدَ (احد) کوئی

اَلْمَلِكُ (ملک) ج ملوک بادشاہ	اَلْمَدِیْنَۃُ (ج) مُدُنٌ شہر

یَخَافُ خَافَ یَخَافُ خَوْفًا (س) ڈرنا (اجوف واوی)

تعلیل | یَخَافُ اصل میں یَخْوَفُ تھا بروزن یَسْمَعُ واؤ مفتوح ماقبل حرف صحیح ساکن واؤ کو حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی اور واؤ کو الف سے بدل دیا۔ یَخَافُ ہوگیا۔

یَأْتِیْ اَتٰی یَأْتِیْ اِتْیَانًا (ض) آنا (ناقص یائی) (مہموز الفاء)

تعلیل | یَأْتِیْ اصل میں یَأْتِیُ بروزن یَضْرِبُ تھا تعلیل یَمْشِیْ یَأْتِیْ ہوگیا۔ اَتٰی بِہٖ۔ متعدی لانا

گیارھواں سبق

والد کو دعوت

حضرت ابراہیمؑ نے اپنے والد کو دین کی دعوت دینے کا ارادہ فرمایا اور اپنے والد سے کہا اے میرے ابا جان! آپ ایسی چیزوں کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں۔ آپ کیوں کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ہی فائدہ دیتے ہیں اور نہ نقصان۔ اے ابا جان! آپ اپنے مہربان رب کی عبادت کریں ابراہیمؑ کے والد غصہ ہو گئے اور کہا کہ میں تجھے ماروں گا، مجھے میرے حال پر چھوڑ دے اور کچھ بھی مت کہہ۔ ابراہیمؑ نہایت سمجھدار اور بردبار قسم کے آدمی تھے آپ نے اپنے والد سے کہا: آپ پر سلامتی ہو۔

اور ان سے کہا کہ میں یہاں سے جا رہا ہوں اور میں اپنے رب ہی کو پکارتا رہوں گا۔ حضرت ابراہیمؑ کو بہت افسوس ہوا (اپنے والد کے اسلام نہ لانے پر) ابراہیمؑ نے دوسرے شہر جانے کا ارادہ کیا کہ وہاں وہ اپنے رب کی عبادت کریں گے اور لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی طرف بلائیں گے۔

اَیْضًا بھی (اسی طرح)	بَلَدٌ شہر
شَیْئًا شَیْءٌ (ج) اَشْیَآءُ چیزیں	ھُنَا وہاں
حَلِیْمٌ (ج) حلماء بردبار	اَلشَّیْطٰنُ (ج) شَیٰطِیْنُ شیطان
یُبْصِرُ بَصُرَ یَبْصُرُ بَصَارَۃً	اَکْرَمَ یُکْرِمُ (دیکھنا) صحیح
بِلَادٌ (ج) (بُلْدَانٌ) ملک	

بارھواں سبق

مکہ کی طرف

ابراہیمؑ سے ان کی قوم، بادشاہ اور ان کے والد سب ہی ناراض ہو گئے آپ نے ارادہ کیا کہ کسی دوسرے شہر کی طرف سفر کریں اور وہاں یکسو ہو کر عبادت کریں اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلائیں اور ابراہیمؑ اپنے شہر سے نکلے اور اپنے والد کو الوداع کہا، آپ نے مکہ جانے کا ارادہ فرمایا، آپ کے ساتھ آپ کی بیوی ہاجرہ تھیں۔ مکہ میں نہ ہی گھاس پوس تھا اور نہ ہی درخت تھے (سبزہ کا نام و نشان تک نہ تھا) اور نہ ہی مکہ میں کنواں اور نہ ہی نہر تھی اور اس شہر میں نہ ہی کوئی جانور تھا اور نہ ہی کوئی انسان تھا۔ ابراہیمؑ نے اپنی بیوی ہاجرہ اور بیٹے اسمٰعیلؑ کو وہیں چھوڑا۔ جب آپ نے (مکہ سے) جانے کا ارادہ کیا تو آپ کی بیوی ہاجرہ نے کہا۔ آپ کا کہاں کا ارادہ ہے، آپ مجھے یہاں تنہا چھوڑے جا رہے ہیں۔ جہاں نہ پانی ہے اور نہ کھانے کی کوئی چیز ہے، کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے۔ ابراہیمؑ نے جواب دیا۔ ہاں۔ ہاجرہ کہنے لگی۔ پھر تو اللہ ہمیں کبھی بھی ہلاک نہیں کرے گا۔

صرفی ولغوی تحقیق

قَوْمٌ (ج) اَقْوَامٌ قوم	بِئْرٌ (ج) اٰبَارٌ کنواں
اِلٰی طرف	قَصَدَ قَصَدَ یَقْصِدُ قَصْدًا (ض) ارادہ کرنا
عُشْبٌ (ج) اَعْشَابٌ گھاس	اِذَا جب

www.Bhalli.Info

يُسَافِرُ سَافَرَ يُسَافِرُ مُسَافَرَةً (مُفَاعَلَة) سفر کرنا (صحیح)

وَصَلَ وَصَلَ يَصِلُ وُصُوْلًا (ض) پہنچنا (مثال واوی)

وَصَلَ بروزن فَعَلَ اپنی اصل پر ہے۔

زَوْجَةٌ (ج) زَوْجَاتٌ بیوی	نَزَلَ نَزَلَ يَنْزِلُ نُزُوْلًا (ض) اترنا (صحیح)
سَيِّدِيْ (ج) سَادَةٌ سردار، آقا	يُضِيْعَنَا: اَضَاعَ يُضِيْعُ اِضَاعَةً (افعال) ضائع کرنا

تعلیل | يُضِيْعَنَا میں نا ضمیر جمع متکلم مفعول بہ کی ہے۔ يُضِيْعُ اصل میں يُضْيِعُ بروزن يُفْعِلُ تھا۔ یائے مکسور ماقبل حرف صحیح ساکن، یا کا کسرہ نقل کرکے ماقبل کو دے دیا۔ يُضِيْعُ ہوگیا۔

تیرھواں سبق

زم زم کا کنواں

ایک مرتبہ اسمٰعیلؑ کو پیاس لگی، آپ کی والدہ نے آپ کو پانی پلانا چاہا لیکن پانی کہاں تھا اور مکہ مکرمہ میں تو کوئی کنواں ہی نہ تھا اور نہ ہی مکہ میں کوئی نہر تھی۔ حضرت ہاجرہؓ پانی کو تلاش کر رہی تھیں۔ آپ صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا تک دوڑیں۔ اللہ نے ہاجرہ اور اسمٰعیل کی مدد فرمائی اور ان دونوں کے لئے پانی پیدا فرما دیا، پانی نکل پڑا۔ ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ نے پانی پیا اور پانی بچ گیا جو پھر بیر زم زم بن گیا۔ اللہ نے زم زم کے پانی میں بہت برکت عطا فرمائی اور یہ وہی کنواں ہے جس سے لوگ حج کے دوران پانی پیتے ہیں اور زم زم کو اپنے شہروں میں لاتے ہیں، کیا تم نے زم زم پیا ہے۔

صرفی ولغوی تحقیق

وَعَطِشَ (س، ض) عَطِشَ يَعْطِشُ عَطْشًا (ض) پیاسا ہونا (صحیح)

وَيَجْرِيْ جَرَى يَجْرِيْ جَرْيًا (ض) دوڑنا (ناقص یائی)

يَجْرِيْ اصل میں يَجْرِيُ تھا بتعلیل يَمْشِيْ، يَجْرِيْ ہوگیا۔

فَبَارِكْ: بَارَكَ يُبَارِكُ مُبَارَكَةً (مفاعلہ) برکت دینا | صفا و مروۃ (مکے میں دو پہاڑیوں کے نام ہیں)

چودھواں سبق

ابراہیمؑ کا خواب

ایک عرصے کے بعد ابراہیمؑ مکہ کی طرف لوٹے، اسمٰعیلؑ اور ہاجرہؓ سے ملے، ابراہیمؑ اپنے بیٹے سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ اسمٰعیلؑ ننھے سے بچے تھے وہ دوڑتے اور کھیلتے تھے اور اپنے والد کے ساتھ گھر سے باہر نکلتے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ کو اپنے بیٹے سے بڑا پیار تھا۔ ابراہیمؑ نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے اسمٰعیلؑ کو ذبح کر رہے ہیں، ابراہیم سچے نبی تھے اور آپ کا خواب بھی ایک سچا خواب تھا اور ابراہیمؑ اللہ کے دوست بھی تھے پس آپ نے یہ ارادہ کر لیا کہ اللہ نے جو آپ کو خواب میں حکم دیا ہے وہ اس کو پورا کر گزریں۔

حضرت ابراہیمؑ نے اسمٰعیلؑ سے کہا۔ بیشک میں نے خواب میں تمہیں ذبح کرتے ہوئے دیکھا ہے پس اس کو ذرا سوچو اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اسمٰعیلؑ نے کہا، ابا جان! آپ کو جس بات کا حکم دیا گیا ہے، آپ اس کو کر گزریئے اور اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ ابراہیمؑ نے اسمٰعیلؑ کو اپنے ساتھ لیا اور اپنے ساتھ چھری بھی لے لی۔ ابراہیمؑ جب منیٰ پہنچ گئے تو اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا۔ اسمٰعیلؑ زمین پر لیٹ گئے اور ابراہیم نے اسمٰعیل کو ذبح کرنے کے لئے چھری کو اسمٰعیلؑ کی گردن پر رکھ دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ صرف یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ اس کا دوست وہ کام کر گزرتا ہے جس کا اس کو حکم دیا گیا ہے کیا وہ بیٹے سے زیادہ محبت کرتے ہیں یا اللہ سے۔ ابراہیم اپنے امتحان میں کامیاب ہو گئے پس اللہ نے جبرائیلؑ کو جنت سے ایک مینڈھا دے کر بھیجا اور کہا کہ اس کو ذبح کرو اور اسمٰعیلؑ کو مت ذبح کرو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کے اس عمل کو پسند فرمایا اور مسلمانوں کو عید الاضحیٰ میں قربانی کا حکم دیا۔ حضرت ابراہیمؑ پر اللہ کا درود و سلام ہو۔ اور حضرت اسمٰعیلؑ پر اللہ کا درود و سلام ہو۔

www.Bhalli.Info

صرفی ولغوی تحقیق

رُؤْیَا (ج) رُؤًی خواب	مُدَّۃ عرصہ
وَعَادَ عَادَ یَعُوْدُ عَوْدًا (ن) لوٹنا (اجوف واوی)	

تعلیل عَادَ اصل میں عَوَدَ بروزن نَصَرَ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح واؤ کو الف سے بدل دیا۔ عَادَ ہوگیا۔

لَقِیَ یَلْقٰی لِقَاءً (س) ملنا (ناقص یائی) لَقِیَ بروزن سَمِعَ اپنی اصل پر ہے۔

اَلْمَنَامُ: (ج) مَنَامَاتٌ نیند، خواب	صَادِقٌ: (ج) صَادِقُوْنَ سچا
یَذْبَحُ: ذَبَحَ یَذْبَحُ ذَبْحًا (ف) ذبح کرنا (صحیح)	سِکِّیْنًا: سِکِّیْنٌ (ج) سَکَاکِیْنُ چھری
بلغ بَلَغَ یَبْلُغُ بُلُوْغًا (ن) پہنچنا (صحیح)	مِنٰی (مکہ کے قریب ایک مشہور جگہ کا نام ہے)

وَاضْطَجَعَ: اِضْطَجَعَ یَضْطَجِعُ اِضْطِجَاعًا (افتعال) لیٹنا (صحیح)

عَلَی الْاَرْضِ (ج) اَرَاضِیْ، اَرَضِیْنُ زمین	عیدالاضحی بقرعید
فَاَرْسَلَ اَرْسَلَ یُرْسِلُ اِرْسَالًا (افعال) بھیجنا (صحیح)	حُلْقُوْمٌ حُلْقٌ حَلَاقِمُ نرخرہ، حلق
نَجَحَ: نَجَحَ یَنْجَحُ نَجْحًا (ف) کامیاب ہونا (صحیح)	وَضَعَ وَضَعَ یَضَعُ وَضْعًا (ف) رکھنا (مثال واوی)
	بِکَبْشٍ۔ کَبْشٌ (ج) اَکْبَاشٌ (دُنبہ)

صَلَّی اللّٰہُ صَلّٰی یُصَلِّیْ صَلَاۃً (تفعیل) نماز پڑھنا، درود پڑھنا (ناقص یائی)۔

تعلیل: صَلّٰی اصل میں صَلَّیَ بروزن فَعَّلَ یائے متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے تبدیل کردیا۔

سَلَّمَ: سَلَّمَ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا (تفعیل) سلام بھیجنا (صحیح) | اِبْنَہٗ ابن (ج) اَبْنَاءٌ بیٹا۔

پندرھواں سبق

کعبہ

ابراہیم واپس تشریف لے گئے اور کچھ عرصے کے بعد لوٹے اور آپ نے اللہ کا ایک گھر بنانے کا ارادہ کیا، گھر تو بہت سارے تھے مگر اللہ کا گھر جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی، کوئی نہیں تھا، اور اسمٰعیل نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے والد کے ساتھ اللہ

کے گھر کی تعمیر کریں۔ حضرت ابراہیم و اسمٰعیل (علیہما السّلام) پہاڑوں سے پتھر لاتے اور ابراہیم اپنے ہاتھوں سے کعبہ کی تعمیر کرتے تھے اور اسمٰعیل بھی اپنے ہاتھوں سے کعبہ کی تعمیر کرتے تھے ابراہیم اللہ کا ذکر فرماتے اور دعا کرتے۔ اسمٰعیل اللہ کا ذکر فرماتے اور دعا کرتے:۔

"اے ہمارے رب! ہم سے یہ قبول فرمالے، بیشک آپ تو سننے والے اور جاننے والے ہیں"

اللہ نے ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السّلام سے قبول فرمالیا اور کعبہ میں برکت عطا فرمائی ہم ہر نماز میں کعبہ کی طرف رُخ کرتے ہیں اور مسلمان حج کے دنوں میں کعبہ کی طرف سفر کرتے ہیں اور کعبہ کا طواف کرتے ہیں اور اس کے پاس نماز پڑھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے کعبہ میں برکت عطا فرمائی، اور حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل سے قبول فرمالیا، اللہ کا درود و سلام ہو ابراہیم پر۔ اللہ کا درود و سلام ہو اسمٰعیل پر۔ اور اللہ کا درود و سلام ہو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر۔

صرفی ولغوی تحقیق

کَعْبَۃ (بیت اللہ شریف) | یَبْنِیْ بَنٰی یَبْنِیْ بِنَاءً (ض) بنانا (ناقص یائی)

تعلیل اصل میں یَبْنِیُ بروزن یَضْرِبُ تھا۔ بتعلیل یَرْمِیْ یَبْنِیْ ہوگیا۔

اَلْجِبَالُ جَبَلٌ (ج) جِبَالٌ (پہاڑ)	بِیَدِہٖ یدا (ج) اَیْدِیْ ہاتھ
اَلسَّمِیْعُ (بہت سننے والا)	اَلْعَلِیْمُ (بہت جاننے والا)
یَذْکُرُ ذَکَرَ یَذْکُرُ ذِکْرًا (ن) ذکر کرنا (صحیح)	یَدْعُوْا دَعَا یَدْعُوْا دُعَاءً (ن) دعا کرنا (ناقص واوی)

تعلیل یَدْعُوْا اصل میں یَدْعُوُ بروزن یَنْصُرُ تھا۔ واؤ متحرک مضارع کے صیغہ واحد مذکر غائب کے لام کلمہ میں واقع ہوئی، لہٰذا واؤ کو ساکن کردیا یَدْعُوْ ہوگیا

تَوَجَّہَ تَوَجَّہَ یَتَوَجَّہُ تَوَجُّهًا (تفعّل) رُخ کرنا (مثال واوی)

تَقَبَّلْ: تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا (تفعّل) قبول کرنا (صحیح)

www.Bhalli.Info

يَطُوفُونَ طَافَ يَطُوفُ طَوَافًا (ن) (طواف کرنا) (اجوف واوی)

تعلیل | يَطُوفُونَ اصل میں يَطْوُفُونَ بروزنِ يَنْصُرُونَ تھا، واؤ مضموم ماقبل حرف صحیح ساکن، واؤ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیدی يَطُوفُونَ ہوگیا

عِنْدَهَا عِنْدَ پاس (اسم ظرف)

سولھواں سبق

بَيْتُ الْمَقْدِس

حضرت ابراہیمؑ کی ایک اور بیوی بھی تھیں اور ان کا نام سارہ تھا اور سارہ سے ابراہیم کے ایک اور بیٹے تھے ان کا نام اسحٰق تھا، ابراہیمؑ نے ملک شام میں رہائش اختیار کی اور حضرت اسحٰق نے بھی وہیں رہائش اختیار کی حضرت اسحٰق نے شام میں اللہ کا گھر بنایا جیسا کہ آپکے والد اور آپکے بھائی نے مکے میں اللہ کا گھر بنایا تھا اور یہ مسجد جس کو شام میں حضرت اسحٰقؑ نے بنایا تھا۔ وہ بیتُ المقدس کہلاتی ہے اور یہ وہی مسجد اقصیٰ ہے جس کے آس پاس اللہ تعالےٰ نے بہت برکت دی اور حضرت اسحٰقؑ کی اولاد میں برکت دی جیسے کہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں برکت دی اور ان میں بہت سے انبیاء اور بادشاہ گزرے اور حضرت اسحٰقؑ کے ایک لڑکے تھے ان کا نام حضرت یعقوبؑ تھا اور آپ نبی تھے اور حضرت یعقوبؑ کے بارہ لڑکے تھے ان میں سے ایک حضرت یوسف بن یعقوب بھی تھے اور قرآن کریم میں حضرت یوسفؑ کا عجیب قصہ مذکور ہے جو آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

صرفی ولغوی تحقیق

بَيْتُ الْمَقْدِس بیت المقدس	مسجد الاقصیٰ (بیت المقدس مسجد اقصیٰ کا نام ہے)
وَسَكَنَ سَكَنَ يَسْكُنُ سُكْنَانًا (رہنا) (صحیح)	اِخْوَةٌ أَخٌ (ج) اخوانٌ واخوة بھائی
حَوْلَهُ حَوْلَ (اردگرد، آس پاس)	اِثْنَا عَشْرَةَ (عدد) بارہ
اِلَيْكَ طرف (آپ کی طرف)	اُخْرٰى (دوسری)

پہلا سبق

بہترین قصہ (عجیب خواب)

یوسف ایک چھوٹے سے لڑکے تھے، آپکے گیارہ بھائی تھے۔ یوسف بہت ہی خوبصورت لڑکے تھے اور یوسف بہت عقل مند اور ذہین بچے تھے، آپکے والد آپ کو آپکے تمام بھائیوں سے زیادہ پیار کرتے تھے۔ ایک رات یوسف نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند آپ کو سجدہ کررہے ہیں۔ ننھے یوسف کو بہت تعجب ہوا اور اس خواب کو سمجھ نہیں سکے کہ کیسے ستارے، سورج، چاند ایک انسان کو سجدہ کررہے ہیں۔ ننھے یوسف اپنے والد یعقوبؑ کے پاس گئے اور ان کو یہ عجیب خواب بیان کیا۔ فرمایا اے میرے ابا جان! میں نے خواب میں گیارہ ستاروں، سورج اور چاند کو دیکھا ہے کہ وہ مجھے سجدہ کررہے ہیں اُن کے والد نبی تھے۔ حضرت یعقوبؑ اس سے بہت خوش ہوئے اور کہا کہ یوسفؑ تمہیں مبارک ہو تمہاری بڑی شان وشوکت ہوگی۔ یہ خوشخبری ہے علم اور نبوت کے عطا کی اور بیشک اللہ نے تمہارے دادا اسحٰق پر اور تمہارے دادا ابراہیم پر انعام کیا تھا اور اللہ تم پر بھی انعام کریگا اور اولادِ یعقوب پر بھی انعام فرمائیگا۔

یعقوب بہت بوڑھے آدمی تھے اور وہ لوگوں کی طبیعتوں کو اچھی طرح جانتے تھے اور وہ جانتے تھے کہ شیطان کس طرح انسان پر غلبہ پالیتا ہے اور شیطان انسان سے کس طرح کھیلتا ہے۔ آپنے فرمایا۔ بیٹا! اپنے کسی بھائی کو اس خواب کی خبر نہ دینا۔ ورنہ وہ تم سے حسد کریں گے اور وہ تمہارے دشمن ہوجائیں گے۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَحَدَ عَشَرَ (عدد) گیارہ	غُلَامًا (غلام (ج) غلمان لڑکا
ذَكِيًّا (صفتِ مشبّہ) ذہین	شَأْنٌ (ج) شئون مرتبہ منصب
وَحَكٰى حَكٰى يَحْكِي حِكَايَةً (ض) (بیان کرنا) (ناقص یائی)	

www.Bhalli.Info

تعلیل | حَکَی اصل میں حَکَیَ تھا۔ یائے متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے تبدیل کر دیا۔ حَکَی ہو گیا۔

جَدَّكَ جَدٌّ (ج) اَجْدَادٌ (دادا)	بِشَارَۃٌ (ج) بشائر وبشارات (خوشخبری)
شَیْخٌ (ج) شُيُوْخٌ (سن رسیدہ، معمر، بوڑھا)	اَنْعَمَ : اَنْعَمَ يُنْعِمُ اِنْعَامًا (افعال) فضل فرمانا (صحیح)
يلعب لَعِبَ يَلْعَبُ لَعِبًا (س) کھیلنا (صحیح)	طَبَائِع طبیعۃ (ج) طبائع طبیعت خصلت

تخبر اَخْبَرَ يُخْبِرُ اِخْبَارًا (افعال) خبر دینا، بتانا (صحیح)

يَحْسُدُوْنَكَ حَسَدَ يَحْسُدُ حَسَدًا (ن) کینہ رکھنا (صحیح)

دوسرا سبق

بھائیوں کا حسد

حضرت یوسفؑ کے اپنی والدہ سے ایک دوسرے بھائی بھی تھے ان کا نام بنیامین تھا۔ حضرت یعقوبؑ ان دونوں سے بڑی محبت رکھتے تھے اور ان دونوں کا سا پیار کسی سے نہیں کرتے تھے، دوسرے بھائی یوسفؑ سے اور بنیامین سے جلتے تھے اور ناراض رہتے تھے وہ یہ کہتے تھے کہ ہمارے والد کیوں یوسف اور بنیامین سے زیادہ پیار کرتے ہیں اور کس وجہ سے ہمارے والد یوسف اور بنیامین سے محبت رکھتے ہیں، حالانکہ یہ دونوں تو چھوٹے سے کمزور بچے ہیں۔ اور ہم سے یوسف اور بنیامین جیسا پیار کیوں نہیں کرتے جبکہ ہم تو طاقتور نوجوان ہیں یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے۔

یوسفؑ ننھے سے بچے تھے انہوں نے اپنے خواب کو بھائیوں کے سامنے بیان کر دیا۔ جب بھائیوں نے ان کا خواب سنا تو وہ اور بھی غصے ہوئے اور ان کے اندر حسد اور جلن اور بھی بڑھ گئی۔ ایک بار تمام بھائی جمع ہوئے اور کہنے لگے یا تو یوسف کو مار ڈالو، یا کسی دور دراز علاقے میں پھینک آؤ، اس وقت تمہارے والد کی محبت تمہارے لئے خاص ہوگی اور ان کا پیار و محبت تمہارے لئے خاص ہوگا۔ ان میں سے ایک

نے کہا، نہیں بلکہ ہم ان کو راستے کے کسی ایک کنوئیں میں ڈال دیتے ہیں، کوئی مسافر اس کو (کنوئیں سے) لے جائیگا۔ اس بات پر تمام بھائی متفق ہو گئے۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَحَدًا اَحَدٌ ایک (ان میں سے)	مِثْلَهُمَا مثل طرح
طَرِيْقٌ (ج) طُرُقٌ راستہ	شُبَّانٌ شاب (ج) شُبَّان شاب، جوان

وَاشْتَدَّ اِشْتَدَّ يَشْتَدُّ اِشْتِدَادًا (مضاعف) بڑھ جانا (افتعال)

تعلیل | اِشْتَدَّ اصل میں اِشْتَدَدَ بروزن اِفْتَعَلَ تھا۔ دو حرف صحیح ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوئے، پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں مدغم کر دیا۔ اِشْتَدَّ ہو گیا۔

اَلْقُوْهُ ۔ اَلْقٰى يُلْقِىْ اِلْقَاءً (افعال) ڈالنا (ناقص یائی)

تعلیل | اَلْقُوْا اصل میں اَلْقِيُوْا بروزن اَفْعِلُوْا (صیغہ جمع مذکر امر حاضر معروف تھا) یائے متحرک ماقبل مکسور ہے اور اس کے بعد واؤ ہے تو ماقبل کو ساکن کر کے یا کی حرکت ماقبل کو دی۔ اب یا ساکن ہے ماقبل مضموم ہے تو یا کو واؤ سے بدل دیا۔ دو واؤ جمع ہو گئے اور دونوں ساکن ہیں اجتماع ساکنین ہو گیا لہذا ایک واؤ کو گرا دیا۔ اَلْقُوْا ہو گیا۔

تیسرا سبق

یعقوب کے پاس ایک وفد

جب بھائیوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا تو وہ سب یعقوب کے پاس آئے۔ حضرت یعقوبؑ کو یوسفؑ کے بارے میں بڑی تشویش اور فکر لگی رہتی تھی اور وہ جانتے تھے کہ ان کے بھائی یوسف علیہ السلام سے حسد کرتے ہیں ——— اور ان سے بالکل محبت نہیں رکھتے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام یوسف کو ان کے بھائیوں کے ساتھ بالکل نہیں بھیجتے تھے اور یوسف اپنے بھائی (بن یامین) کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور کہیں دور جگہ نہیں جاتے تھے۔ آپکے بھائی اس

www.Bhalli.Info

بات کو جانتے تھے لیکن انہوں نے تو بُرائی کا پکا ارادہ کر لیا تھا۔

انہوں نے کہا (بھائیوں نے) اے ابا جان! آپ یوسفؑ کو ہمارے ساتھ کیوں نہیں بھیجتے۔ آپ کو کس بات کا خوف ہے وہ تو ہمارا پیارا بھائی ہے اور ہمارا تو چھوٹا بھائی ہے اور ہم ایک باپ کی اولاد ہیں اور بھائی تو ہمیشہ ایک ساتھ ہی کھیلا کرتے ہیں۔ پھر تو کیوں نہ ہم اکٹھے جائیں اور اکٹھے ہی کھیلیں گے۔ آپ اسے کل ہمارے ساتھ بھیج دیجئے گا تاکہ وہ کھائے اور کھیلے اور ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ حضرت یعقوبؑ یوسفؑ کو اپنے سے دُور کرنا پسند نہیں کرتے تھے اور ان کو یوسف کے بارے میں بڑی تشویش لگی رہتی تھی اور انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم اس سے غافل رہو اور کہیں بھیڑیا اسے نہ کھالے، اور وہ بولے، ہرگز نہیں۔ بھیڑیا اسے کیسے کھا سکتا ہے، ہم بھی تو وہاں ہوں گے اور بھیڑیا اسے کس طرح کھا سکے گا۔ جب کہ ہم تو طاقتور جوان ہیں (اسی طرح) یعقوبؑ نے یوسف کو جانے کی اجازت دے دی۔

صرفی ولغوی تحقیق

وَفْدًا (ج) وُفُوْدٌ جماعت	اَلشَّرُّ (ج) شُرُوْرٌ برائی
اَلْعَزِيْزُ (ج) اَعِزَّةٌ (پیارا، والا)	دَائِمًا ہمیشہ
جَمِيْعًا (مل جل کر، سب، تمام)	عَاقِلًا عَاقِلٌ (ج) عُقَلَاءُ (دانا، عقلمند)
غَدًا (کل آنے والا)	اَلذِّئْبُ (ج) ذِئَابٌ بھیڑیا
أَبَدًا (ہمیشہ)	حَاضِرُوْنَ (واحد) حَاضِرٌ (موجود)

عَزَمُوْا عَزَمَ يَعْزِمُ عَزْمًا عَزِيْمَةً (ض) پختہ ارادہ کرنا (صحیح)

يَرْتَعْ رَتَعَ يَرْتَعُ رَتْعًا (ف) فراخی کے ساتھ کھانا پینا (صحیح)

يَبْعُدُ بَعُدَ يَبْعُدُ بُعْدًا (ك) دُور ہونا (صحیح)

وَأَذِنَ اَذِنَ يَأْذَنُ اِذْنًا (س) اجازت دینا، ہمزہ الفاء اپنی اصل پر ہے۔

چوتھا سبق

جنگل کی طرف

جب حضرت یعقوبؑ نے یوسفؑ کو لے جانے کی اجازت دیدی تو سب بھائی بہت خوش ہوئے اور وہ سب جنگل کی طرف گئے اور حضرت یوسفؑ کو جنگل کے کنوئیں میں ڈالدیا اور ان بھائیوں نے ننھے یوسف پر رحم نہیں کیا اور نہ ہی بوڑھے یعقوبؑ پر رحم کیا۔ یوسف چھوٹے سے تھے اور ان کا دل ننھا سا تھا اور کنواں بھی گہرا تھا۔ کنوئیں میں اندھیرا تھا۔ اور یوسف (کنوئیں میں) تنہا تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یوسف کو خوشخبری دی اور ان سے کہا۔ تم نہ گھبراؤ اور نہ ڈرو، بے شک اللہ تمہارے ساتھ ہے۔ عنقریب تمہاری بڑی شان و شوکت ہوگی اور عنقریب بھائی تمہارے سامنے حاضر ہوں گے اور پھر تم اُن کو ان کے کرتوتوں کے بارے آگاہ کرو گے۔ اور جب وہ (یوسف کے بھائی) اپنے کام سے فارغ ہو گئے اور انہوں نے یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈال دیا تو وہ جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے والد کو کیا جواب دیں گے۔ اُن میں سے ایک نے کہا، ہمارے والد کہتے تھے کہ مجھے ڈر ہے کہ بھیڑیا اسے نہ کھالے ہم کہیں گے، اے ابا جان۔ آپ نے سچ کہا تھا اُسے تو حقیقت ہی میں بھیڑیا کھا گیا ہے اور بعض بھائیوں نے کہا کہ اس کی نشانی کیا ہوگی، انہوں نے کہا کہ اس کی نشانی خون سے ہو گی اور یوسف کے بھائیوں نے ایک مینڈھا پکڑا اور اسے ذبح کر ڈالا اور یوسف کی قمیص لے کر اسکے خون میں رنگ لیا۔ بس سب بھائی اس پر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے اب ہمارے والد ہماری بات کو صحیح اور سچ مان لیں گے۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَلْغَابَةُ (ج) غَابَاتٌ جنگل	عَمِيْقَةٌ عَمِيْقٌ (ج) عُمَقَاءُ (گہرا)
مُظْلِمَةٌ ظُلْمَةٌ (تاریکی)	وَحِيْدًا (تنہا، اکیلے)
شَأْنٌ (ج) شُئُوْنٌ (حالت، شان)	اٰيَةٌ (علامت، نشانی)

بَشَّرَ بَشَّرَ يُبَشِّرُ تَبْشِيْرًا تَفْعِيْلٌ خوش خبری سنانا صحیح
فرغوا فَرَغَ يَفْرَغُ فَرَاغًا (ن) فرصت پانا (صحیح)
صَبَغُوْهُ صَبَغَ يَصْبَغُ صَبْغًا (ن، ض، ف) رنگنا (صحیح)
صَدَاقَتَ صَدَقَ يَصْدُقُ صِدْقًا (ن) سچ کہنا (صحیح)
اَلدَّمُ (ج) دِمَاءٌ خون | قَمِيْصٌ (ج) اَقْمِصَةٌ وقُمُصٌ قمیص
اَلْآنَ ، اب

پانچواں سبق

یعقوب کے سامنے

وہ تمام بھائی رات کے وقت اپنے والد کے پاس روتے، پیٹتے ہوئے آئے، کہنے لگے اے ابا جان! ہم آپس میں دوڑ کا مقابلہ کر رہے تھے اور یوسف کو سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا پس بھیڑیئے نے اس کو کھا لیا اور وہ تمام بھائی یوسف کی قمیص پر جھوٹا خون لگا کر اپنے ساتھ لے آئے تھے اور کہنے لگے کہ یہ یوسف کا خون ہے۔ ان کے والد یعقوب نبی تھے اور وہ بہت بوڑھے تھے اور وہ اپنی اولاد سے زیادہ عقل مند اور دانا تھے۔

اور حضرت یعقوبؑ جانتے تھے کہ جب بھیڑیا انسان کو کھاتا ہے تو اسے چیر پھاڑ کر زخمی کر دیتا ہے اور قمیص کو تار تار کر دیتا ہے اور یوسف کی قمیص بالکل صحیح وسالم تھی البتہ وہ خون میں رنگی ہوئی تھی تو یعقوبؑ سمجھ گئے کہ یہ خون جھوٹا ہے۔ اور بھیڑیئے کا قصہ من گھڑت ہے بس انہوں نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ یہ تمہارا گھڑا ہوا ایک قصہ ہے بس اب تو صبر ہی بہتر ہے۔ حضرت یعقوبؑ یوسفؑ کی وجہ سے بہت ہی غمزدہ ہوئے لیکن انہوں نے نہایت ہی اچھے انداز میں صبر کیا۔

صرفی ولغوی تحقیق

عِشَاءٌ (رات کا وقت) | مَوْضُوْعَةٌ من گھڑت
مَتَاعِنَا مَتَاعٌ (ج) اَمْتِعَةٌ سامان | فَصَبْرٌ صبر کرنا ، برداشت کرنا
يَبْكُوْنَ بَكٰى يَبْكِيْ بُكَاءً (ض) رونا (ناقص یائی)

تعلیل | يَبْكُوْنَ اصل میں يَبْكِيُوْنَ تھا، اس میں اُلْقُوْا کی طرح تعلیل ہوتی ہے۔
نَسْتَبِقُ اِسْتَبَقَ يَسْتَبِقُ اِسْتِبَاقًا (افتعال) آگے بڑھ جانا (صحیح)
جُرْحَةٌ جَرَحَ يَجْرَحُ جَرْحًا (ف) زخمی کرنا (صحیح)

چھٹا سبق

یوسف کنوئیں میں

جب بھائی گھروں کو لوٹ گئے اور انہوں نے یوسف کو کنوئیں میں چھوڑ دیا۔ بھائیوں نے کھانا کھایا اور اپنے اپنے بستروں میں سو گئے۔

یوسف کنوئیں میں تھے نہ ہی کوئی بستر تھا اور نہ ہی کوئی کھانا تھا، بھائی یوسف کو بھول گئے اور سو گئے، یوسف کو نہ نیند آئی اور نہ وہ کسی کو بھولے۔ حضرت یعقوبؑ یوسف کو یاد کرنے لگے اور یوسف اپنے والد حضرت یعقوبؑ کو یاد کرنے لگے، یوسف کنوئیں میں تھے۔ اور کنواں بہت گہرا تھا، کنواں جنگل میں تھا اور جنگل بہت ڈراؤنا تھا اور یہ سب رات کا وقت تھا اور رات بھی اندھیری تھی۔

صرفی ولغوی تحقیق

نَامُوْا نَامَ يَنَامُ نَوْمًا وَنِيَامًا (س) اونگھنا ، سونا (اجوف واوی)
تعلیل | نَامُوْا اصل میں نَوِمُوْا تھا بروزن سَمِعُوْا تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدل دیا۔ | مُوْحِشَةٌ وحشت ناک ، ڈراؤنا
اَلْفِرَاشُ فِرَاشٌ (ج) اَفْرِشَةٌ وفُرُوْشَةٌ بچھونا
نَسِيَ نَسِيَ يَنْسٰى نِسْيَانًا (س) بھول جانا (ناقص یائی) اپنی اصل پر ہے۔

ساتواں سبق

کنوئیں سے محل تک

ایک جماعت مسافروں کی جنگل میں سفر کر رہی تھی، ان کو راستے میں پیاس لگی اور

www.Bhalli.Info

وہ کنوئیں کی تلاش میں لگ گئے اور انہوں نے ایک کنواں دیکھا۔ بس انہوں نے ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ اُن کے لئے پانی لائے، وہ آدمی اس کنوئیں کے پاس آیا، اور ڈول پھینکا اور جب ڈول کو کھینچا تو ڈول بھاری تھا۔ اسے نکالا۔ دیکھا تو ڈول میں ایک (خوب صورت) بچہ تھا۔ وہ آدمی حیران ہو گیا اور اس نے اعلان کیا۔ خوشخبری ہو اور یہ تو بڑا خوبصورت اور اچھا لڑکا ہے، لوگ بہت خوش ہوئے اور انھوں نے اس بات کو چھپا لیا اور مصر میں پہنچ گئے اور وہ بازار میں کھڑے ہو گئے اور بولی لگائی کہ اس لڑکے کو کون خریدے گا؟ اس لڑکے کو کون خریدے گا!

عزیز مصر نے حضرت یوسف کو چند دراہم کے عوض خرید لیا۔ تاجروں نے اُن کو بیچ دیا مگر یوسف ؑ کی قیمت کو پہچان نہ سکے، عزیز مصر یوسف ؑ کو اپنے محل میں لے گیا اور اپنی بیوی سے کہا اس کو عزت واکرام سے رکھو، یہ بڑا ہی سمجھدار بچہ ہے

صرفی ولغوی تحقیق

اَلْقَصْر قصر (ج) قصور محل	دلوۃ (ج) اَدْلَاءٌ دُلِیٌّ ڈول
مَعْدُوْدَۃ (ج) معدودات چند	اَلتُّجَّارُ تاجر (ج) تجار (کاروباری تاجر)
لِاِمْرَأَتِہٖ (ج) نساءٌ ونِسْوَۃ عورت	اَکْرِمِیْ اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَامًا (افعال) عزت کرنا
اَلسُّوق (ج) اَسْوَاقٌ بازار	بِدَرَاہِمَ دِرْہَمٌ (ج) دَرَاہِمُ

(پہلے زمانے کا چاندی کا سکہ جو موجودہ دور کے تین سو گرام کے وزن کا ہوتا ہے۔)

وَبَحَثُوْ بَحَثَ یَبْحَثُ بَحْثًا (ف) تلاش کرنا۔ (صحیح)

دَاَدْلٰی اَدْلٰی یُدْلِیْ اِدْلَاءً (افعال) ڈالنا، لٹکانا) ناقص واوی

تعلیل | اَدْلٰی اصل میں اَدْلَوَ بروزن اَفْعَلَ تھا۔ واؤ کلمہ میں چوتھی جگہ واقع ہوئی۔ اس بناء پر اس کو یاء سے بدل دیا۔ اَدْلَیَ ہو گیا۔ تعلیل قال اَدْلٰی ہو گیا۔

ثَقِیْلَۃٌ ثَقِیْلٌ (ج) ثِقَالٌ وزنی وَنَزَعَ نَزَعَ یَنْزِعُ نَزْعًا (ض) کھینچنا، (صحیح)

نَادٰی نَادٰی یُنَادِیْ مُنَادَاۃً وَنِدَاءً (مفاعلۃ) پکارنا، بآواز بلند پکارنا)

تعلیل | نادٰی اصل میں نَادَیَ تھا بروزن فَاعَلَ یائے متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدل دیا۔ نادٰی ہو گیا۔

وَاَخْفَوْہ : اَخْفٰی یُخْفِیْ اِخْفَاءً (افعال) چھپانا (ناقص یائی)

تعلیل | اَخْفَوْا اصل میں اَخْفَیُوْا تھا (صیغہ جمع مذکر غائب ماضی معروف) یائے متحرک ماقبل مفتوح، یاء کو الف سے بدلا۔ الف اور واؤ میں اجتماع ساکنین ہوا۔ الف کو گرا دیا۔ اَخْفَوْا ہو گیا۔

قَامُوْا : قَامَ یَقُوْمُ قِیَامًا (ن) کھڑا ہونا (اجوف واوی)

تعلیل | قَامُوْا اصل میں قَوَمُوْا بروزن نَصَرُوْا - واؤ متحرک ماقبل مفتوح واؤ کو الف سے بدل دیا۔ قَامُوْا ہو گیا۔

یَشْتَرِیْ اِشْتَرٰی یَشْتَرِیْ اِشْتِرَاءً (افتعال) خریدنا (ناقص یائی)

تعلیل | یَشْتَرِیْ اصل میں یَشْتَرِیُ تھا۔ یَرْمِیْ کی تعلیل سے یَشْتَرِیْ ہو گیا۔

آٹھواں سبق

وفاداری اور امانت داری

عزیز مصر کی بیوی نے یوسف ؑ کو خیانت پر مائل کرنے کی کوشش کی لیکن یوسف نے اس سے اعراض کیا اور کہا کہ میں ہرگز اپنے آقا کے ساتھ خیانت نہیں کروں گا انہوں نے میرے ساتھ احسان کیا اور مجھے عزت دی۔ بیشک میں اللہ سے ڈرتا ہوں، عزیز مصر کی بیوی بہت غصے ہوئی اور اس نے اپنے شوہر سے شکایت کی اور عزیز مصر نے کہا کہ یہ عورت جھوٹی ہے اور سمجھ گیا کہ یوسف امانت دار ہیں، اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ بیشک تو ہی گنہگار ہے۔ حضرت یوسف ؑ اپنے حسن اور خوبصورتی کی وجہ سے مصر میں مشہور ہو گئے جب بھی ان کو کوئی دیکھتا تو بے ساختہ یہ کہہ اٹھتا کہ یہ تو انسان نہیں بلکہ یہ تو کوئی بڑے ہی معزز فرشتہ ہیں۔ اس عورت کی ناراضگی شدید تر ہو گئی اور وہ یوسف ؑ

کہنے لگی بس اَب تو تم جیل ہی جاؤ گے۔ یوسفؑ نے کہا کہ جیل میرے لئے زیادہ اچھی ہے۔ چند دنوں بعد عزیزِ مصر کی رائے ہوئی کہ یوسف کو جیل بھیج دیا جائے حالانکہ وہ جانتا تھا کہ یوسفؑ بے قصور ہیں اور یوسف جیل میں چلے گئے۔

صرفی ولغوی تحقیق

كَلَّا (ہرگز نہیں)	**زَوْجُهَا** زَوْجٌ (ج) اَزْوَاجٌ اس کا شوہر
بَرِيٌّ (بے قصور)	**كَاذِبَةٌ** (جھوٹی)
السِّجْنُ (ج) سُجُوْنٌ (قیدخانہ جیل)	**اَبٰى** : اَبٰى يَأْبٰى اِبَاءً (ف) انکار کرنا (ناقص یائی) (مرکب از مہموز الفاء)

تعلیل اَبٰى اصل میں اَبَيَ تھا بروزنِ فَتَحَ یائے متحرک ماقبل مفتوح ہے۔ اس لئے یاء کو الف سے تبدیل کردیا۔ اَبٰى ہوگیا۔

رَاوَدُوْكَ رَاوَدَ يُرَاوِدُ مُرَاوَدَةً (مُفَاعَلَة) بہلانا (اجوف واوی)

لَا اَخُوْنُ خَانَ يَخُوْنُ خِيَانَةً (ن) خیانت کرنا (اجوف واوی)

تعلیل اَخُوْنُ اصل میں اَخْوُنُ بروزنِ اَنْصُرُ تھا۔ واؤ مضموم ماقبل حرف صحیح ساکن تھا اس لئے واؤ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے دی۔ اَخُوْنُ ہوگیا۔

اَحْسَنُ اَحْسَنَ يُحْسِنُ اِحْسَانًا (افعال) اچھا سلوک کرنا (صحیح)

شَكَتْ شَكَا يَشْكُوْا شِكَايَةً (ن) شکایت کرنا (ناقص واوی)

تعلیل شَكَتْ اصل میں شَكَوَتْ بروزن نَصَرَتْ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح تھا اس لئے واؤ کو الف سے تبدیل کردیا۔ اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو گرادیا۔ شَكَتْ ہوگیا۔

نواں سبق

جیل کی نصیحت

یوسفؑ جیل میں داخل ہوئے، تمام جیل والوں نے یہ بات جان لی کہ یوسف بڑے شریف نوجوان ہیں اور یوسفؑ کے پاس بہت بڑا علم ہے اور آپ کے سینہ میں بڑا نرم

دل ہے جیل والے یوسفؑ سے محبت کرنے لگے اور ان کا اعزاز و اکرام کرنے لگے اور لوگ یوسف سے بہت خوش ہوئے اور اُنہوں نے یوسفؑ کی بہت تعظیم کی۔ آپکے ساتھ جیل میں دو آدمی داخل ہوئے تھے اور اُنہوں نے اپنے اپنے خواب یوسفؑ کو بتائے ان میں سے ایک نے کہا کہ بیشک میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں شراب نچوڑ رہا ہوں۔ دوسرے نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھایا ہوا ہوں اور پرندے اس سے کھاتے ہیں اور اُنہوں نے یوسفؑ سے اس کی تعبیر پوچھی۔ یوسفؑ خواب کی تعبیر جاننے والے تھے اور یوسف نبیوں میں سے ایک نبی تھے۔ لوگ اس زمانے میں اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرتے تھے اور انہوں نے اپنے پاس سے بہت سے معبود گھڑ لئے تھے اور کہتے تھے کہ یہ نیکی کا رب ہے۔ اور یہ سمندر کا رب ہے اور یہ رزق کا رب ہے اور یہ بارش برسانے والا رب ہے۔ یوسف کسی کو دیکھتے تھے اور سنتے تھے۔ یوسف یہ سب کچھ جانتے اور دیکھتے تھے اور یوسف یہ چاہتے تھے کہ ان کو اللہ کی طرف بلائیں۔

اور اللہ نے چاہا کہ یہ سب کچھ جیل میں ہو، کیا جیل والے وعظ و نصیحت کے مستحق نہیں ہیں، کیا جیل والے رحمت کے اہل نہیں ہیں، کیا جیل والے اللہ کے بندے نہیں ہیں۔ یوسفؑ جیل میں تھے لیکن آپ جیل میں ہو کر بھی آزاد اور جرأت مند تھے۔ یوسفؑ مالدار نہیں تھے لیکن پھر بھی بڑا دل تھے اور بلاشبہ انبیاء کرام ہر جگہ حق کی آواز بلند کرتے ہیں اور بیشک انبیاء کرام ہر زمانے میں خیر و بھلائی میں سخاوت والا معاملہ کرتے ہیں۔

صرفی ولغوی تحقیق

مَوْعِظَةٌ نصیحت	**اَهْلُ السِّجْنِ** (جیل والے)
جَمِيْعًا (سب، تمام)	**كَرِيْمٌ** (ج) كُرَمَاءُ، كِرَامٌ، بزرگ
رَحِيْمٌ (ج) رُحَمَاءُ (شفیق، مہربان)	**قَصًّا** : قَصَّ يَقُصُّ قَصًّا (ن) بیان کرنا (مضاعف)

تعلیل قَصَّ اصل میں قَصَصَ تھا بروزنِ نَصَرَ۔ دو حرف صحیح ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوگئے، ایک کو دوسرے میں مدغم کردیا قَصَّ ہوگیا۔

اَعْصِرُ عَصَرَ یَعْصِرُ	عَصْرًا (ض) نچوڑنا (صحیح)
خَمْرًا خَمْرٌ (ج) خُمُوْرٌ شراب	خُبْزٌ : خُبْزًا روٹی
اَلطَّیْرُ (ج) طُیُوْرٌ پرندہ	زَمَانَۃ زَمَانٌ (ج) اَزْمِنَۃٌ زمانہ
اَلْبَرُّ (ج) بُرُوْدٌ، خشکی	اَلْبَحْرُ (ج) بِحَارٌ، سمندر
اَلْمَطَرُ (ج) اَمْطَارٌ بارش	عِبَاد: عَبْدٌ (ج) عِبَاد (بندہ)
بَنِیْ اٰدَمُ (آدم کی اولاد)	حُرًّا حُرٌّ (ج) اَحْرَار آزاد

یَضْحَكُ ضَحِكَ یَضْحَكُ ضَحْكًا (س) ہنسنا (صحیح)

جَرِیٌ : جَرِیٌّ (ج) اَجْرِیَاء نڈر | جَوَّادًا : جَوَّادٌ (ج) اَجْوَاد فیاض سخی

یُجْھِرُوْنَ : جَھَرَ یَجْھَرُ جَھْرًا (ف) کھلم کھلا کہنا (صحیح) | خَیْرًا : بھلائی کہنا

دسواں سبق

یوسفؑ کی عقلمندی

حضرت یوسفؑ نے اپنے دل میں کہا، ضرورت ان دونوں کو میری طرف لے آئی ہے اور بلاشبہ ضرورت مند شخص نرم خُو اور جھکا ہوا ہوتا ہے اور ضرورت مند بلاشبہ اطاعت کرنے والا اور بات کو سننے والا ہوتا ہے اگر میں ان دونوں سے کچھ بات کروں تو یہ میری بات ضرور سُنیں گے اور جیل والے بھی سُن لیں گے لیکن جواب دینے میں یوسفؑ نے جلدی نہیں کی اور ان دونوں سے کہا، تمہارا کھانا آنے سے پہلے میں تم کو تمہارے خوابوں کی تعبیر بتلا دوں گا اور وہ دونوں اطمینان سے بیٹھ گئے۔ یوسفؑ نے ان دونوں سے کہا، مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم حاصل ہے اور یہ علم مجھے میرے رب نے سکھایا ہے بس وہ مطمئن اور مسرور ہو گئے، حضرت یوسفؑ نے موقع کو غنیمت سمجھا اور اپنی نصیحت شروع کر دی۔

صرفی و لغوی تحقیق

حِكْمَۃٌ (ج) حِكَمٌ (دانائی) | اَلْفُرْصَۃُ : فُرْصَۃٌ (ج) فُرَص (موقع)

اَلْحَاجَۃَ ، حَاجَۃٌ (ج) حَوَائِجُ ، دحاجات ، ضرورتیں

سَاقَت : سَاقَ یَسُوْقُ سَوْقًا (ن) کھینچ کر لانا (اجوف واوی)

تعلیل | سَاقَتْ اصل میں سَوَقَتْ تھا بروزن نَصَرَتْ ۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح تھا، اس لئے واؤ کو الف سے بدل دیا۔ سَاقَتْ ہو گیا۔

صَاحِبُ الْحَاجَۃ : ضرورت مند عَلَّمَنِیْ عَلَّمَ یُعَلِّمُ تَعْلِیْمًا (صحیح) سکھانا (تفعیل)

یَلِیْنُ: لَانَ یَلِیْنُ لِیْنًا (ض) نرم ہونا (اجوف یائی)

تعلیل | یَلِیْنُ اصل میں یَلْیِنُ تھا بروزن یَضْرِبُ یائے مکسور ماقبل حرف صحیح ساکن۔ یا۔ کا کسرہ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا۔ یَلِیْنُ ہو گیا۔

یَخْضَعُ : خَضَعَ یَخْضَعُ خَضْعًا (ف) جھکنا (صحیح)

یُطِیْعُ اَطَاعَ یُطِیْعُ اِطَاعَۃً (افعال) کہنا ماننا، فرمانبرداری کرنا (اجوف یائی)

تعلیل | یُطِیْعُ اصل میں یُطْیِعُ تھا بروزن یُفْعِلُ یائے مکسور ماقبل حرف صحیح ساکن۔ یا۔ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی۔ یُطِیْعُ ہو گیا۔

یَسْتَعْجِلُ اِسْتَعْجَلَ یَسْتَعْجِلُ اِسْتِعْجَالًا (استفعال) جلد بازی سے کام لینا (صحیح)

فَبَدَأَ : بَدَأَ یَبْدَأُ بَدْأً بَدَاءَۃً (ف) شروع کرنا مہموز اللام

گیارھواں سبق

توحید کا وعظ

یوسفؑ نے فرمایا کہ یہ علم (خوابوں کی تعبیر والا) مجھے میرے رب نے عطا کیا ہے لیکن یہ علم اللہ ہر کسی کو مرحمت نہیں کرتا۔ اور بیشک اللہ تعالے یہ علم کسی مشرک کو نہیں دیتا، کیا تم اس بات سے باخبر ہو کر میرے رب نے مجھے یہ علم کیوں دیا ہے؟ اسلئے کہ در حقیقت میں نے شرک کا راستہ چھوڑ دیا ہے اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیمؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ کے دین کی اتباع کی اور یہ ہمارے لائق نہیں ہے کہ ہم اللہ تعالے کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں۔ یوسف نے فرمایا یہ توحید صرف۔ ہمارے لئے ہی نہیں ہے بلکہ تمام لوگوں کے لئے ہے اور

www.Bhalli.Info

اللہ تعالیٰ کا فضل اور مہربانی ہے ہم پر اور دوسرے لوگوں پر لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔ یہاں حضرت یوسفؑ ذرا ٹھہرے۔ پھر ان دونوں سے سوال کیا۔ تم کہتے ہو خشکی کا رب، سمندر کا رب، روزی دینے والا رب، بارش برسانے والا رب، ہم کہتے ہیں کہ ایک اللہ ہی سارے جہان کا رب ہے۔ کیا بہت سے اور مختلف رب بہتر ہیں یا ایک اللہ جو زبردست ہے، خشکی کا رب کہاں ہے، سمندر کا رب کہاں ہے، روزی دینے والا رب کہاں ہے، بارش برسانے والا رب کہاں ہے۔

مجھے دکھاؤ، انہوں نے اللہ کے علاوہ بنائے گئے معبودوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے یا ان کے لئے آسمان میں کچھ شراکت ہے دیکھو زمین کی طرف، آسمان کی طرف اور دیکھو انسان کی طرف یہ سب اللہ کے پیدا کردہ ہیں۔ پس مجھے دکھاؤ کہ اللہ کے علاوہ دوسرے معبودوں نے کیا پیدا کیا ہے اور خشکی کا رب کیسا ہے، سمندر کا رب کیسا ہے، روزی دینے والا رب کیسا ہے اور کیسا ہے بارش برسانے والا رب؟

یہ تمہارے باپ دادوں نے اپنی طرف سے نام گھڑ رکھے ہیں۔ حکومت اللہ کی ہے، ملک اللہ کا ہے۔ زمین اللہ کی ہے اور حکم صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ صرف اسی کی عبادت کرو، یہی سچا اور سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

صرفی ولغوی تحقیق

مُتَفَرِّقُوْنَ جدا جدا	اَلْقَهَّارُ زبردست، غالب
وَقَفَ يَقِفُ وُقُوْفًا ٹھہرنا (مثال واوی)	اَلسَّمَاءُ (ج) سَمٰوٰتٌ (آسمان)
خَيْرٌ بہتر، اچھا	مِلَّةٌ (ج) مِلَلٌ (امت)
خَلْقُ اللهِ خَلْقٌ (ج) خُلُوْقٌ (مخلوق)	شِرْكٌ شریک ٹھہرانا
دُوْنَ (سوا)	اَلْحُكْمُ (حکومت، اقتدار)
اَلْمُلْكُ (ج) مَمَالِكُ (راج، بادشاہت)	اَلدِّيْنُ الْقَيِّمُ (سیدھا دین)
اُنْظُرُوْا نَظَرَ يَنْظُرُ نَظْرًا دیکھنا (صحیح)	يُؤْتِيْ : اٰتٰى يُؤْتِيْ اِيْتَاءً (افعال) دینا (مہموز ناقص یائی)

تعلیل | يُؤْتِيْ اصل میں يُؤْتِيُ تھا۔ ہمزہ منفردہ ساکنہ ماقبل اس کا مضموم ہے ہمزہ کو واؤ سے بدلا اور یا کو يَمْشِيْ کی تعلیل سے ساکن کردیا۔ يُوْتِيْ ہوگیا۔

اَرٰىنِيْ : اَرٰى يُرِيْ اِرَاءَةً (افعال) دکھانا (مہموز العین، ناقص یائی)

تعلیل | اَرٰىنِيْ نون وقایہ کا، یا ضمیر متکلم مفعول بہ اَرُوْا (صیغہ جمع مذکر حاضر معروف) اصل میں اَرْءِيُوْا بروزن اَفْعِلُوْا تھا یا کو اُلْقُوْا دیکھو۔ کی تعلیل سے گرا کر ہمزہ کو ضمہ دیا۔ پھر ہمزہ متحرک ماقبل اس کا ساکن ہے تو ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر اس کو حذف کردیا۔ اَرُوْا ہوگیا۔

سَمَّيْتُمُوْهَا : سَمّٰى يُسَمِّيْ تَسْمِيَةً (تفعیل) نام رکھنا (ناقص یائی)

تعلیل | سَمَّيْتُمْ اصل میں سَمَّيْتُمُوْا تھا۔ ماضی کے صیغہ جمع مذکر حاضر کے بعد اگر ضمائر نہ ہوں تو واؤ کو حذف کردیا جاتا ہے اگر ضمائر ہوتی ہیں تو اس کا اصلی واؤ واپس آجاتا ہے۔ سَمَّيْتُمُوْهَا میں ها ضمیر ہے لہٰذا سَمَّيْتُمُوْهَا میں واؤ آگیا ہے۔ اور سَمَّيْتُمُوْا صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔

بارھواں سبق

خواب کی تعبیر

جوں ہی یوسفؑ اپنے وعظ و نصیحت سے فارغ ہوئے تو آپ نے ان دونوں قیدیوں کو ان کے خواب کی تعبیر بتلادی، آپ نے فرمایا، تم میں سے ایک اپنے آقا کو شراب پلانے پر مامور ہوگا اور رہی بات دوسرے کی تو اسے پھانسی دے دی جائیگی پس پرندے اس کے سر میں سے کھائیں گے۔ حضرت یوسفؑ نے پہلے سے کہا (جو اپنے مالک کو شراب پلائے گا) اپنے بادشاہ سے میرا ذکر کردینا۔ اور دونوں قیدی نکلے۔ پس پہلا تو بادشاہ کو شراب پلانے پر مامور ہوگیا اور دوسرے کو پھانسی دیدی گئی اور شراب پلانے والا اپنے بادشاہ سے یوسفؑ کا ذکر کرنا بھول گیا۔ یوسفؑ کئی سال تک جیل میں رہے۔

www.Bhalli.Info

صرفی ولغوی تحقیق

فَيُصْلَبُ صَلَبَ يَصْلُبُ صَلْبًا (ض، ن) سُولی دینا (صحیح)
فَاَقَامَ: اَقَامَ يُقِيْمُ اِقَامَةً (افعال) ٹھہرنا (اجوف واوی)

تعلیل | اَقَامَ اصل میں اَقْوَمَ بروزن اَفْعَلَ تھا۔ واؤ مفتوح ماقبل حرف صحیح ساکن واؤ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے دی اور واؤ کو الف سے بدل دیا۔ اَقَامَ ہوگیا۔

سِنِيْنَ سَنَةٌ (ج) سَنَوَاتٌ سال

تیرھواں سبق

بادشاہ کا خواب

مصر کے بادشاہ نے ایک عجیب خواب دیکھا، اس نے خواب میں دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں اور یہ سات گائیں سات پتلی گائیوں کو کھائے جا رہی ہیں۔ اور اس بادشاہ نے سات سرسبز بالیاں اور سات خشک بالیاں دیکھیں، بادشاہ اس عجیب خواب پر حیران ہوا۔ اس نے اپنے ہم نشینوں سے اس خواب کی تعبیر دریافت کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ بسا اوقات سونے والا ایسی چیزیں دیکھ لیتا ہے جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ لیکن شراب پلانے والے نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، میں آپ کو اس خواب کی تعبیر بتلاؤں گا۔ وہ شراب پلانے والا یوسفؑ کے پاس گیا اور یوسفؑ سے بادشاہ کے خواب کی تعبیر پوچھی۔ یوسفؑ نہایت ہی نیک اور سخی انسان تھے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر نہایت شفیق اور مہربان تھے۔ آپ نے اس کو خواب کی تعبیر بتلادی، یوسفؑ بہت ہی زیادہ سخی اور نیک تھے، آپ کی طبیعت بخل سے انجان تھی۔ یوسفؑ نے خواب کی تعبیر بھی بتلادی اور ساتھ ساتھ تدبیر کی طرف بھی رہنمائی کی۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ سات سال تک کھیتی باڑی کروگے۔ تم لوگ جو فصل کاٹو تو اس میں سے اپنی خوراک کے بقدر تھوڑے (دانوں کے سوا) باقی سب خوشوں میں چھوڑے رکھنا

اسکے بعد ایک عمومی قحط پڑیگا جس میں تم لوگ اپنے ذخیرہ کردہ اناج میں سے سوائے تھوڑی سی مقدار کے سب کچھ کھا گے جس میں تھوڑا سا ہی بچا کر رکھو گے اور یہ قحط سات سال تک جاری رہے گا۔ اس کے بعد مدد آئے گی اور لوگ خوشحال ہو جائیں گے، وہ شراب پلانے والا چلا گیا اور اس نے بادشاہ کو اس خواب کی تعبیر بتلادی۔

صَرفی ولُغوی تحقیق

سِمَانٌ سَمِيْنَةٌ (ج) سِمَانٌ (موٹی)	عِجَافٌ: عَجِيْفَةٌ (ج) عِجَافٌ دبلی
سُنْبُلَاتٌ سُنْبلة (ج) سُنْبُلَاتٌ (بالی)	خُضْرٌ: خَضْرَاء (ج) خُضْرٌ (سبز ہری)
يَابِسَاتٌ يَابِسَةٌ (ج) يَابِسَاتٌ خشک	جُلَسَاءُ: جَلِيْسٌ (ج) جُلَسَاءُ (ہمنشین مصاحب)
وَدَلَّ: دَلَّ يَدُلُّ دَلَالَةً (ن) بتانا (مضاعف)	قَحْطٌ (خشک سالی)

تعلیل | دَلَّ اصل میں دَلَلَ بروزن نَصَرَ تھا۔ دو حرف صحیح ایک جنس کے ایک جگہ جمع ہو گئے، ایک کو دوسرے میں مدغم کر دیا۔ دَلَّ ہو گیا۔

حَصَدْتُّمْ حَصَدَ يَحْصُدُ حَصْدًا (ن) کاٹنا (صحیح)
خَزَنْتُمْ خَزَنَ يَخْزُنُ خَزْنًا (س) جمع کرنا (صحیح)
وَيُخْصِبُ اَخْصَبَ يُخْصِبُ اِخْصَابًا (افعال) سرسبزی پانا صحیح

چودھواں سبق

بادشاہ کی طرف سے یوسفؑ کا بُلاوا آتا ہے

جب بادشاہ اس خواب کی تعبیر اور اس پر دی جانے والی تدبیر کو سُنتا ہے تو بہت ہی زیادہ خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ اس خواب کی تعبیر بتانے والا کون ہے؟ بادشاہ کہتا ہے کہ یہ کونسا نیک شخص ہے جس نے ہماری خیرخواہی کی اور تدبیر سمجھائی۔
شراب پلانے والے نے کہا کہ یہ یوسف ہیں جو بہت ہی سچے آدمی ہیں اور یہ وہی ہیں جس نے مجھے بتایا تھا کہ میں بادشاہ کو شراب پلانے والا بنوں گا۔ بادشاہ کو یوسفؑ سے ملنے کا شوق ہوا اور اس نے یوسف کو بلا بھیجا اور کہا ان کو میرے پاس لے آؤ میں اُن کو اپنے خواص

www.Bhalli.Info

میں شامل لکھوں گا۔

صرفی ولغوی تحقیق

یُرْسِلُ اَرْسَلَ یُرْسِلُ اِرْسَالاً (افعال) بھیجنا (صحیح)
نَصَحَ نَصَحَ یَنْصَحُ نَصْحًا (ف) خیرخواہی کرنا (صحیح)
اِشْتَاقَ اِشْتَاقَ یَشْتَاقُ اِشْتِیَاقًا (افتعال) خواہشمند ہونا (اجوف واوی)
تعلیل | اِشْتَاقَ اصل میں اِشْتَوَقَ بروزن اِفْتَعَلَ تھا۔ واؤ چوتھی جگہ واقع ہوئی لہٰذا اس کو یاء سے بدلا۔ اِشْتَیَقَ ہوگیا۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح تھا اسلئے یاء کو الف سے بدلدیا۔ اِشْتَاقَ ہوگیا۔
لِقَاءً لِقَاءً (ج) لِقَاءَات ملاقات کرنا۔
اِسْتَخْلِصْهُ اِسْتَخْلَصَ یَسْتَخْلِصُ اِسْتِخْلَاصًا (استفعال) مقرب کرنا، منتخب کرنا صحیح

پندرھواں سبق

یوسفؑ تفتیش کا مطالبہ کرتے ہیں۔

اور جب پیغام پہنچانے والا یوسفؑ کے پاس آیا اور آپ سے کہا کہ آپ کو بادشاہ نے بلایا ہے، یوسفؑ جیل سے اس طرح نکلنے پر رضامند نہیں ہوئے کہ لوگ کہیں گے کہ یہ وہی تو ہیں جو کل جیل میں تھے جس نے اپنے محسن عزیز مصر سے خیانت کی۔ بیشک یوسفؑ بڑے ہی خوددار اور معزز تھے اور حضرت یوسفؑ بڑے ہی ذہین اور عقلمند تھے۔ اگر کوئی بھی یوسفؑ کی جگہ پر ہوتا اور اس کے پاس بادشاہ کا قاصد آتا اور اس سے بادشاہ کا قاصد کہتا کہ بادشاہ آپ کو یاد کر رہے ہیں اور آپ کا انتظار کر رہے ہیں تو وہ شخص تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا اور باہر نکل جاتا لیکن حضرت یوسفؑ نے کوئی تیزی نہیں دکھائی اور نہ ہی جلدی مچائی۔

بلکہ انہوں نے بادشاہ کا پیغام لانے والے سے کہا میں تو اپنے بارے میں تحقیق چاہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میرے معاملے کے بارے میں چھان بین کی جائے، بادشاہ نے یوسفؑ کے بارے میں پوچھا تو بادشاہ بھی حقیقت کو جان گیا اور لوگوں نے بھی یہ بات جان لی کہ یوسفؑ بے گناہ ہیں۔ یوسفؑ جیل سے بری ہو کر نکلے اور بادشاہ نے ان کا اکرام کیا۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَلتَّفْتِیْشُ فَتَّشَ یُفَتِّشُ تَفْتِیْشًا (تفعیل) (چھان بین کرنا) (صحیح)
اَلرَّسُوْلُ (ج) رُسُلٌ ایلچی، قاصد کبیرالنفس (غیرت مند)
اَبِیٌّ (خوددار) بل (بلکہ)
قَضِیَّتِیْ قَضِیَّةٌ (ج) قَضَایَا معاملہ، مقدمہ

سولھواں سبق

زمین کے خزانوں پر

یوسفؑ جانتے تھے کہ لوگوں میں امانت داری کی صفت کم ہوگئی ہے اور یوسف جانتے تھے کہ لوگوں میں خیانت کا مرض بہت بڑھ گیا ہے اور یوسفؑ دیکھتے تھے کہ لوگ اللہ کے مالوں میں خیانت کرتے ہیں، آپ دیکھتے تھے کہ زمین خزانے سے مالا مال ہے لیکن وہ خزانے ضائع ہو رہے ہیں اور یہ خزانے اس لئے ضائع ہو رہے ہیں کہ لوگ اللہ سے اس بارے میں نہیں ڈرتے ان کے کتے تو کھانا کھا رہے ہیں لیکن انسانوں کو کھانا نصیب نہیں حکمرانوں کے گھر تو لباس سے ڈھکے ہوتے ہیں اور لوگوں کے پاس اپنا تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا نہیں اور ان خزانوں سے لوگوں کو وہی شخص فائدہ پہنچا سکتا ہے جو حفاظت کرنے والا ہو اور جاننے والا بھی ہو، جو شخص محافظ تو ہے لیکن سمجھ بوجھ رکھنے والا نہیں ہے وہ کیسے جانے گا کہ زمین کے خزانے کہاں ہیں اور ان سے کیسے فائدہ اٹھایا جائے اور جو سمجھ بوجھ والا ہو لیکن حفاظت کرنے والا نہ ہو اور ان خزانوں کو کھا لیگا اور ان میں خیانت کرے گا اور یوسفؑ حفاظت کرنے والے بھی تھے اور جاننے والے بھی تھے (دونوں صفتوں کے جامع تھے) یوسفؑ حکمرانوں کو آزاد نہیں چھوڑنا چاہتے تھے کہ وہ لوگوں کا مال کھاتا پھریں۔ یوسفؑ لوگوں کو بھوکا اور مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے تھے اور نہ ہی حق بات سے شرماتے تھے لہٰذا انہوں نے بادشاہ سے کہا۔ مجھے زمین کے خزانوں کا نگران بنا دیجئے بلاشبہ میں حفاظت کرنے والا بھی ہوں اور اس چیز کا علم رکھنے والا بھی ہوں اور اسی طرح ہوا یوسف مصر کے خزانوں پر امین مقرر کئے گئے لوگوں کو بڑا آرام ملا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

صرفی ولغوی تحقیق

خَزَائِنُ: خَزِیْنَۃٌ (ج) خَزَائِنُ (خزانہ) | الْأُمَرَاءُ: أَمِیْرٌ (ج) أُمَرَاءُ حاکم، بادشاہ
كِلَابُهُمْ: كَلْبٌ (ج) كِلَابٌ (کتے) | يَلْبَسُوْنَ: لَبِسَ يَلْبَسُ لِبْسًا (س) پہننا (صحیح)
يَنْتَفِعُ: اِنْتَفَعَ يَنْتَفِعُ اِنْتِفَاعًا افتعال (فائدہ اٹھانا) | يَجُوْعُوْنَ: جَاعَ يَجُوْعُ جُوْعًا (ن) بھوکا رہنا۔

تعلیل | يَجُوْعُوْنَ اصل میں يَجْوُعُوْنَ بروزن يَنْصُرُوْنَ تھا۔ واؤ مضموم ماقبل حرف صحیح ساکن تھا اس لئے واؤ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے دی۔ يَجُوْعُوْنَ ہوگیا۔

يَسْتَحْيِيْ: اِسْتَحْيٰى يَسْتَحْيِيْ اِسْتِحْيَاءً (استفعال) شرم کرنا (لفیف مقرون)

تعلیل | يَسْتَحْيِيْ اصل میں يَسْتَحْيِيُ بروزن يَسْتَفْعِلُ تھا۔ يَمْشِيْ کی تعلیل کی طرح سے يَسْتَحْيِيْ ہوگیا۔

أَمِيْنًا: أَمِيْنٌ (ج) أُمَنَاءُ (امانت دار) | حَمِدًا: حَمِدَ يَحْمَدُ حَمْدًا (س) حمد/تعریف کرنا صحیح

اِسْتَرَاحَ: اِسْتَرَاحَ يَسْتَرِيْحُ اِسْتِرَاحًا (استفعال) آرام پانا (اجوف واوی)

تعلیل | اِسْتَرَاحَ اصل میں اِسْتَرْوَحَ بروزن اِسْتَفْعَلَ تھا۔ واؤ کلمہ میں چوتھی جگہ واقع ہوئی لہٰذا اس کو یاء سے بدلا اِسْتَرْيَحَ ہوگیا۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح تھا۔ اسلئے یاء کو الف سے بدلا اِسْتَرَاحَ ہوگیا۔

سترھواں سبق

یوسفؑ کے بھائی آتے ہیں۔

مصر اور شام میں یوسفؑ کی اطلاع کے مطابق قحط پڑا۔ شام والوں نے اور یعقوبؑ نے یہ بات سنی کہ مصر میں ایک شخص رہتا ہے جو بہت تحمل ہے اور مصر میں ایک بہت ہی سخی اور نیک آدمی ہے جو زمین کے خزانوں کی نگرانی کرتا ہے، لوگ اسکے پاس جاتے ہیں اور اناج حاصل کرتے ہیں۔ یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو پیسے دے کر مصر بھیجا تاکہ وہ کھانے پینے کی چیزیں لے آئیں اور بنیامین اپنے والد کے پاس ہی رہے، اسلئے کہ یعقوبؑ ان سے شدید محبت رکھتے تھے اور وہ ان کو اپنے سے دور کرنا نہیں چاہتے تھے اور یعقوبؑ بنیامین کے بارے

میں تشویش لاحق رہتی تھی جس طرح سے (پہلے) یوسف کے بارے میں تشویش لگی رہتی تھی اور یوسفؑ کے بھائیوں نے یوسفؑ کی طرف رخ کیا اور وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ ان کے بھائی یوسف ہی ہیں، ان کو معلوم نہیں تھا کہ وہی یوسف ہیں جن کو وہ کنوئیں میں ڈال آئے تھے اور وہ یہ گمان کئے بیٹھے تھے کہ وہ مرچکے ہوں گے اور وہ کیسے نہیں مرے ہوں گے حالانکہ وہ کنوئیں میں تھے اور ایسے کنوئیں میں جو کہ بہت گہرا تھا اور وہ کنواں ایک وحشتناک جنگل میں تھا اور وہ وقت رات کا وقت تھا اور وہ رات بھی انتہائی تاریک رات تھی اور یوسفؑ کے بھائی آئے اور وہ ان کے پاس اندر چلے گئے۔ آپ نے ان کو پہچان لیا اور بھائی آپ کو نہیں پہچان سکے۔

انہوں نے یوسفؑ کو اجنبی سمجھا جیسے کہ وہ انہیں پہچانتے ہی نہیں، لیکن یوسفؑ نے ان کو اجنبی نہیں سمجھا بلکہ ان کو پہچان لیا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے ان کو ایک وحشتناک کنوئیں میں ڈال دیا تھا اور یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے ان کو قتل کرنا چاہا تھا لیکن اللہ نے ان کی حفاظت فرمائی لیکن یوسفؑ نے ان کو کچھ نہیں کہا اور نہ ہی ان کو ذلیل کیا۔

صرفی ولغوی تحقیق

مَجَاعَۃٌ (ج) مَجَاعَاتٌ بھوک | مُنْكِرُوْنَ: اَنْكَرَ يُنْكِرُ اِنْكَارًا (افعال) انکار کرنا (صحیح)
يَظُنُّوْنَ: ظَنَّ يَظُنُّ ظَنًّا (ن) گمان کرنا۔ (مضاعف)

تعلیل | يَظُنُّوْنَ اصل میں يَظْنُنُوْنَ بروزن يَنْصُرُوْنَ تھا۔ دو حرف صحیح ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوگئے، پہلے حرف کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے دی اور پہلے کو دوسرے میں مدغم کر دیا۔ يَظُنُّوْنَ ہوگیا۔

يَفْضَحُهُمْ: فَضَحَ يَفْضَحُ فَضْحًا (ف) برائیاں ظاہر کرنا (صحیح)

اٹھارھواں سبق

یوسفؑ اور انکے بھائیوں کے درمیان بات چیت

یوسفؑ نے ان سے بات چیت کی اور ان سے پوچھا کہ تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا، ہم کنعان سے آئے ہیں۔ آپ نے پوچھا، تمہارے والد کون ہیں؟

www.Bhalli.Info

بھائی: یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیمؑ (سب پر درود وسلام ہو) یوسف: کیا تمہارا کوئی بھائی بھی ہے۔ بھائی: جی ہاں! ہمارا ایک اور بھائی ہے اور اس کا نام بنیامین ہے۔ یوسف: وہ تمہارے ساتھ کیوں نہیں آیا۔ بھائی: ہمارے والد اس کو اپنے سے دور نہیں کرنا چاہتے اور نہ اس کو چھوڑتے ہیں۔ یوسف: کس وجہ سے وہ دور نہیں کرنا چاہتے کیا وہ بہت چھوٹا ہے۔ بھائی: نہیں: بات یہ ہے کہ بنیامین کا ایک بھائی تھا اور اس کا نام یوسف تھا اور وہ ایک دفعہ ہمارے ساتھ گیا اور ہم آپس میں ایک دوسرے سے دوڑ کر مقابلہ کرنے لگے ہم نے اس کو اپنے سامان کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیا پس بھیڑیے نے اس کو کھا لیا (یوسفؑ دل میں ہنسے) اور ان کو کچھ نہیں کہا اور ان کو اپنے بھائی بنیامین سے ملنے کا اشتیاق ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے دوسری مرتبہ یعقوبؑ کا امتحان لینا چاہا۔ یوسفؑ نے ان کو اناج دینے کا حکم دیا اور ان سے کہا کہ اپنے باپ شریک بھائی کو لاؤ۔ اور اگر تم اس کو لے کر نہ آئے تو تمہیں اگلی مرتبہ اناج نہیں ملے گا۔ یوسفؑ نے حکم دیا کہ ان کا مال ان کے سامان میں رکھ دیا جائے۔

صرفی ولغوی تحقیق

وَكَلَّمَهُمْ: كَلَّمَ يُكَلِّمُ تَكْلِيمًا (تفعیل) بات کرنا (صحیح)

صَغِيرٌ (ج) صِغَارٌ چھوٹے۔ مَرَّةٌ: ایک مرتبہ

انیسواں سبق

یعقوبؑ اور بیٹوں کے درمیان بات چیت

بھائی اپنے والد کے پاس لوٹے اور ان کو سارا ماجرا سنایا اور ان سے کہا کہ آپ ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیں ورنہ عزیز مصر کی طرف سے مال نہیں ملے گا۔ انہوں نے یعقوبؑ سے بن یامین کی حوالگی کا مطالبہ کیا اور ان سے کہا کہ ہم اس کی حفاظت کریں گے یعقوبؑ نے کہا۔ کیا میں تم پر بھروسا کروں اس کے بارے میں جیسا کہ اس سے پہلے اسکے بھائی

یوسف کے معاملہ میں بھروسا کیا تھا۔ کیا تم یوسف کا واقعہ بھول گئے اور کیا تم بنیامین کی حفاظت اسی طرح کروگے جس طرح کہ تم نے یوسف کی حفاظت کی تھی اور اللہ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

انہوں نے اپنے سامان میں اپنا مال بھی موجود پایا تو اپنے والد سے کہا: بیشک عزیز تو بہت ہی نیک آدمی ہے اس نے ہمارا مال ہم کو واپس کر دیا اور ہم سے کوئی قیمت وصول نہیں کی۔ آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی بن یامین کو بھیج دیں تاکہ ہم اس کا بھی حصہ لے سکیں یعقوبؑ نے ان سے کہا کہ میں اس کو ہرگز تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا۔ یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ سے اس بات کا عہد نہ کرو کہ اسے ضرور واپس لاؤ گے مگر یہ کہ تم مجبور ہو جاؤ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا۔ یعقوبؑ نے ان سے کہا کہ اللہ ہماری بات پر نگہبان ہے۔ یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ ایک دروازے سے مت داخل ہونا اور مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَمِنْكُمْ: اَمِنَ يَاْمَنُ اَمْنًا (س) مطمئن ہونا (مہموز الفاء) اپنی اصل پر ہے۔

ثَمَنًا: ثَمَنٌ (ج) اَثْمَانٌ (قیمت)

تَحْفَظُوْنَ: حَفِظَ يَحْفَظُ حِفْظًا (س) (حفاظت کرنا) (صحیح)

تَعَاهَدُوْا: عَاهَدَ يُعَاهِدُ مُعَاهَدَةً (مفاعلة) عہد و پیمان کرنا (صحیح)

بیسواں سبق

بن یامین یوسفؑ کے پاس

تمام بھائی الگ الگ دروازوں سے داخل ہوئے جیسا کہ ان کے والد نے انہیں کہا تھا۔ یوسفؑ کے پاس پہنچ گئے۔ جب یوسفؑ نے بن یامین کو دیکھا تو آپ کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور آپ نے انہیں اپنے گھر میں ٹھہرا لیا۔ یوسف نے بن یامین سے کہا کہ میں تمہارا بھائی ہوں اور بن یامین مطمئن ہو گئے۔ یوسف بن یامین سے ایک طویل عرصہ کے بعد ملے تھے۔ اپنے اس باپ اور

www.Bhalli.Info

بھائی: یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیمؑ (سب پر درود و سلام ہو) یوسف: کیا تمھارا کوئی بھائی بھی ہے۔ بھائی: جی ہاں! ہمارا ایک اور بھائی ہے اور اس کا نام بنیامین ہے۔ یوسف: وہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں آیا۔ بھائی: ہمارے والد اس کو اپنے سے دور نہیں کرنا چاہتے اور نہ اس کو چھوڑتے ہیں۔ یوسف: کس وجہ سے وہ دور نہیں کرنا چاہتے کیا وہ بہت چھوٹا ہے۔ بھائی: نہیں! بات یہ ہے کہ بنیامین کا ایک بھائی تھا اور اس کا نام یوسف تھا اور وہ ایک دفعہ ہمارے ساتھ گیا اور ہم آپس میں ایک دوسرے سے دوڑ کر مقابلہ کرنے لگے ہم نے اس کو اپنے سامان کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیا پس بھیڑیے نے اس کو کھا لیا (یوسف دل میں ہنسے) اور ان کو کچھ نہیں کہا اور ان کو اپنے بھائی بنیامین سے ملنے کا اشتیاق ہوا۔ اللہ تعالٰی نے دوسری مرتبہ یعقوبؑ کا امتحان لینا چاہا۔ یوسفؑ نے ان کو اناج دینے کا حکم دیا اور ان سے کہا کہ اپنے باپ شریک بھائی کو لاؤ۔ اور اگر تم اس کو لے کر نہ آئے تو تمہیں اگلی مرتبہ اناج نہیں ملے گا۔ یوسفؑ نے حکم دیا کہ ان کا مال ان کے سامان میں رکھ دیا جائے۔

صرفی و لغوی تحقیق

وَكَلَّمَهُمْ كَلَّمَ يُكَلِّمُ تَكْلِيمًا (تفعیل) بات کرنا (صحیح)

صَغِيرٌ (ج) صِغَارٌ چھوٹے۔ مَرَّةً : ایک مرتبہ

انیسواں سبق

یعقوبؑ اور بیٹوں کے درمیان بات چیت

بھائی اپنے والد کے پاس لوٹے اور ان کو سارا ماجرا سنایا اور ان سے کہا کہ آپ ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیں ورنہ عزیز مصر کی طرف سے مال نہیں ملے گا۔ انہوں نے یعقوبؑ سے بن یامین کی حوالگی کا مطالبہ کیا اور ان سے کہا کہ ہم اس کی حفاظت کریں گے یعقوبؑ نے کہا۔ کیا میں تم پر بھروسہ کر لوں اس کے بارے میں جیسا کہ اس سے پہلے اس کے بھائی

یوسف کے معاملہ میں بھروسہ کیا تھا۔ کیا تم یوسف کا واقعہ بھول گئے اور کیا تم بنیامین کی حفاظت اسی طرح کرو گے جس طرح کہ تم نے یوسفؑ کی حفاظت کی تھی اور اللہ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

انہوں نے اپنے سامان میں اپنا مال بھی موجود پایا تو اپنے والد سے کہا: بیشک عزیز تو بہت ہی نیک آدمی ہے اس نے ہمارا مال ہم کو واپس کر دیا اور ہم سے کوئی قیمت وصول نہیں کی۔ آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی بن یامین کو بھیج دیں تاکہ ہم اس کا بھی حصہ لے سکیں یعقوبؑ نے ان سے کہا کہ میں اس کو ہرگز تمھارے ساتھ نہیں بھیجوں گا۔ یہاں تک کہ تم اللہ تعالٰی سے اس بات کا عہد نہ کر لو کہ اسے ضرور واپس لاؤ گے مگر یہ کہ تم مجبور ہو جاؤ انہوں نے اللہ تعالٰی سے عہد کیا۔ یعقوبؑ نے ان سے کہا کہ اللہ ہماری بات پر نگہبان ہے۔ یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ ایک دروازے سے مت داخل ہونا اور مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔

صرفی و لغوی تحقیق

اٰمَنُكُمْ اَمِنَ يَاْمَنُ اَمْنًا (س) مطمئن ہونا (مہموز الفاء) اپنی اصل پر ہے۔

ثَمَنًا (ثَمَنٌ) (ج) اَثْمَانٌ (قیمت)

تَحْفَظُوْنَ حَفِظَ يَحْفَظُ حِفْظًا (س) (حفاظت کرنا) (صحیح)

تَعَاهَدُوْا : عَاهَدَ يُعَاهِدُ مُعَاهَدَةً (مفاعلہ) عہد و پیمان کرنا (صحیح)

بیسواں سبق

بن یامین یوسفؑ کے پاس

تمام بھائی الگ الگ دروازوں سے داخل ہوئے جیسا کہ ان کے والد نے انہیں کہا تھا۔ یوسف کے پاس پہنچ گئے۔ جب یوسفؑ نے بن یامین کو دیکھا تو آپ کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور آپ نے انہیں اپنے گھر میں ٹھہرا لیا۔ یوسف نے بن یامین سے کہا کہ میں تمہارا بھائی ہوں اور بن یامین مطمئن ہو گئے۔ یوسف بن یامین سے ایک طویل ملنے کے بعد ملے تھے۔ اپنے ان باپ اور

www.Bhalli.Info

اپنے گھر اور اپنے بچپن کو یاد کیا اور یوسفؑ نے چاہا کہ بن یامین ان کے پاس رہے تاکہ وہ ان کو ہر روز دیکھیں اور ان سے بات چیت کریں اور اپنے گھر کے بارے میں پوچھیں لیکن یہ صورت کس طرح ممکن ہو سکتی تھی۔ بن یامین تو کل کنعان کی طرف لوٹ جائیں گے اور یہ کیسے ممکن ہو اور بھائیوں نے بھی اللہ تعالےٰ سے عہد کیا ہے کہ وہ اپنے ساتھ ضرور واپس لائیں گے اور یہ بات کس طرح ممکن ہو سکتی ہے کہ یوسفؑ بغیر کسی وجہ کے بنیامین کو اپنے پاس روک لیں۔ لوگ کہیں گے کہ یوسفؑ نے ایک کنعانی کو بغیر کسی وجہ کے اپنے پاس قید کر لیا ہے۔ یہ تو بڑا ظلم ہے لیکن یوسفؑ بہت ہی ذہین اور عقلمند تھے۔ یوسفؑ کے پاس ایک قیمتی برتن تھا جس کو وہ اپنے پینے کے کام میں لاتے تھے۔ انہوں نے یہ برتن بنیامین کے سامان میں رکھ دیا تھا اتنے میں ایک منادی نے آواز لگائی (اے قافلہ والو!) تم ہی لوگ چور ہو بھائی متوجہ ہوئے اور انہوں نے پوچھا کہ آپ کی کیا چیز گم ہو گئی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم بادشاہ کا برتن گم کر بیٹھے ہیں اور جو شخص یہ برتن لے آئے اس کو (انعام) میں ایک اونٹ پر لدا ہوا (سامان) ملیگا۔ بھائیوں نے کہا بخدا۔ آپ کو علم ہے اس بات کا کہ ہم زمین پر فساد کرنے نہیں آئے ہیں اور نہ ہی ہم چور رہے انہوں نے کہا کہ اگر تم جھوٹے نکلے تو تمہاری کیا سزا ہونی چاہیئے۔ بھائیوں نے کہا بس جس کے سامان میں وہ چیز پائی جائے وہ شخص اسکے بدلے میں ہے اور ہم تو اسی طرح ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیں۔ بنیامین کے سامان سے وہ برتن نکلا۔ بھائی شرمندہ ہو گئے لیکن انہوں نے بغیر کسی شرمندگی کے کہا کہ اگر بنیامین نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اسکے بھائی یوسف نے بھی چوری کی تھی۔ یوسفؑ نے اس بہتان کو سنا تو خاموش رہے اور غصے میں نہ آئے اس لئے کہ آپ بہت ہی نیک اور بردبار تھے۔ بھائی کہنے لگے اے عزیز! ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں، آپ ہم میں سے کسی ایک کو اس کی جگہ پر رکھ لیں۔ ہم آپ کو احسان کرنے والا دیکھتے ہیں۔ یوسف نے فرمایا۔ خدا کی پناہ! ہم تو اسی کو پکڑیں گے جس کے پاس سے ملا ہے ورنہ تو ہم اس وقت ظالم ہوں گے۔ اس طرح بنیامین یوسفؑ کے پاس رہے اور دونوں بھائی بہت خوش ہوئے۔ اور یوسف کافی عرصے سے تنہا تھے اور اپنے گھر والوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا تھا۔ اللہ نے بن یامین کو اُن کے پاس بھیج دیا تھا تو کیوں نہ وہ ان کو اپنے پاس

روکتے اور وہ انہیں دیکھتے اور اُن سے بات چیت کرتے، کیا ایک بھائی کا اپنے بھائی کے پاس رہنا ظلم ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔

صرفی ولغوی تحقیق

وَاَنْزَلَهٗ اَنْزَلَ يُنْزِلُ اِنْزَالًا (افعال) اُتارا، اتارنا بھیجنا	اَلسَّبِيْلُ : سَبِيْلٌ (ج) سُبُلٌ (راستہ)
اِنَاءٌ (اسم) اِنَاءٌ (ج) آوَانِي برتن	الصِّبَا والصِّغَرُ (بچپن)
يَحْبِسُ : حَبَسَ يَحْبِسُ حَبْسًا (ض) روکنا، قید کرنا	وَاَذَّنَ اَذَّنَ يُؤَذِّنُ تَاْذِيْنًا (تفعیل) اعلان کرنا، آواز لگانا
تَفْقِدُوْنَ فَقَدَ يَفْقِدُ فَقْدًا (ن) کھونا، گمنا	وَالْتَفَتَ : اِلْتَفَتَ يَلْتَفِتُ اِلْتِفَاتًا (افتعال) متوجہ ہونا
صُوَاعٌ (ج) صِيعَان (پیالہ، پانی پینے کا برتن)	رِحْلَةٌ رَحْلٌ (ج) رِحَال (سواری، کجاوہ)
يَسْرِقْ سَرَقَ يَسْرِقُ سَرِقَةٌ (ض) چوری کرنا، چرانا	اَبَدًا اَبَدًا کبھی نہیں، کبھی نہیں۔
مَعَاذَ الله (خدا کی پناہ)	سَارِقٌ ، سَارِق (ج) سَرَقَة چور

اکیسواں سبق

یعقوب علیہ السلام کے پاس

تمام بھائی حیران و پریشان ہو گئے کہ کس طرح اپنے والد کے پاس لوٹیں اور بھائیوں کو اس فکر نے آن گھیرا کہ وہ اپنے والد سے کیا کہیں گے۔ انہوں نے کل یوسف کی وجہ سے انہیں تکلیف پہنچائی تھی کیا آج وہ بن یامین کی وجہ سے اپنے باپ کو تکلیف دینگے ان میں سے بڑے بھائی نے یعقوبؑ کے پاس جانے سے انکار کر دیا اور اپنے بھائیوں سے کہا کہ تم اپنے والد کے پاس لوٹ جاؤ اور ان سے کہو، اے ابا جان! بیشک آپکے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہم کو جس چیز کا علم تھا ہم نے بتا دیا۔ اور ہم کو غیب کی باتوں کا دھیان نہیں۔ جب یعقوبؑ نے اس واقعہ کو سنا تو انہوں نے جان لیا کہ اس میں اللہ کا ہاتھ ہے اور بیشک اللہ ان کا امتحان لے رہا ہے۔ کل انہیں یوسفؑ کے سبب تکلیف پہنچی تھی اور آج انہیں بن یامین کی وجہ سے رنج پہنچا ہے یقیناً اللہ ان پر دو مصیبتیں اکٹھی نہیں کریگا بیشک اللہ انہیں دونوں بیٹوں کی وجہ سے تکلیف نہیں دیگا اور بیشک اللہ یوسفؑ اور بنیامین جیسے بیٹوں کی بابت انہیں تکلیف میں مبتلا نہیں کریگا۔ بیشک انہیں اللہ کا مخفی ہاتھ

اور اس کی پوشیدہ حکمت ہے۔ اللہ اپنے بندوں کا امتحان لیتا رہتا ہے پھر وہ انہیں خوشی فراہم کرتا ہے اور انہیں انعام دیتا ہے۔ پھر بڑا بیٹا بھی مصر ہی رہا اور اس نے کنعان چلنے سے انکار کر دیا تو گویا انہیں تیسرے بیٹے کے بارے میں تکلیف دی جائیگی، جبکہ اس سے پہلے دو کے بارے تکلیف دیگئی ہے یہ کبھی نہ ہوگا۔ یہاں پر حضرت یعقوبؑ مطمئن ہو گئے اور آپنے فرمایا۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس لے آئیگا۔ بیشک وہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

صرفی ولغوی تحقیق

فَكَّرَ فَكَّرَ يُفَكِّرُ تَفْكِيْرًا (تفعیل) سوچنا (صحیح) أَيُضْجِعُوْنَهُ فَجَعَ يَفْجَعُ فَجْعًا (ف) دردمند ہونا (صحیح)
شَهِدْنَا شَهِدَ يَشْهَدُ شَهَادَةً (س) گواہی دینا (صحیح) يَسُرُّهُمْ سَرَّ يَسُرُّ سُرُوْرًا وَمَسَرَّةً (ن) خوش کرنا
عَسٰى (قریب ہے کہ) خفية (پوشیدہ)

بائیسواں سبق

راز ظاہر ہوتا ہے

یعقوبؑ انسان تھے اور آپکے جسم میں بھی انسانی دل تھا، کوئی پتھر کا ٹکڑا تو تھا نہیں، بس انہوں نے یوسفؑ کو یاد کیا تو ان کا غم تازہ ہو گیا۔ انہوں نے کہا۔ ہائے افسوس یوسفؑ پر۔ ان کے بیٹوں نے برا بھلا کہا اور کہا کہ آپ برابر یوسفؑ کو یاد کرتے رہینگے۔ یہاں تک کہ آپکی موت آجائے ——— یعقوبؑ نے فرمایا، میں اللہ کے ہی حضور اپنے افسوس اور غم کی شکایت کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ یعقوبؑ اچھی طرح جانتے تھے کہ مایوس ہونا کفر ہے اور آپکے اللہ کی ذات سے بڑی امید رکھ البتہ تھیں۔ یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو مصر بھیجا کہ وہ پوری لگن کے ساتھ یوسفؑ اور بنیامین کو تلاش کریں اور یعقوبؑ نے ان کو اللہ کی رحمت سے ناامید ہونے سے منع فرمایا۔ بھائی تیسری مرتبہ مصر گئے اور یوسف کے پاس پہنچ گئے اور ان سے اپنے فقر اور مصیبت کی شکایت کی اور ان سے فضل و کرم کا مطالبہ کیا۔ اس وقت یوسفؑ کے غم اور محبت کے جذبات بھڑک اٹھے اور انہیں اپنے آپ پر اختیار نہ رہا کہ میرے باپ کے بیٹے اور انبیاء کی اولاد ایک بادشاہ کے حضور اپنی محتاجگی اور اپنی مصیبتوں کی شکایت

کر رہے ہیں۔ میں کب تک ان سے راز چھپا کر رکھوں گا اور میں کب تک ان کی یہ حالت دیکھتا رہوں گا۔ میں کب تک اپنے والد کی زیارت نہیں کر سکوں گا۔

حضرت یوسفؑ اپنے آپ پر قابو نہ پا سکے اور ان سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ تم نے یوسفؑ اور اسکے بھائی کے ساتھ کیا کیا جبکہ تم نادان تھے، بھائی جانتے تھے کہ یہ راز یوسفؑ اور ہمارے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا۔ بس انھوں نے جان لیا کہ یہی یوسفؑ ہیں۔ کہنے لگے۔ سبحان اللہ! کیا یوسف زندہ ہیں۔ کیا وہ کنوئیں میں مرے نہیں ہیں، کہنے لگے، ارے یہ کیا! کیا یوسفؑ ہی عزیز مصر ہیں۔ کیا یہی خزانوں کے نگران ہیں کیا یہ وہی ہیں جنھوں نے ہمارے لئے اناج کا حکم دیا تھا، ان کے پاس شک کی گنجائش نہ رہی کہ جس سے وہ بات کر رہے ہیں۔ وہی یوسفؑ بن یعقوبؑ ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کیا آپ ہی یوسفؑ ہیں۔ آپنے فرمایا۔ ہاں میں ہی یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان فرمایا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ جو شخص پرہیزگاری اختیار کریگا اور صبر سے کام لیگا تو اللہ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا۔ وہ کہنے لگے بخدا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر برتری دی ہے اور ہم ہی گنہگار تھے۔ یوسفؑ نے ان کے فعل پر ان کو کچھ بھی برا بھلا نہیں کہا۔ بلکہ ان سے کہا کہ اللہ تمہیں معاف کریگا۔ وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَلسِّرُّ سِرٌّ (ج) اَسْرَارٌ (بھید)	قِطْعَة، قِطْعَةٌ (ج) قِطَعٌ ٹکڑا
فَتَذَكَّرَ ذَكَرَ يَذْكُرُ ذِكْرًا (ن) یاد کرنا (صحیح)	حُزْنه حُزْنٌ (ج) اَحْزَانٌ غم

وَتَجَدَّدَ تَجَدَّدَ يَتَجَدَّدُ تَجَدُّدًا (تفعّل) (نیا ہونا) مضاعف (ثلاثی مجرد)
وَلَامَه لَامَ يَلُوْمُ مَلَامَةً (ن) برا بھلا کہنا (اجوف واوی)
تعلیل لَامَ اصل میں لَوَمَ بروزن نَصَرَ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح واؤ کو الف سے بدل دیا۔ لَامَ ہو گیا۔

يَا اَسَفٰى ہائے افسوس	رَجَا : اُمید
	اَلْيَأْس ناامیدی

www.Bhalli.Info

یُجْتَهِدُ اجتھد یَجْتَهِدُ اِجْتِهَادًا (افتعال) خوب کوشش کرنا (صحیح)
یَقْنَطُوْا: قَنَطَ یَقْنَطُ قُنُوْطًا (ض) ناامید ہونا || اَلْفَضْلُ : عنایت، مہربانی
هَاجَ هَاجَ یَهِیْجُ هِیَجَانًا (ض) بھڑک اٹھنا (اجوف یائی)
تعلیل | هَاجَ اصل میں هَیَجَ تھا۔ یائے متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدل دیا۔ هَاجَ ہوگیا
یَمْلِكُ: مَلَكَ یَمْلِكُ مِلْكًا ومَمْلَكَةً (ض) (قابو پانا، مالک ہونا) (صحیح)
سُبْحَانَ اللّٰهِ (اللہ کی ذات پاک ہے) تعجب کے موقع پر اسی طرح بولتے ہیں۔
یَا سَلَامُ (تعجب کے موقع پر لے استعمال کرتے ہیں)
مَنَّ (مَنَّ یَمُنُّ مِنَّةً (ن) (احسان کرنا، فضل کرنا) (مضاعف)
تعلیل | مَنَّ اصل میں مَنَنَ تھا۔ دو حرف صحیح ایک جنس کے ایک جگہ جمع ہو گئے تو ایک کو دوسرے میں مدغم کر دیا۔ مَنَّ ہوگیا۔
یَتَّقِ اِتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتِّقَاءً (افتعال) (پرہیزگار، پرہیزگار بننا، اللہ سے ڈرنا) ناقص یائی۔
تعلیل | یَتَّقِ اصل میں یَتَّقِیْ تھا۔ یا پر ضمہ دشوار تھا، گرا دیا۔ یَتَّقِیْ ہوگیا۔
اٰثَرَكَ اٰثَرَ یُؤْثِرُ اِیْثَارًا (افعال) (ترجیح دینا) (مہموز الفاء)
تعلیل | اٰثَرَ اصل میں أَأْثَرَ بروزنِ أَفْعَلَ تھا اور جب دو ہمزے جمع ہو جائیں اور ان میں پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل دینا واجب ہے۔ چنانچہ أَأْثَرَ میں ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق الف سے بدل دیا۔ اٰثَرَ ہوگیا۔
لَخَاطِئِیْنَ خَاطِئٌ (ج) خَاطِئِیْنَ (خطاکار) | یَغْفِرُ غَفَرَ یَغْفِرُ غُفْرَانًا (ض) مغفرت کرنا (صحیح)

تیئیسواں سبق

یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کو اپنے پاس بلاتے ہیں۔

یوسف کو یعقوب سے ملنے کا اشتیاق ہوا، کیسے اشتیاق نہ ہوتا، جدائی بہت ہی زیادہ لمبی ہوگئی تھی اور آپ کس طرح صبر کرتے جبکہ راز ظاہر ہوگیا تھا اور کیسے اچھا لگتا تھا، آپ کو کھانا پینا

جب آپ کے والد کو کھانا پینا اور سونا بھلا نہیں لگتا تھا۔ راز کھل گیا اور راز ظاہر ہوگیا۔ اللہ تعالے نے چاہا کہ یعقوب کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ یعقوب غم کی کثرت اور زیادہ رونے کی وجہ سے نابینا ہو چکے تھے۔ یوسف نے فرمایا کہ میری قمیص لیجاؤ بس اس کو میرے والد کے چہرے پر ڈال دو، ان کی بینائی لوٹ آئیگی اور تم اپنے سب اہل وعیال کو میرے پاس لے آؤ۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَلْفِرَاقُ جدائی | عَمِیَ عَمِیَ یَعْمٰی عَمًی (س) نابینا ہونا (ناقص یائی)
بَصَرَ (بینائی) | اَجْمَعِیْنَ (سب، تمام)
ذَهَبَ بِهٖ (لے جانا، رہ گئے) | طَالَ طَالَ یَطُوْلُ طُوْلًا (ن) لمبا ہونا (اجوف واوی)
تعلیل | طَالَ اصل میں طَوُلَ بروزنِ نَصَرَ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح تھا اس لئے واؤ کو الف سے تبدیل کر دیا۔ طَالَ ہوگیا۔
یَطِیْبُ اصل میں یَطْیِبُ بروزن یَضْرِبُ تھا۔ یائے مکسور ماقبل حرف صحیح ساکن یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی۔ یَطِیْبُ ہوگیا۔
اِنْكَشَفَ اِنْكَشَفَ یَنْكَشِفُ اِنْكِشَافًا (انفعال) (ظاہر ہونا) (صحیح)
تَقَرَّ قَرَّ یَقِرُّ قَرَارًا (ض س) (خوشی کی وجہ سے آنکھوں کا ٹھنڈا ہو جانا) مضاعف
تعلیل | تَقَرَّ اصل میں تَقْرَرَ بروزن تَفْعَلَ تھا۔ دو حرف صحیح ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہو گئے تو ایک کو دوسرے میں مدغم کر دیا تَقَرَّ ہوگیا۔

چوبیسواں سبق

یعقوب علیہ السلام یوسف علیہ السلام کے پاس

جب لوگ یوسف کی قمیص لیکر کنعان کی طرف چلے تو یعقوب نے یوسف کی خوشبو کو محسوس کیا اور آپ نے کہا کہ یقیناً میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں۔ لوگوں نے کہا، بخدا! آپ پرانی بھول میں پڑے ہوئے ہیں لیکن یعقوب سچے تھے چنانچہ جب خوشخبری دینے والا آیا اور اس نے وہ قمیص آپ کے چہرے پر ڈال دی تو آپ کی بینائی لوٹ آئی، آپ نے فرمایا

www.Bhalli.Info

کیا میں تم لوگوں سے نہیں کہتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم لوگ نہیں جانتے انہوں نے کہا کہ اے ابا جان! آپ ہمارے لئے ہماری گناہوں کی معافی مانگیں، بیشک ہم ہی گنہگار تھے یعقوبؑ نے فرمایا عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے معافی مانگوں گا۔ بیشک وہ معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

جب یعقوبؑ مصر پہنچے تو ان کا یوسفؑ نے استقبال کیا بس ان دونوں کی خوشی کے بارے میں مت پوچھو اور وہ دن مصر کا یادگار دن تھا۔ یوسفؑ نے اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا اور سب یوسفؑ کو سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے۔ یوسفؑ نے کہا کہ یہی میرے سابقہ خواب کا جواب اور اس کی تعبیر ہے جس کو میرے رب نے سچ کر دکھایا ہے۔ بیشک میں نے دیکھا تھا کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ یوسفؑ نے اللہ کی بہت زبردست تعریف کی اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ حضرت یعقوبؑ اور آل یعقوبؑ مصر ہی میں ایک زمانے تک رہے اور حضرت یعقوبؑ اور آپ کی اہلیہ کا انتقال مصر ہی میں ہوا۔

صرفی ولغوی تحقیق

رِیْحٌ (ج) رِیَاحٌ (مہک، خوشبو)	ضَلَالٌ (گمراہی، ناسمجھی)
بَشِیْرٌ (بشارت دینے والے)	ذُنُوْبَنَا ذَنْبٌ (ج) ذُنُوْبٌ (گناہ)
غَفُوْرٌ (بڑا معاف کرنے والا)	شُهُوْدٌ (بڑا مبارک دن)
رَفَعَ رَفَعَ يَرْفَعُ رَفْعًا (ف) اٹھانا (صحیح)	اَبَوَيْنِ (والدین)
العَرْشُ (ج) عُرُوْشٌ (تخت شاہی)	وَقَعُوْا وَقَعَ يَقَعُ وُقُوْعًا (ف) پڑ جانا۔ (مثال واوی)
سُجَّدًا: سَاجِدٌ (ج) سُجَّدٌ (سجدہ کرنے والا)	طِیْبٌ (عمدہ اور بہت اچھی خوشبو)

سَارَ سَارَ يَسِيْرُ سَيْرًا (ض) (چلنا، روانہ ہونا) (اجوف یائی)

تعلیل سَارَ اصل میں سَيَرَ تھا بروزن ضَرَبَ یائے متحرک ماقبل مفتوح اس لئے یاء کو الف سے تبدیل کر دیا۔ سَارَ ہو گیا۔

فَارْتَدَّ اِرْتَدَّ يَرْتَدُّ اِرْتِدَادًا (افتعال) لوٹنا، پلٹا دینا، مضاعف

تعلیل فَارْتَدَّ اصل میں اِرْتَدَدَ بروزن اِفْتَعَلَ دو حرف صحیح ایک

جنس کے ایک جگہ جمع ہو گئے، ایک کو ساکن کر کے دوسرے میں مدغم کر دیا۔ اِرْتَدَّ ہو گیا۔

اِسْتَغْفَرَ اِسْتَغْفَرَ يَسْتَغْفِرُ اِسْتِغْفَارًا (استفعال) بخشش کی دعا کرنا صحیح

اِسْتَقْبَلَ اِسْتَقْبَلَ يَسْتَقْبِلُ اِسْتِقْبَالًا (استفعال) (استقبال کرنا)

پچیسواں سبق

بہترین انجام

یوسفؑ کو اس بڑی سلطنت نے اللہ کی یاد سے غافل نہیں کیا اور نہ ہی آپ میں کوئی بڑی تبدیلی آئی۔ حضرت یوسفؑ اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرتے اور اس سے ڈرتے رہتے۔ حضرت یوسفؑ اللہ کے حکم کے مطابق حکومت کے فرائض انجام دیتے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نافذ کرتے۔ یوسفؑ بادشاہت کو عمدہ چیز نہیں سمجھتے تھے اور نہ ہی حکومت کو بڑی چیز شمار کرتے تھے۔ یوسفؑ بادشاہوں کی طرح مرنا پسند نہیں کرتے تھے کہ ان کا حشر ان کے ساتھ ہو۔ بلکہ وہ ایک بندے اور غلام کی طرح مرنا پسند کرتے تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ آپ کا حشر نیک لوگوں کے ساتھ ہو۔ آپ کی دعا یہ ہوا کرتی تھی کہ اے میرے رب! تو نے مجھے بادشاہت دی اور مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم سکھایا۔ اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے۔ دنیا و آخرت میں تو ہی میرا کارساز ہے مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں موت دے اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے۔ اور اللہ نے انہیں مسلمان ہونے کی حالت میں موت دی اور ان کے دادا ابراہیم، اسحٰق، یعقوب علیہم السلام کے ساتھ ملا دیا۔ ان پر اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ہو۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَلْعَاقِبَةُ العاقبة (ج) عَوَاقِبُ اچھا کام اچھا انجام

يَشْغَلُ شَغَلَ يَشْغَلُ شُغْلًا (ف) مشغول کرنا (صحیح)

يُغَيِّرُ غَيَّرَ يُغَيِّرُ تَغْيِيْرًا (تفعیل) بدلنا (صحیح)

www.Bhalli.Info

يَحْكُمُ : حَكَمَ يَحْكُمُ حُكْمًا (ن) فیصلہ کرنا (صحیح)
يُنَفِّذُ نَفَّذَ يُنَفِّذُ تَنْفِيْذًا (تفعیل) لاگو کرنا (صحیح)
اَوَامِرُ اَمْرٌ (ج) اَوَامِرُ۔ حکم ، فرمان
يَحْشُرُ حَشَرَ يَحْشُرُ حَشْرًا (ن) جمع کرنا (صحیح)
فَاطِرٌ (پیدا کرنے والا) (بنانے والا)
وَلِيٌّ (ج) اَوْلِيَاء مددگار ، دوست
تَوَفِّىْ تَوَفّٰى يَتَوَفّٰى تَوَفِّيًا (تفعّل) وفات پانا (صحیح)
<u>تعلیل</u> | تَوَفّٰى اصل میں تَوَفُّيُ تھا۔ یائے متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے تبدیل کر دیا۔ تَوَفّٰى ہو گیا۔
اَلْحِقْهُ اَلْحَقَ يُلْحِقُ اِلْحَاقًا (افعال) شامل کرنا ، ملانا۔ (صحیح)

www.Bhalli.Info

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوحؑ کی کشتی

بعد آدمؑ ① آدمؑ کے بعد

حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں اللہ نے برکت دی۔ پس اُمیں (آدمؑ کی اولاد میں) بہت سارے مرد اور عورتیں ہوگئیں، آدمؑ کی اولاد پھیل گئی اور زیادہ ہوگئی۔ اگر آدمؑ واپس لوٹ جائیں اور اپنی اولاد کو دیکھ لیں تو ان کو پہچان نہ پائیں، اور اگر ان سے یہ کہا جائے کہ یہ تمہاری اولاد ہے تو بہت حیران ہو جائیں گے اور فرمائیں گے۔ سُبحان اللہ! یہ تمام کی تمام میری اولاد ہے یہ سب میری نسل ہے؟

حضرت آدمؑ کی اولاد سے بہت سی بستیاں بھر گئیں اُنہوں نے بہت سے مکان بنائے وہ کھیتی باڑی کرتے تھے اور زندگی بسر کرتے تھے اور تمام لوگ اپنے باپ آدمؑ کے دین پر قائم تھے۔ اللہ کی عبادت کرتے تھے، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے اور لوگ ایک ہی اُمّت تھے (یعنی متحد تھے) ان کے والد آدم تھے، ان کا رب اللہ تھا۔

صرفی ولغوی تحقیق

سَفِینَۃٌ: سَفِینَۃ (ج) سُفُن (کشتی) — دِینٌ: دین (ج) اَدیان (مذہب)

ذُرِّیَّۃ: ذُرِّیَّۃ (ج) ذُرِّیّ (نسل، اولاد) — اُمَّۃ: امۃ (ج) اُمَم (قوم)

وَانْتَشَرَتْ: اِنْتَشَرَ یَنْتَشِرُ اِنْتِشَارًا (افتعال) پھیل جانا (صحیح)

یَزْرَعُوْنَ: زَرَعَ یَزْرَعُ زَرْعًا و زِرَاعَۃً نفعًا (ف) کھیتی کرنا

یَحْرُثُوْنَ: حَرَثَ یَحْرُثُ حَرْثًا (ن) کھیتی کرنا۔ جوتنا

وَکَثُرَتْ: کَثُرَ یَکْثُرُ کَثْرَۃً (ک) بڑھنا۔ زیادہ ہونا

یَعِیْشُوْنَ: عَاشَ یَعِیْشُ عَیْشًا (ض) زندگی گزارنا (اجوف یائی)

تعلیل: تَعِیْشُ اصل میں تَعْیِشُ بروزن یَضْرِبُ تھا۔ یائے مکسور ماقبل حرف صحیح ساکن، یا کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی۔ یَعِیْشُ ہوگیا۔

دوسرا سبق

(۲) شیطان کا حسد

لیکن اس بات کو شیطان اور اس کی اولاد کیسے پسند کر سکتی تھی کیا ہمیشہ کے لئے لوگ اللہ کی عبادت کرتے رہیں؟ کیا لوگ ایک ہی اُمّت بنے رہیں؟ ان میں آپس میں اختلاف نہ ہوں۔ یہ تو کبھی نہیں ہو سکتا

اور کیا آدمؑ کی اولاد تو جنت میں جائیں اور شیطان اور اس کی اولاد جہنم میں جلے یہ تو کبھی نہیں ہوگا، یہ تو کبھی نہیں ہوگا۔

شیطان نے آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا۔ پس اللہ تعالےٰ نے اس کو دُھتکار دیا اور اس پر لعنت فرمائی تو کیا وہ آدم کی اولاد سے اس کا بدلہ نہیں لے گا تاکہ وہ بھی اسکے ساتھ جہنم میں جائیں وہ ضرور اسی طرح کریگا وہ ضرور بدلہ لے گا۔

صرفی ولغوی تحقیق

مَازَالَ ۔ لَایَزَالُ (س) ہمیشہ ہونا، برابر ہونا (اجوف واوی) (یکے از افعال ناقصہ)

تیسرا سبق

(۳) شیطان کی فکر

اور شیطان نے سوچا کہ لوگوں کو بُت پرستی کی دعوت دے تاکہ وہ دوزخ میں جا سکیں اور جنت میں وہ کبھی بھی نہ جا سکیں اور شیطان خوب جانتا تھا کہ شرک کو کبھی بھی اللہ تعالےٰ معاف نہیں فرمائیں گے اور جب ان کی مرضی

www.Bhalli.Info

ہوتی ہے تو شرک کے علاوہ ہر چیز معاف فرما دیتے ہیں۔ پس شیطان نے ارادہ کیا کہ ان کو شرک کرنے کی طرف بُلائے تاکہ وہ کبھی بھی جنت میں نہ جا سکیں۔

لیکن اس کا طریقہ کار کیا ہو اور لوگ تو اللہ کی عبادت کرتے تھے اگر وہ لوگوں کے پاس جائے اور ان کو کہے کہ تم لوگ بتوں کی عبادت مت کرو تو لوگ اس کو ضرور بُرا بھلا کہیں گے اور اس کو ماریں گے

لوگ کہیں گے۔ اللہ کی پناہ! کیا ہم اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہرائیں کیا ہم بتوں کی پوجا کریں بیشک تُو شیطان مردود ہے، بیشک تُو تو گندا اور پلید شیطان ہے۔

صرفی ولغوی تحقیق

وَرَأَى: رَأَى يَرَى رَأْيًا (ف) دیکھنا، رائے ہونا۔

تعلیل (مرکب از) (مہموز العین و ناقص یائی) رَأَى اصل میں رَأَيَ تھا۔ بروزن فَتَحَ یائے متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدل دیا۔ رَأَى ہوگیا۔

لَشَتَمَهُ: شَتَمَ يَشْتِمُ شَتْمًا (ض) بُرا بھلا کہنا، گالی دینا (صحیح)

رَجِيْمٌ: رَجِيْمٌ (ج) رُجَمَاءُ دُھتکارا ہوا۔ ملعون

رَجَمَ: رَجَمَ يَرْجُمُ رَجْمًا (ن) لعنت کرنا، سنگسار کرنا (صحیح)

خَبِيْثٌ: خَبِيْثٌ (ج) خُبُثٌ و أَخْبَاثٌ (ك) ناپاک ہونا۔

چوتھا سبق

شیطان کی چال

لیکن شیطان نے ایک ایسا دروازہ پالیا جس سے داخل ہو کر وہ لوگوں کے دماغ تک پہنچ سکتا تھا، اس زمانے میں کچھ لوگ ایسے تھے جو لوگ اللہ سے ڈرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی دن و رات عبادت کرتے تھے اور اسکو کثرت سے یاد کرتے تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے تھے اور اللہ ان سے محبت کرتا تھا اور ان کی دعائیں قبول کرتا تھا۔

اور لوگ ان سے (لوگوں) محبت کرتے تھے اور ان کی عزت کرتے تھے اور شیطان اس بات کو اچھی طرح جانتا تھا۔ ان لوگوں کا انتقال ہو گیا اور یہ لوگ

...اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے۔ شیطان لوگوں کے پاس گیا اور ان سے کہا تم لوگوں میں سے فلاں فلاں کیسے تھے۔ لوگوں نے کہا، سبحان اللہ! وہ تو اللہ والے ... اور اللہ تعالیٰ کے دوست تھے۔ یہ وہ لوگ تھے کہ جب دعا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا تھا اور جب کچھ مانگتے تو اللہ ان کو دیتا تھا۔

صرفی ولغوی تحقیق

حِيْلَةٌ: حِيْلَةٌ (ج) حِيَلٌ چال، داؤ، تدبیر | وَنَهَارًا: نَهَارٌ (ج) نُهُرٌ (دن)

يَسْتَجِيْبُ: اِسْتَجَابَ يَسْتَجِيْبُ اِسْتِجَابَةً (دعا قبول کرنا) (استفعال) (اجوف واوی)

تعلیل: يَسْتَجِيْبُ اصل میں يَسْتَجْوِبُ بروزن يَسْتَفْعِلُ تھا۔ واؤ مکسور ماقبل حرف صحیح ساکن، واؤ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دے دی يَسْتَجِوْبُ ہوگیا، پھر واؤ ساکن ماقبل مکسور واؤ کو یا سے بدل دیا۔ يَسْتَجِيْبُ ہوگیا۔

أَجَابَهُمْ: أَجَابَ يُجِيْبُ إِجَابَةً (افعال) جواب دینا، قبول کرنا، سننا (اجوف واوی)

تعلیل: أَجَابَ اصل میں أَجْوَبَ بروزن أَفْعَلَ واؤ متحرک ماقبل مفتوح ... کو الف سے بدل دیا۔ أَجَابَ ہوگیا۔

أَعْطَاهُمْ: أَعْطَى يُعْطِي إِعْطَاءً (افعال) دینا (ناقص یائی)

تعلیل: أَعْطَا اصل میں أَعْطَيَ بروزن أَفْعَلَ تھا۔ یائے متحرک ماقبل مفتوح ... کو الف سے بدل دیا۔ أَعْطَا ہوگیا۔ اَجِيْدًا: اچھی طرح

نیک لوگوں کی صورتیں

شیطان نے کہا: ان کے بارے میں تمہارا غم کیسا ہے؟

لوگوں نے کہا، بہت زیادہ

شیطان نے کہا: ان کے بارے میں تمہاری تڑپ کیسی ہے۔

لوگوں نے کہا: بہت زیادہ

www.Bhalli.Info

شیطان: تم انہیں ہر روز کیوں نہیں دیکھتے۔
لوگ بولے: یہ کس طرح ہو سکتا ہے وہ جو وفات پا چکے ہیں۔
شیطان نے کہا: تم ان کی تصویریں بنا لو اور انہیں ہر صبح کو دیکھ لیا کرو۔ لوگوں کو شیطان کی رائے اچھی لگی اور انہوں نے نیک لوگوں کی تصویریں بنا ڈالیں اور وہ لوگ ہر صبح کو ان تصویروں کو دیکھتے اور جب ان تصویروں کو دیکھتے تو ان کو وہ نیک لوگ یاد آجاتے۔

صرفی ولغوی تحقیق

صُوَرًا: صُوْرَةٌ (ج) صور (تصویر) — التَّمَاثِیْلُ: تِمْثَال (ج) تماثیل: مجسمہ
وَاَعْجَبَ: اَعْجَبَ یُعْجِبُ اِعْجَابًا (اعجب بہ) (افعال) اچھا لگنا (صحیح)
بِرَأْیِ: رَأْیٌ (ج) آراء رائے، سوچ — اِشْتِیَاق: شوق و ذوق

چھٹا سبق

صورتوں سے مورتیوں تک

وہ لوگ تصویروں سے مورتیوں تک آپہنچے اور انہوں نے نیک لوگوں کی بہت ساری مورتیاں بنا ڈالیں اور انہیں اپنے گھروں اور مسجدوں میں رکھ دیا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرتے تھے۔ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے

وہ یہ جانتے تھے کہ یہ نیک لوگوں کی مورتیاں ہیں اور سب … پتھر ہیں جو نہ تو کچھ فائدہ پہنچا … نقصان اور نہ ہی رزق دیتے ہیں لیکن وہ لوگ ان … برکت حاصل کرتے اور ان کی عزت کرتے۔ اسلئے کہ وہ نیک نیک لوگوں کی مورتیاں تھیں۔ ان مورتیوں کی تعداد ان میں بہت زیادہ ہوگئی اور ان کی تعظیم بھی بہت زیادہ بڑھ گئی اور جب بھی ان میں سے کوئی نیک آدمی

مر جاتا تو وہ اس کی مورتی بنا ڈالتے اور اس مورتی کا نام اسی کے نام پر رکھ دیتے

صرفی ولغوی تحقیق

لَا تَرْزُقُهُمْ: رَزَقَ یَرْزُقُ رِزْقًا (ن) رزق دینا۔ (صحیح)
یَتَبَرَّکُوْنَ: تَبَرَّكَ یَتَبَرَّكُ تَبَرُّكًا (تفعل) برکت حاصل کرنا (صحیح)

ساتواں سبق

مورتیوں سے بتوں تک

یہ لوگ گزر گئے۔ ان کی اولاد نے اپنے آباء کو ان سے برکت حاصل کرتے ہوئے دیکھا تھا اور انہوں نے باپ دادوں کو ان کی بہت زیادہ تعظیم کرتے ہوئے دیکھا تھا اور وہ دیکھتے تھے کہ وہ ان مورتیوں کو چومتے اور ان پر ہاتھ پھیرتے اور ان کے پاس دعائیں مانگتے۔

انہوں نے اپنے آباء کو ان کے سامنے سر جھکاتے اور رکوع کرتے ہوئے دیکھا۔ پس اولادوں نے اپنے باپ دادوں کے عمل پر اور اضافہ کیا اور انہیں سجدہ کرنے لگے اور انہیں سے مرادیں مانگنے لگے اور ان کے لئے قربانی کرنے لگے اس طرح یہ بت ان کے معبود بن گئے۔

اور لوگ بتوں کی اس طرح عبادت کرنے لگے جس طرح اس سے قبل اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اور ان میں معبودوں کی بہت زیادہ بہتات ہوگئی، یہ وُدّ ہے، یہ سواع ہے، یہ یغوث ہے، وہ یعوق ہے اور وہ نسر ہے۔ وغیرہ

صرفی ولغوی تحقیق

وَمَضٰی: مَضٰی یَمْضِیْ مُضِیًّا (ض) گزرنا (ناقص یائی)
تعلیل: مَضٰی اصل میں مَضَیَ بروزن ضَرَبَ تھا، یائے متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدل دیا۔ مضٰی ہوگیا۔

www.Bhalli.Info

یُقَبِّلُوْنَ : قَبَّلَ یُقَبِّلُ تَقْبِیْلًا (تفعیل) بوسہ لینا، چومنا۔ (صحیح)
وَیَلْمَسُوْنَهَا : لَمَسَ یَلْمِسُ لَمْسًا (ض) چھونا۔ (صحیح)
یَخْفِضُوْنَ : خَفَضَ یَخْفِضُ خَفْضًا (ض) پست کرنا (صحیح)
فَزَادَ : زَادَ یَزِیْدُ زِیَادَۃً (ض) بڑھ جانا، بڑھا دینا۔ (اجوف یائی)
تعلیل زَادَ اصل میں زَیَدَ تھا بروزن ضَرَبَ تعلیل بَیَعَ زَادَ ہوگیا۔
وَصَارَ : صَارَ یَصِیْرُ صَیْرُوْرَۃً (ض) ہوجانا (اجوف یائی)
تعلیل صَارَ اصل میں صَیَرَ بروزن ضَرَبَ تعلیل بَیَعَ صَارَ ہوگیا۔

آٹھواں سبق

اللہ تعالٰی کا غضب

اللہ تعالٰی کو لوگوں پر بہت غصہ آیا اور اُن پر لعنت فرمائی اور ان لوگوں پر اللہ تعالٰی کو کیوں غصہ نہیں آتا اور کیوں ان پر لعنت نہیں فرماتا، کیا ان کو اسی لئے پیدا کیا تھا، کیا اِن کو اسی لئے رزق مہیا کرتا ہے کہ وہ اللہ کی زمین پر چلتے پھریں اور اللہ تعالٰی کا انکار کریں اور اللہ تعالٰی کا رزق کھاتے تھے اور اللہ ہی کے ساتھ شریک ٹھہراتے، بیشک یہ تو بہت ہی بڑا ظلم ہے یہ تو بہت ہی ناانصافی ہے۔

اللہ تعالٰی لوگوں سے ناراض ہوئے اور بارش کو روک لیا اور ان پر تنگی فرمادی، کھیتی اور نسل کم ہوگی، مگر لوگوں کو پھر بھی عقل نہیں آئی اور نہ ہی اُنہوں نے توبہ کی۔

صرفی ولغوی تحقیق

یَمْشُوْنَ : مَشٰی یَمْشِیْ مَشْیًا (ض) چلنا (ناقص یائی)
تعلیل یَمْشُوْنَ اصل میں یَمْشِیُوْنَ بروزن یَضْرِبُوْنَ
وَیَکْفُرُوْنَ : کَفَرَ یَکْفُرُ کُفْرًا وَکُفْرَانًا (ن) ناشکری کرنا (صحیح)

وَحَبَسَ : حَبَسَ یَحْبِسُ حَبْسًا (ض) روکنا، قید کرنا۔ (صحیح)
وَضَیَّقَ : ضَیَّقَ یُضَیِّقُ تَضْیِیْقًا (تفعیل) تنگ کرنا، سختی کرنا (صحیح)
وَقَلَّ : قَلَّ یَقِلُّ قِلَّۃً (ض) کم ہونا (مضاعف)
تعلیل قَلَّ اصل میں قَلَلَ بروزن ضَرَبَ تھا۔ دو حرف صحیح ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوگئے، پہلے کو ساکن کرکے دوسرے حرف میں مدغم کردیا۔
تَابُوْا : تَابَ یَتُوْبُ تَوْبَۃً (ن) توبہ کرنا اجوف واوی
تعلیل تَابُوْا اصل میں تَوَبُوْا بروزن ضَرَبُوْا تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح، واؤ کو الف سے بدل دیا۔ تَابُوْا ہوگیا۔

نواں سبق

رسول

اللہ تعالٰی نے ارادہ کیا کہ ایک آدمی کو انہی میں سے ان کی طرف رسول بنا کر بھیجے جو اُن سے بات چیت کرے اور ان کو نصیحت کرے بیشک اللہ تعالٰی نہ ہی ایک ایک سے بات کرتا ہے اور نہ ہی ہر کسی سے خطاب کرتا ہے کہ اس سے اس طرح کہے کریوں کرو یوں کرو۔ بادشاہ ایک ایک آدمی سے بات نہیں کرتے اور نہ ہی بادشاہ ہر ایک کے پاس جاتے ہیں کہ ان کو کہیں کہ تم اس طرح کرو، اور اس طرح کرو۔ اور بادشاہ تو عام آدمی ہی کی طرح ہوتے ہیں ہر کوئی آدمی اُن کو دیکھ سکتا ہے اور ان کی بات سن سکتا ہے اور کوئی شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ اللہ کو دیکھے اور اس کی بات سنے اور اس سے بات کرسکے

اور اس چیز کی کوئی بھی طاقت نہیں رکھتا مگر جس سے اللہ چاہیں اور جب چاہیں بس اللہ تعالٰی نے لوگوں کی طرف ایک رسول بھیجنے کا ارادہ کیا کہ جو ان سے بات کرے اور اُن کو وعظ و نصیحت کرے۔

www.Bhalli.Info

صرفی ولغوی تحقیق

اَلرَّسُوْلُ : رَسُوْلٌ (ج) رُسُلٌ پیغمبر
یُکَلِّمُھُمْ : کَلَّمَ یُکَلِّمُ تَکْلِیْمًا (تفعیل) بات کرنا (صحیح)

دسواں سبق

انسان یا فرشتہ

اور اللہ نے چاہا کہ یہ رسول انسان ہو اور لوگ اسے جانتے ہوں اور اس کی بات کو سمجھتے ہوں اگر رسول فرشتہ ہوتا تو لوگ یہ کہتے، ہمارا اس سے کیا ناطہ؛ یہ تو فرشتہ ہے اور ہم تو انسان ہیں۔ ہم تو کھاتے ہیں پیتے ہیں، ہمارے تو بیوی اور بچے ہیں، ہم کس طرح اللہ کی عبادت کریں۔

اور جب رسول انسان ہوگا۔ وہ کہے گا میں بھی کھاتا ہوں، میں بھی پیتا ہوں، میرے بھی بیوی بچے ہیں اور میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں تم کس وجہ سے اللہ تعالٰے کی عبادت نہیں کرتے۔ اگر رسول فرشتہ ہوتا تو لوگ اس طرح کہتے۔ تجھے نہ تو پیاس لگتی اور نہ ہی بھوک، نہ ہی تو بیمار ہوتا ہے اور نہ ہی تجھے موت آئے گی۔ تو تو اللہ ہی کی عبادت میں لگا رہے گا اور اس کو ہمیشہ ہی یاد کرتا رہے گا اور ہم تو انسان ہیں، ہمیں تو پیاس لگتی ہے اور بھوک بھی۔ ہم تو بیمار ہوتے ہیں اور مر جاتے ہیں ہم کیونکر اللہ کی عبادت کریں اور ہمیشہ اس کو یاد رکھیں۔

اور اگر رسول انسان ہو تو وہ کہے گا، میں بھی تمہارے جیسا آدمی ہوں، مجھے پیاس محسوس ہوتی ہے اور بھوک لگتی ہے۔ بیمار بھی ہوتا ہوں اور مروں گا بھی اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور اسے ہی یاد کرتا رہتا ہوں۔ پس تم کس وجہ سے اس کی عبادت نہیں کرتے اور نہ یاد کرتے ہو تو پھر لوگوں کی بات کٹ جائے گی اور انہیں کوئی بہانا نہیں ملے گا۔

صرفی ولغوی تحقیق

أَمْ : یا | أَھْلٌ : اہل وعیال
یَنْقَطِعُ : اِنْقَطَعَ یَنْقَطِعُ اِنْقِطَاعًا (انفعال) ختم ہونا رکنا (صحیح)

گیارھواں سبق

اللہ کے رسول حضرت نوح علیہ السلام

اللہ تعالٰے نے حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجنے کا ارادہ فرمایا۔ قوم میں مال دار اور رئیس لوگ بھی موجود تھے لیکن اللہ تعالٰے نے اپنے پیغام پہنچانے کے لئے نوح علیہ السلام کو منتخب کیا اور ان میں سے کسی کو نہیں چنا۔ اللہ رب العزت جانتے تھے کہ کون پیغام کا بوجھ اٹھانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اللہ تعالٰے خوب جانتے تھے کہ کون اس امانت کا بوجھ اٹھا سکتا ہے۔

نوح علیہ السلام نیک اور شریف آدمی تھے۔ نوح علیہ السلام عقلمند اور بردبار تھے حضرت نوح علیہ السلام خیر خواہ اور شفقت کرنے والے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام سچے اور امانت دار شخص تھے۔ اللہ تعالٰے نے انہیں اپنی پیغمبری کے لئے چنا اور ان کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی قوم کو ڈرائیں، اس سے پہلے کہ ان کے پاس دردناک عذاب آ پہنچے۔ نوح علیہ السلام اپنی قوم میں کھڑے ہو کر ان سے کہنے لگے۔ بیشک میں تمہارے واسطے ایک امانت دار رسول ہوں۔

صرفی ولغوی تحقیق

لرِسَالَتِهٖ : (ج) رِسَالَاتٌ (پیغام) | اَلِیْمٌ : دردناک
اِخْتَارَ : اِخْتَارَ یَخْتَارُ اِخْتِیَارًا (افتعال) انتخاب کرنا، چننا (اجوف یائی)
تعلیل : اِخْتَارَ اصل میں اِخْتَیَرَ بروزن اِفْتَعَلَ تھا، یاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدل دیا۔ اِخْتَارَ ہوگیا۔
یَحْمِلُ : حَمَلَ یَحْمِلُ حَمْلًا (ض) اٹھانا (صحیح)

www.Bhalli.Info

اَوْحٰی : اَوْحٰی یُوْحِیْ اِیْحَاءً (افعال) وحی اُتارنا ۔ (لفیف مفروق)

تعلیل | اَوْحٰی اصل میں اَوْحَیَ بروزن اَفْعَلَ تھا، یائے متحرک ماقبل مفتوح ۔ یاء کو الف سے بدل دیا ۔ اَوْحٰی ہوگیا۔

اَنْذَرَ : اَنْذَرَ یُنْذِرُ اِنْذَارًا (افعال) ڈرانا (صحیح)

بارھواں سبق

قوم نے انہیں کیا جواب دیا

جب نوح ؑ اپنی قوم کے درمیان میں کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا، بیشک میں تمہارے لئے امانت والا رسول ہوں ۔ قوم کے بعض لوگ کھڑے ہوگئے، کہنے لگے ۔ یہ کب سے نبی ہوگئے ۔ کل تک تو یہ ہم جیسے ہی تھے اور آج یہ کہتے ہیں کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں ۔ حضرت نوح ؑ کے ساتھیوں نے کہا ۔ یہ تو ہمارے ساتھ بچپن میں کھیلا کرتے تھے اور ہر دن ہمارے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے تھے ان کے پاس نبوت کب سے آگئی ۔ دن میں باتیں ہیں ۔

مالداروں اور غرور کرنے والوں نے کہا کہ کیا اللہ کو ان کے علاوہ کوئی اور نہیں ملا تھا ۔ کیا سب لوگ مُردار ہوگئے ہیں ۔ کیا اس فقیر کے علاوہ کوئی اور میسر نہیں آیا ۔

جاہلوں نے کہا ۔ یہ تو ہمارے جیسے ہی آدمی ہیں ۔ اور لوگ کہنے لگے ۔ اگر اللہ چاہتا تو کوئی فرشتہ نازل کرتا ۔ ہم نے تو اپنے باپ دادوں سے اس بارے میں کوئی بات نہیں سُنی ۔

بعض لوگوں نے کہا کہ بے شک نوح ؑ اس طریقہ سے شہرت اور سرداری پانا چاہتے ہیں ۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَصْدِقَاءُ : صَدِیْقٌ کی ج، اصدقاء دوست | اَلْجُهَّالُ : جَاهِلٌ (ج) جُهَّالٌ : جاہل گنوار

اَوَّلِیْنَ : اَوَّلُ (ج) اَوَّلُوْنَ (پہلے، اگلے) | وَالشَّرَفُ : شرف : منصب : عہدہ

شَاءَ : شَاءَ یَشَاءُ شَیْئًا مَشِیْئَةً (ف) چاہنا (مرکب از مہموز اللام اجوف یائی)

تعلیل | شَاءَ اصل میں شَیَءَ تھا ۔ یائے متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدل دیا ۔ شَاءَ ہوگیا ۔

تیرھواں سبق

نوح اور اُن کی قوم کے درمیان

لوگ بتوں کی عبادت کو صحیح اور درست سمجھتے تھے اور وہ بتوں کی عبادت کو عقلمندی گردانتے تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ جو آدمی بتوں کی عبادت نہیں کرتا وہ گمراہی اور پاگل پن کا شکار ہے اور وہ کہتے تھے، ہمارے آباؤ اجداد ان بتوں کی عبادت کرتے تھے پس ہم ان بتوں کی عبادت کیوں نہ کریں ۔

حضرت نوح ؑ بتوں کی عبادت کو گمراہی سمجھتے تھے اور بتوں کی عبادت کرنے کو پاگل پن خیال کرتے تھے ۔ حضرت نوح ؑ سمجھتے تھے کہ ان کے باپ دادا گمراہی اور حماقت میں مبتلا تھے، اور آدم ؑ جو باپ دادوں کے باپ تھے ۔ وہ تو بتوں کو نہیں پوجتے تھے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اور قوم گمراہی اور حماقت کا شکار ہے جو پتھروں کی عبادت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ جس نے ان کو پیدا کیا ہے اس کی عبادت نہیں کرتے ۔ نوح ؑ قوم کے درمیان کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے کہا، اے میری قوم! تم صرف اللہ کی عبادت کرو تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تمہارے بارے میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ۔ قوم کے سرداروں نے کہا، ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں ۔

www.Bhalli.Info

حضرت نوح ؑ نے فرمایا: اے میری قوم! مجھ پر گمراہی نہیں آپڑی، البتہ میں تو دونوں جہان کے رب کا رسول ہوں۔ میں تم لوگوں کو اپنے رب کا پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور میں اللہ کے بارے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

صرفی ولغوی تحقیق

سَفَاهَةٌ : بے وقوفی — مُبِینٌ : کھلی ہوئی
ضَلَالَةٌ : گمراہی — اَلْمَلَأُ : مَلَأٌ (ج) أَمْلَاءٌ، اشراف، سردار، قوم
أُبَلِّغُكُمْ : بَلَّغَ يُبَلِّغُ تَبْلِيغًا (تفعیل) پہنچانا (صحیح)

چودھواں سبق

تمہارے متبعین حقیر لوگ ہیں (کافروں کی نظر میں)

حضرت نوح ؑ نے بہت کوشش کی کہ ان کی قوم ایمان لے آئے اور اللہ کی عبادت کرے۔ بتوں کی پوجا چھوڑ دے لیکن ان کی قوم کے چند افراد کے علاوہ باقی کوئی بھی ان پر ایمان نہیں لایا۔ صرف وہی افراد ایمان لائے جو اپنے ہاتھوں سے کام کرتے تھے اور حلال کی کمائی کھاتے تھے۔

ان کی قوم کے مال دار طبقے کو اُن کے غرور نے نوح کی فرمانبرداری کرنے سے روک دیا۔ اور اُن کے مال و دولت اور اولاد میں مشغولیت نے انہیں آخرت کی فکر کرنے سے روک دیا۔ وہ کہتے تھے۔ ہم تو معزز لوگ ہیں اور یہ کمتر لوگ ہیں اور جب نوح ؑ انہیں اللہ کی طرف بلاتے تو وہ کہتے۔ ہم تم پر ایمان لے آئیں (یہ کیسے ہوسکتا ہے) جبکہ تمہارے متبعین حقیر لوگ ہی ہیں اور انہوں نے نوح ؑ سے ان مسکینوں کو دور کرنے کا مطالبہ کیا۔ لیکن نوح ؑ نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں تو ان ایمان والوں کو کبھی بھی نہیں دھتکاروں گا۔ میرا دروازہ کسی بادشاہ کا دروازہ نہیں ہے۔ بیشک میں تو محض تمام باتیں کھول کھول کر ڈرانے والا ہوں۔

نوح ؑ جانتے تھے کہ یہ مسکین لوگ ایمان والے اور اخلاص والے ہیں۔ اگر ان

مسکین لوگوں کو ہٹایا تو اللہ جل شانہ ناراض ہوں گے۔ اس وقت ان کی کوئی مدد نہیں کرے گا۔ نوح ؑ نے کہا۔ اے میری قوم! اگر میں ان کو دور کردوں تو میری مدد کون کریگا یعنی (مجھے کون اللہ سے بچائے گا)

صرفی ولغوی تحقیق

اَلْاَرْذَلُوْنَ : أَرْذَلُ (ج) أَرَاذِلُ، أَرْذَلُوْنَ، کمینہ، ذلیل، گھٹیا
أَشْرَافٌ : شریف (ج) أَشْرَافٌ، شُرَفَاءُ : معزز۔ شریف
وَاتَّبَعَكَ : اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ اِتِّبَاعًا (افتعال) پیروی کرنا (صحیح)

پندرھواں سبق

امیروں کی دلیل

مال داروں نے کہا۔ نوح ؑ جس چیز کی طرف ہمیں بلاتے ہیں نہ تو وہ حق ہے اور نہ ہی اس میں کوئی بھلائی ہے کیوں۔

اس لئے کہ ہمارا تجربہ ہے کہ ہر نیک کام میں پہل کرنے والے ہم لوگ ہی تو ہیں ہر بہترین کھانا ہمارے پاس ہے اور ہر خوبصورت لباس ہمارے پاس ہے۔ اور لوگ ہر چیز میں ہماری اتباع کرتے ہیں۔ اور ہم نے دیکھا ہے کہ شہر میں بھلائی ہم سے نہ چوکتی ہے اور نہ آگے بڑھتی ہے۔ اگر اس دین میں کوئی بھلائی ہوتی تو یہ ان مسکینوں سے پہلے ہمارے پاس آتا۔ اگر یہ اچھا دین ہوتا تو یہ لوگ ہم سے اس دین کی طرف پہل نہیں کرتے۔

صرفی ولغوی تحقیق

حُجَّةٌ : حُجَّةٌ (ج) حُجَجٌ : دلیل — اَلْاَغْنِیَاءُ : غَنِیٌّ (ج) اغنیاء، مالدار
تَبَعٌ : تَابِعٌ (ج) تَبَعٌ : پیرو، اتباع
یُجَادِلُنَا : جَادَلَ یُجَادِلُ مُجَادَلَةٌ (مفاعلة) آگے بڑھنا (اجوف واوی)

اپنی اصل پر ہے

www.Bhalli.Info

سولھواں سبق

نوحؑ کی دعوت

حضرت نوحؑ اپنی قوم کو دعوت دیتے رہے اور اُن کو نصیحت کرنے میں بہت کوشش کی۔ نوحؑ نے کہا، اے میری قوم! بیشک میں تمہارے لئے ہر چیز کو کھول کر ڈرانے والا ہوں کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو، وہ تمہارے گناہوں کو معاف کرے گا اور ایک وقت مقرر تک تم کو مہلت دیگا بلاشبہ اللہ کا وعدہ جب آئیگا تو اس میں تاخیر نہیں کی جائے گی کاش تم جان لیتے اللہ نے ان پر بارش کو روک دیا اور ان پر ناراض ہوا کھیتی باڑی کم ہوگئی اور نسل کم ہوگئی۔

بس نوحؑ نے فرمایا اے میری قوم اگر تم ایمان لے آؤ تو اللہ تم سے راضی ہو جائیگا اور تم سے یہ عذاب ہٹ جائیگا۔

اور تم پر بارش برسائے گا اور برکت دے گا تمہارے رزق اور اولاد میں۔ اور نوحؑ نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا اور اُن سے کہا کیا تم اللہ کو نہیں جانتے اور یہ تمہارے اِرد گرد اللہ کی نشانیاں ہیں کیا تم ان کی طرف نہیں دیکھتے۔ اور کیا تم آسمان اور زمین کی طرف نہیں دیکھتے اور کیا تم سورج اور چاند کی طرف نگاہ نہیں کرتے کس نے آسمان کو پیدا کیا اور بنایا ان میں چاند کو نور کی مانند اور سورج کو چراغ۔ اور تمہیں کس نے پیدا کیا اور زمین کو تمہارے لئے بچھونا بنایا۔ لیکن نوحؑ کی قوم کو کچھ عقل نہیں آئی اور نہ ہی نوح کی قوم ایمان لائی بلکہ جب نوحؑ ان کو اللہ کیطرف بلاتے تو وہ اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں ڈال لیتے۔ وہ آدمی کس طرح سمجھے جو سنتا ہی نہیں ہے اور وہ شخص کس طرح سنے گا جو سننا ہی نہ چاہے۔

صرفی ولغوی تحقیق

بِسَاطًا : بساط (ج) بُسُطٌ (بچھونا)	اَصَابِعَهُمْ : اَصْبَعٌ (ج) اَصَابِعُ انگلی
اٰذَانِهِمْ : اُذُنٌ (ج) اذان : کان	اَجَلٌ مُّسَمًّى : مقررہ وقت

وَيُؤَخِّرْكُمْ : اَخَّرَ يُؤَخِّرُ تَاخِيْرًا (تفعیل) مہلت دینا، دیر کرنا (صحیح)

وَاتَّقُوْهُ : اِتَّقٰى يَتَّقِيْ اِتِّقَاءً (افتعال) ڈرنا، پرہیز کرنا۔

تعلیل | اِتَّقُوْا اصل میں اِتَّقِيُوْا تھا۔ تبعلیل يَدْعُوْنَ اتَّقُوْا ہوگیا۔

وَزَالَ : زَالَ يَزُوْلُ زَوَالًا (ن) ہٹنا، زائل ہونا (اجوف واوی)

تعلیل | زَالَ اصل میں زَوَلَ تھا بروزن نَصَرَ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح۔ واؤ کو الف سے بدل دیا۔ زَالَ ہوگیا۔

سِرَاجًا : سِرَاجٌ (ج) سُرُجٌ چراغ

سترھواں سبق

نوحؑ کی دُعاء

نوح نے بہت کوشش کی اور اپنی قوم کو طویل عرصے تک دعوت دیتے رہے۔ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں ساڑھے نوسو (۹۵۰) سال تک رہے اور آپ اُن کو اللہ کی طرف بلاتے رہے لیکن نوحؑ کی قوم ایمان نہیں لائی اور نہ ہی انہوں نے بتوں کی عبادت ترک کی اور نہ ہی وہ اللہ کی طرف لوٹے پس کب تک نوحؑ صبر کرتے رہتے۔ آپ کب تک زمین میں فساد ہوتے دیکھتے رہتے۔ آپ کب تک بتوں کی پوجا ہوتے ہوئے دیکھتے۔

آپ کب تک لوگوں کو اللہ تعالےٰ کا رزق کھاتے ہوئے اور اس کے علاوہ غیر کی عبادت کرتے ہوئے دیکھتے۔ نوحؑ کو آخر کیوں غصہ نہیں آتا۔ انہوں نے ایسا صبر کیا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ ساڑھے نوسو سال اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔

اللہ نے نوحؑ کی طرف وحی بھیجی کہ آپ کی قوم میں ہرگز کوئی ایمان نہیں لائے گا مگر وہ لوگ جو پہلے ایمان لا چکے۔

جب نوحؑ نے انہیں دوبارہ دعوت دی تو نوحؑ کی قوم نے کہا اے نوحؑ تم ہمارے ساتھ کافی جھگڑ چکے پس تم جس چیز کا وعدہ کرتے ہو لے آؤ۔ نوحؑ ان سے اللہ کے لئے ناراض ہوئے اور ان لوگوں سے مایوس ہوگئے اور آپ

www.Bhalli.Info

نے کہا اے اللہ! ان کافروں میں سے کسی ایک کو بھی زمین پر مت چھوڑیئے۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَلْفٌ : (ج) آلاف ہزار	عاماً : عام (ج) اعوام : سال
مَتٰی : کب (ظرف زمان)	اَکْبَر : سب سے بڑا
اللّٰہُ اَکْبَرُ : (تعجب کے موقع پر بولتے ہیں)	اَکْبُرُ : کَبُرَ یَکْبُرُ کُبْرًا (ک) بڑا ہونا (صحیح)

مَکَثَ : مَکَثَ یَمْکُثُ مَکْثًا (ن) ٹھہرنا (صحیح)

جَادَلْتَنَا : جَادَلَ یُجَادِلُ مُجَادَلَۃً وَجِدَالًا (مفاعلۃ) جھگڑنا بحث کرنا (صحیح)

یَعِدُنَا : وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًا (ض) وعدہ کرنا (مثال واوی)

تعلیل | تَعِدُ اصل میں تَوْعِدُ بروزن تَضْرِبُ واو واقع ہو رہا ہے۔ علامتِ مضارع مفتوحہ اور عین مکسورہ کے درمیان لہٰذا گرا دیا۔ تَعِدُ ہو گیا۔

یَئِسَ : یَئِسَ یَیْئَسُ یَأْسًا (س) ناامید ہونا (مہموز العین) اپنی اصل پر ہے۔

اٹھارھواں سبق

کشتی

اللہ تعالےٰ نے نوح علیہ السلام کی دعا کو قبول کیا اور ان کی قوم کو غرق کرنے کا ارادہ فرما لیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ کا یہ بھی ارادہ تھا کہ نوحؑ اور ان پر ایمان لانے والے بچ جائیں۔ اللہ نے نوحؑ کو ایک بڑی کشتی تیار کرنے کا حکم دیا۔

جب ان کی قوم نے انہیں اس کام میں مشغول پایا تو انہیں ایک مشغلہ مل گیا۔ اور وہ ان سے مذاق کرنے لگے۔ اے نوحؑ یہ کیا تم بڑھئی کب سے بن گئے۔ ہم تم سے نہیں کہتے تھے کہ تم ان کمتر لوگوں کے ساتھ مت بیٹھا کرو۔ لیکن تم نے ہماری بات نہیں سنی بس ان بڑھیوں اور لوہاروں کے ساتھ بیٹھے رہے سو تم بھی بڑھئی بن گئے۔ اے نوحؑ! یہ کشتی کہاں چلے گی۔ آپ کا سارا معاملہ بڑا ہی عجیب ہے۔ اس ریت پر

چلے گی یا پہاڑ پر چڑھے گی۔ سمندر تو یہاں سے بہت دور ہے اس کو جن اٹھائیں گے یا بیل کھینچیں گے۔ نوحؑ یہ سب باتیں سنتے رہے اور صبر کرتے رہے۔ انہوں نے تو اس سے بھی زیادہ سنا تھا اور صبر کیا تھا لیکن کبھی وہ ان سے کہہ دیتے تھے، تم ہم سے ٹھٹھا کرتے ہو۔ ہم بھی تمہارے ساتھ ایسا ہی ٹھٹھا کریں جیسا تم کرتے ہو۔

صرفی ولغوی تحقیق

نَجَّارِیْنَ : نَجَّارٌ (ج) نجارون (بڑھئی)	الحدّادین : حَدَّادٌ (ج) حدادون : لوہار
الرَّمْلُ : رَمْلٌ (ج) رمال (ریت)	الثِّیران : ثَوْرٌ (ج) ثیران : بیل

اَحْیَانًا : کبھی کبھار | تَصْعَدُ : صَعِدَ یَصْعَدُ صُعُوْدًا (س) چڑھنا (صحیح)

یُغْرِقُ : اَغْرَقَ یُغْرِقُ اِغْرَاقًا (افعال) ڈبونا۔ (صحیح)

یَنْجُوْ : نَجَا یَنْجُوْ نَجَاۃً (ن) نجات پانا۔ بچ جانا (ناقص واوی)

تعلیل | یَنْجُوْ اصل میں یَنْجُوُ تھا یَنْجُوُ بروزن یَنْصُرُ

یَسْخَرُوْنَ : سَخِرَ یَسْخَرُ سُخْرِیَۃً (س) مذاق کرنا (صحیح)

تَجُرُّھَا : جَرَّ یَجُرُّ جَرًّا (ن) کھینچنا (مضاعف)

تعلیل | تَجُرُّ اصل میں تَجْرُرُ بروزن تَنْصُرُ تھا۔ دو حرف صحیح ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوئے ایک کو ساکن کر کے دوسرے میں مدغم کر دیا تَجُرُّ ہو گیا۔

انیسواں سبق

طوفان

اللہ کا عذاب آگیا۔ اللہ کی پناہ: آسمان برسا۔ خوب برسا اور برسا گویا کہ آسمان ایک چھلنی ہے جو پانی کو روک نہیں رہی۔ پانی جمع ہوا اور بہا۔ یہاں تک کہ اس نے لوگوں کو ہر طرف سے گھیراؤ کر لیا۔

اللہ تعالےٰ نے نوحؑ کی طرف وحی بھیجی کہ آپ اپنے ساتھ اپنی قوم میں سے ایمان والوں کو اور اپنے گھر والوں کو ساتھ لے لیجیے۔

www.Bhalli.Info

اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کی طرف وحی بھیجی کہ وہ اپنے ساتھ ہر جانور اور پرندے کا ایک جوڑا یعنی ایک نر اور ایک مادہ بھی ساتھ لے لیں۔ اس لئے کہ طوفان عمومی تھا اس سے کوئی انسان اور جانور نہیں بچے گا۔ نوحؑ نے اسی طرح کیا۔ آپ کے ساتھ کشتی میں آپ کی قوم کے ایمان والے تھے اور ہر جانور اور پرندے کا ایک ایک جوڑا تھا کشتی چل پڑی اور یہ کشتی ان لوگوں کو لے کر پہاڑوں جیسی موجوں میں چل رہی تھی۔ قوم ہر اُونچی اور بلند جگہ پر چڑھ گئی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بھاگتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ سے ہٹ کر سوائے اس کی طرف اور کوئی پناہ نہیں۔

صرفی ولغوی تحقیق

مُنْخَلَۃٌ : مُنْخَل (ج) مَنَاخِلُ چھلنی	ذَکَرًا : ذَکَرًا (ج) ذُکْرَان : نر
اُنْثٰی : اُنْثٰی (ج) اِنَاث مادہ	مَوْجٌ : مَوْجٌ (ج) اَمْوَاجٌ : لہر
عَالٍ : بلند	رَبْوَۃٌ : رَبْوَۃٌ (ج) رُبًی : ٹیلہ
مَلْجَأٌ : جائے پناہ ، ٹھکانہ	وَتَبِعَ : تَبِعَ یَتْبَعُ تَبَعًا (س، ن) پیچھے جانا (صحیح)

اَحَاطَ : اَحَاطَ یُحِیْطُ اِحَاطَۃً (افعال) گھیرلینا (اجوف واوی)

تعلیل اَحَاطَ اصل میں اَحْوَطَ بروزنِ اَفْعَلَ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن۔ واؤ کی حرکت ماقبل کو دی۔ واؤ کو الف سے بدلا اَحَاطَ ہو گیا۔

وَارْتَقٰی : اِرْتَقٰی یَرْتَقِیْ اِرْتِقَاءً (افتعال) چڑھنا (ناقص یائی)

تعلیل اِرْتَقٰی اصل میں اِرْتَقَیَ بروزنِ اِفْتَعَلَ تھا تعلیل گزر چکی ہے۔

یَفِرُّوْنَ : فَرَّ یَفِرُّ فِرَارًا (ض) بھاگنا (مضاعف) تعلیل گزر چکی ہے۔

تُمْسِکُ : اَمْسَکَ یُمْسِکُ اِمْسَاکًا (افعال) روکنا رکنا (صحیح)

بیسواں سبق

نوحؑ کا بیٹا

حضرت نوحؑ کا ایک بیٹا کافروں کے ساتھ تھا۔ نوحؑ نے اپنے بیٹے کو طوفان میں گھرا ہوا دیکھا تو کہا اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور

کافروں کے ساتھ شامل مت ہو۔

اس نے کہا کہ میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا وہ مجھے پانی سے بچا لیگا۔ نوحؑ نے فرمایا کہ اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں ہے مگر وہی اللہ جس پر رحم کرے۔ ان دونوں (باپ بیٹے) کے درمیان موج حائل ہو گئی اور وہ غرق ہو گیا نوحؑ اپنے بیٹے پر بہت غمگین ہوئے اور وہ کیسے غمگین نہیں ہوتے وہ ان کا بیٹا تھا اور وہ چاہتے تھے کہ ان کا بیٹا قیامت والے دن آگ سے بچ جائے جب کہ کل پانی سے نہیں بچ سکا۔ آگ پانی سے زیادہ خطرناک ہے اور بلا شبہ آخرت کا عذاب بہت زیادہ شدید ہے کیا اللہ نے ان کے گھر والوں کو بچانے کا وعدہ نہیں کیا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے انہوں نے چاہا کہ اپنے بیٹے کے بارے اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں۔

صرفی ولغوی تحقیق

اِبْنٌ (ج) اَبْنَاءٌ بیٹا	عَاصِمٌ بچانے والا
اَشَدُّ زیادہ سخت	بَلٰی کیوں نہیں
اَشَقُّ زیادہ مشکل	یَشْفَعُ : شَفَعَ یَشْفَعُ شَفَاعَۃً سفارش کرنا صحیح
اِرْکَبْ : رَکِبَ یَرْکَبُ رُکُوْبًا (س) سوار ہونا صحیح	وَحَالَ : حَالَ یَحُوْلُ حَوْلًا (ن) حائل ہونا (اجوف واوی)
یُنْجِیْ : اَنْجٰی یُنْجِیْ اِنْجَاءً (افعال) بچانا (ناقص یائی)	حَالَ اصل میں حَوَلَ تھا بروزن نَصَرَ تعلیل ظاہر ہے

تعلیل یُنْجِیْ اصل میں یُنْجِیُ تھا تعلیل یَرْمِیْ یُنْجِیْ ہو گیا۔

سَاٰوِیْ : اٰوٰی یَأْوِیْ اُوِیًّا (ض) اترنا، پناہ لینا (مرکب از مہموز الفاء و لفیف مفروق)

اکیسواں سبق

وہ تمہارے اہل میں نہیں

حضرت نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا کہا! میرا بیٹا میرے اہل میں سے تھا۔ اور آپ کا وعدہ سچا ہے اور آپ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نسب کی طرف نہیں دیکھتے بلکہ اعمال کی طرف نظر کرتے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ مشرکین کے بارے میں سفارش قبول نہیں کرتا۔ اور شرک کرنے والا ہی کے گھر والا

www.Bhalli.Info

میں سے نہیں اگرچہ وہ اس کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو تنبیہ کی اور کہا کہ وہ تمہارے اہل میں سے نہیں ہے اس کے اعمال درست نہیں تھے اور تم مجھ سے اس چیز کے بارے میں مت سوال کرو جس کا تم کو علم نہ ہو۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم نادانوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ حضرت نوحؑ سنبھل گئے اور اپنے اللہ سے توبہ کی اور کہا اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے ایسا سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں ہو اگر تو مجھے معاف نہیں فرمائے گا اور رحم نہیں کرے گا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

صرفی ولغوی تحقیق

فَنَبَّهَ : نَبَّهَ يُنَبِّهُ تَنْبِيْهًا (تفعیل) متنبہ کرنا، آگاہ کرنا، جتلانا۔ (صحیح)

اَلْخَاسِرِيْنَ : خَسِرَ يَخْسَرُ خَسَارَةً (س) نقصان اٹھانا (صحیح)

خَاسِرٌ (ج) خَاسِرُوْنَ : (نقصان)

بائیسواں سبق

طوفان کے بعد

جب اللہ تعالیٰ نے جو چاہا وہ ہو گیا اور کفار غرق ہو گئے تو آسمان تھم گیا۔ پانی خشک ہو گیا اور کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی اور کہا گیا پھٹکار ہو ظالموں پر۔ حضرت نوحؑ کو کہا گیا کہ اترے سلامتی کے ساتھ۔ نوحؑ اور کشتی والے خشکی پر سلامتی کے ساتھ اتر گئے۔ قومِ نوح کے کافر ہلاک ہو گئے نہ ان پر آسمان رویا اور نہ ہی زمین۔ اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کی اولاد میں برکت دی اور وہ زمین میں پھیل گئی۔ اس نے زمین کو بھر دیا۔ اور اس میں بہت سی امتیں اور انبیاء اور بادشاہ ہوئے۔ سلامتی ہو نوح پر جہانوں میں۔

صرفی ولغوی تحقیق

وَاسْتَوَتْ : اِسْتَوٰی يَسْتَوِيْ اِسْتِوَاءً (استفعال) ٹھہرنا، برابر ہونا (ناقص یائی)

تعلیل | اِسْتَوَتْ اصل میں اِسْتَوَيَتْ تھا۔ تعلیل گزر چکی ہے۔

وَغَارَ : غَارَ يَغُوْرُ غَوْرًا (ن) نیچے اترنا (اجوف واوی)

تعلیل | غَارَ اصل میں غَوَرَ تھا۔ تعلیل گزر چکی ہے۔

مَلَأَتِ الْاَرْضَ : مَلَأَ يَمْلَأُ مَلْأً (ف) بھرنا۔ (مهموز اللام)

بُعْدًا : دوری، ہلاکت | اِهْبِطْ : هَبَطَ يَهْبِطُ هُبُوْطًا (ض) اترنا (صحیح)

اَلْقِصَّةُ الثَّانِيَةُ : دوسرا قصہ

پہلا سبق

آندھی

نوحؑ کے بعد

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کی اولاد میں برکت دی پس وہ زمین میں خوب پھیل گئی اور ان میں ایک قوم تھی جس کو عاد کہا جاتا تھا۔ وہ بہت طاقت ور لوگ تھے۔ ان کے جسم لوہے کی طرح تھے۔ وہ ہر کسی پر غالب آجاتے تھے اور ان کو کوئی زیر نہیں کر سکتا تھا۔ وہ کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور ان سے ہر کوئی خوف کھاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو ہر چیز میں وسعت دی۔ سو عاد کے اونٹ اور بکریاں وادیوں کو بھر دیتی تھیں اور عاد کے گھوڑے میدانوں کو بھر دیتے اور عاد کی اولادیں گھروں کو بھر دیتی۔

جب عاد کے اونٹ اور بکریاں چراگاہ کی طرف نکلتے تو یہ منظر بڑا ہی دلکش ہوتا تھا اور جب صبح کے وقت بچے کھیلنے کے لئے نکلتے تو ان کا منظر بھی بڑا دل فریب ہوتا تھا۔ اسی طرح عاد کی زمین بھی بڑی سرسبز و شاداب اور خوبصورت تھی اس میں باغات اور چشمے بہت تھے۔

صرفی ولغوی تحقیق

رواحل : (ج) اِبِل اونٹ | غَنَمُهَا : غَنَمٌ (ج) اَغْنَام : بکری

www.Bhalli.Info

خَيْلٌ : (ج) خُيُولٌ : گھوڑا	اَلْوَادِيْ : (ج) اَوْدِيَةٌ (دو پہاڑوں کے درمیان کا میدان)
اَلْمَيْدَانُ : (ج) مَيَادِيْنُ : میدان	اَلْمَرْعىٰ : (ج) مَرَاعِيْ : چراگاہ
بَسَاتِيْنَ : بستان (ج) بَسَاتِيْن (باغ)	عُيُوْنٌ : عَيْنٌ (ج) عُيُوْنٌ : چشمہ آنکھ
مَنْظَرٌ : (ج) مَنَاظِرُ (منظر)	عَاصِفَةٌ : (ج) عواصف آندھی

يَغْلِبُوْنَ : غَلَبَ يَغْلِبُ غَلْبًا وَغَلَبَةً (ض) غالب ہونا (صحیح)

دوسرا سبق

عاد کی ناشکری

قوم عاد نے ان بیشمار نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا نہیں کیا اور قوم عاد طوفان کا قصہ جو انہوں نے اپنے باپوں سے سنا تھا۔ بھول گئی اور زمین میں اس کے آثار بھی دیکھے تھے اور بھول گئی کہ کس وجہ سے اللہ تعالٰے نے نوح کی قوم پر طوفان بھیجا تھا۔ انہوں نے بھی بتوں کی پوجا شروع کر دی۔ جس طرح نوح کی قوم کیا کرتی تھی۔ وہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ پتھروں سے بت بناتے اور پھر انہی کو سجدہ کرتے اور انہیں کی عبادت کرتے۔ وہ انہیں (بتوں) سے اپنی حاجتوں کا سوال کرتے اور انہیں کو پکارتے اور ان کے لئے ذبح کرتے۔ وہ نوح کی قوم کے نقش قدم پر تھے۔ ان کی عقلیں انہیں بتوں کی عبادت کرنے سے نہیں روکتی اور نہ ہی ان کی عقلیں انہیں صحیح راہ دکھلاتی تھیں وہ دنیا کے بارے میں تو بڑے عقلمند تھے اور دین کے بارے میں بالکل بدھو اور ناسمجھ تھے۔

صرفی ولغوی تحقیق

وَنَسِيْتُ : نَسِيَ يَنْسىٰ نِسْيَانًا (س) بھولنا (ناقص یائی)

اٰثَارٌ : اَثَرٌ (ج) اٰثَارٌ (نشان) (صحیح) | يَنْحِتُوْنَ : نَحَتَ يَنْحِتُ نَحْتًا (ض س) گھڑنا، تراشنا (صحیح)

تیسرا سبق

عاد کی سرکشی

عاد کی قوت خود ان کے لئے اور دوسرے لوگوں کے لئے وبال بن گئی اسلئے کہ وہ نہ تو اللہ پر ایمان رکھتے اور نہ ہی آخرت کے دن پر ایمان رکھتے تھے پس ان کو ظلم سے رکنے

سے کونسی چیز رکتی، انہیں کونسی چیز سرکشی سے روکتی بس وہ کیوں لوگوں پر ظلم نہیں کرتے وہ اپنے اوپر کسی کو نہیں دیکھتے تھے۔ انہیں کسی حساب کتاب اور عذاب کا ڈر نہیں تھا وہ جنگل کے درندوں کی طرح تھے کہ جس میں سے بڑا چھوٹے پر ظلم کرتا ہے اور طاقتور کمزور کو ہڑپ کر جاتا ہے اور جب وہ غصے میں آجاتے تو بپھرے ہوئے ہاتھی کی طرح ہوتے جو چیز سامنے آتی اُسے ہلاک کر ڈالتے اور جب وہ لڑائی پر آمادہ ہوتے تو کھیتوں اور نسلوں کو تباہ کر دیتے اور جب کسی بستی میں جاتے تو اس کو تہس نہس کر دیتے اور وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل و رسوا کر دیتے۔ کمزور لوگ ان کے شر سے کانپتے اور ان کے ظلم سے بھاگتے۔ ان کی قوت ان کے لئے ہی وبال بن گئی، اسی طرح ہر وہ شخص جو اللہ سے نہیں ڈرتا اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا (اس کی طاقت وبال بن جاتی ہے۔)

صرفی ولغوی تحقیق

عُدْوَانٌ : سرکشی	وُحُوْشٌ : وَحْشٌ (ج) وُحُوْشٌ : جنگلی جانور
عِقَابٌ : سزا	حَارِبُوْا : حَارَبَ يُحَارِبُ مُحَارَبَةً (مفاعلہ) جنگ کرنا
اَعِزَّةٌ : عَزِيْزٌ (ج) اَعِزَّةٌ : سربراہ، معزز	اَذِلَّةٌ : ذَلِيْلٌ (ج) اَذِلَّةٌ : بے حیثیت رہنا
اَلضُّعَفَاءُ : ضعیف (ج) ضُعَفَاءُ کمزور	هَائِجٌ : برانگیختہ / بپھرا ہوا

چوتھا سبق

عاد کے محلات

قوم عاد کو کھانے پینے، کھیل تماشے کے علاوہ کوئی کام نہ تھا۔ وہ لوگ آپس میں بلند و بالا محلات اور وسیع و کشادہ گھروں کی تعمیر پر فخر کرتے تھے۔ ان کی دولت پانی مٹی اور پتھروں پر صرف ہوتی تھی۔ وہ جو کوئی بھی خالی اور اونچی جگہ دیکھتے تو اس میں بلند و بالا محل تعمیر کر دیتے اور وہ ایسے مکان بناتے تھے جیسے کہ انہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے اور کبھی مرنا ہی نہیں ہے۔ وہ بلا ضرورت محلات بناتے تھے جبکہ لوگوں کو کھانے اور لباس کی چیزیں میسر نہیں تھی ان کے غریب لوگوں کو بسنے کے لئے گھر بھی میسر نہیں تھا۔ اور مالدار وسیع گھروں میں رہنے والا کوئی نہیں تھا جس نے کبھی انہیں اور ان کے گھروں کو

www.Bhalli.Info

دیکھا اُسے یقین ہو گیا کہ وہ آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔

صرفی ولغوی تحقیق

مُرْتَفِعَۃٌ : اونچی رہنے والی۔ **یَلْبَسُوْنَ** : لَبِسَ یَلْبَسُ لُبْسًا (س) پہننا (صحیح)

تَضِیْعُ : ضَاعَ یَضِیْعُ ضِیَاعًا (ض) برباد ہونا (اجوف وادی) تَضِیْعُ اصل میں تَضْیِعُ تھا کسرہ یا پر ثقیل ہونے کی وجہ سے نقل ہوئی

پانچواں سبق

اللہ کے رسول حضرت ہُودؑ

اللہ نے ارادہ کیا کہ عاد کی طرف ایک رسول بنا کر بھیجے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کفر پر راضی نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ زمین پر فساد کو پسند نہیں فرماتا۔ قوم عاد اپنے عقلوں کو صرف کھانے پینے، کھیل، تماشے اور گھروں کی تعمیر میں استعمال کرتے تھے۔ ان کی مت ماری گئی تھی کہ انہوں نے اپنی عقلوں کو دین کے لئے استعمال نہیں کیا۔ اور عاد دنیا کے اعتبار سے بہت عقلمند تھے لیکن دین کے بارے میں بہت بدھو تھے۔ پتھروں کی عبادت کرتے تھے۔ لیکن ان کے اندر عقل نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف رسول بھیجنے کا ارادہ کیا جو اُن کو ہدایت دے اور اللہ نے چاہا کہ رسول انہی میں سے ہو، وہ انہیں پہچانتے ہوں اور اس کی بات کو سمجھتے ہوں۔ حضرت ہود ہی وہ رسول تھے جو عاد کے معزز گھرانے میں پیدا ہوئے اور نیکی ودانائی کے ماحول میں ان کی پرورش ہوئی تھی

صرفی ولغوی تحقیق

فَسَادًا : فَسَدَ یَفْسُدُ فَسَادًا (ن) خراب ہونا۔ (صحیح)

وُلِدَ : وَلَدَ یَلِدُ وِلَادَۃً (ض) پیدا ہونا (مثال وادی)

وَنَشَاءَ : نَشَأَ یَنْشَأُ نَشْأً وَنَشَاءَۃً (پروان چڑھنا) مہموز اللام (ف)

صَلَاحٌ : نیکی

چھٹا سبق

حضرت ہودؑ کی دعوت

حضرت ہود علیہ السلام اپنی قوم میں دعوت دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ حضرت ہود نے کہا اے میری قوم! تم کیسے پتھروں کو پوجتے ہو اور اس کی عبادت نہیں کرتے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اے قوم! یہ تو پتھر ہیں، جن کو تم نے تراشا تھا۔ بس آج تم کس طرح ان کی عبادت کرتے ہو، اللہ نے تم کو پیدا کیا۔ اور تم کو روزی دی۔ تمہارے مال واولاد اور کھیتی ونسل میں برکت دی اور قوم نوح کے بعد تمہیں قائم مقام بنایا اور تمہیں جسمانی طاقت بخشی۔ ان نعمتوں کا حق تو یہ تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔

بلاشبہ کتا جس کو تم ہڈی پھینک دو۔ وہ تمہارے گھر سے جاتا نہیں اور تمہارے پیچھے سائے کی طرح لگا رہتا ہے کیا تم نے ایسے کتے کو دیکھا ہے جس نے اپنے مالک کو چھوڑ دیا ہو اور کسی دوسرے کے پاس چلا گیا ہو۔ کیا تم نے کسی جانور کو پتھر کو پوجتے ہوئے دیکھا ہے یا کسی جانور کو بتوں کے آگے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ کیا انسان حیوان سے بھی زیادہ ذلیل ہے یا اس سے زیادہ عزت والا ہے۔

صرفی ولغوی تحقیق

خُلَفَاءَ : خَلِیْفَۃٌ (ج) خلفاء : جانشین، قائم مقام	**یَعْظُمُ** : عَظْمٌ (ج) عِظَامٌ : ہڈی
یُفَارِقُ : فَارَقَ یُفَارِقُ مُفَارَقَۃً (مفاعلہ) جدا ہونا	**تَرْمُوْنَ** : رَمٰی یَرْمِیْ رَمْیًا (ض) پھینکنا (ناقص یائی)

تعلیل | تَرْمُوْنَ اصل میں تَرْمِیُوْنَ تھا تعلیل گزر چکی ہے۔

ساتواں سبق

قوم کا جواب

قوم کھانے پینے، کھیل تماشے میں لگی ہوئی تھی، وہ دنیا کی زندگی سے خوش اور مطمئن تھے۔ حضرت ہودؑ کی بات سے ان کے دل تنگ ہوئے اور وہ اپنی

www.Bhalli.Info

ہیں کہنے لگے ۔ حضرت ہُودؑ کیا کہہ رہے ہیں ۔ ہودؑ کیا چاہتے ہیں ، ہم ان کی
بات نہیں سمجھے ۔ انہوں نے کہا کہ بے وقوف ہے یا دیوانہ ہے ۔ جب ہودؑ
نے دوبارہ دعوت دی تو قوم کے سرداروں نے کہا ۔ ہم تو تمہیں جھوٹا خیال کرتے
ہیں ۔ ہُودؑ نے فرمایا اے میری قوم : مَیں دیوانہ نہیں ہوں بلکہ میں تو پروردگار عالم
کی طرف سے بھیجا گیا رسول ہوں ، تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچاتا ہوں
ہیں تمہارے لئے مخلص اور امانت دار نصیحت کرنے والا ہوں ۔

صرفی ولغوی تحقیق

سَفِیْہٌ : سَفِیْہٌ (ج) سُفَہَاءُ بیوقوف | مَجْنُوْنٌ : (ج) مَجَانِیْنُ : پاگل
نَاصِحٌ : نَاصِح (ج) نُصَحَاء خیر خواہ

اٹھواں سبق

ہُود کی دانائی

حضرت ہود علیہ السلام اپنی قوم کو مسلسل نصیحت کرتے رہے اور انہیں حکمت
اور نرمی سے دعوت دیتے رہے ۔ حضرت ہودؑ نے کہا : اے میری قوم ! میں کل تمہارا
بھائی اور دوست تھا ۔ کیا تم مجھے نہیں پہچانتے ۔ اے میرے بھائیو ! تم کیوں مجھ سے
ڈرتے ہو اور بھاگتے ہو ، میں تمہاری دولت میں سے کچھ کم نہیں کروں گا ۔
اے میری قوم ! میں تم سے مال تو مانگتا نہیں ہوں ۔ بیشک میرا اجر تو اللہ تعالے
کے پاس ہے ۔ اے میری قوم ! اگر تم اللہ تعالے پر ایمان لاتے ہو تو تمہیں کس چیز کا ڈر
ہے ۔ بخدا ! اگر تم اللہ تعالے پر ایمان لے آئے تو اللہ تمہارے مالوں کو کم نہیں کرے گا
بلکہ اللہ ربُّ العزت تمہارے رزق میں برکت دیگا ۔ اور تمہاری قوت میں اضافہ
کریگا ۔ اے میری قوم ! تمہیں میری رسالت پر حیرانگی کیوں ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر ایک
ایک سے بات نہیں کرتا ۔ اور نہ ہی اللہ تعالے ہر کسی سے مخاطب ہوتا ہے کہ اس
کہے کہ اس طرح کرو ، اس طرح کرو ۔ بیشک اللہ تعالے ہر قوم کی طرف انہی میں سے

ایک آدمی کو بھیجتا ہے جو ان سے کلام کرتا ہے اور انہیں نصیحت کرتا ہے تو تحقیق اللہ
تعالے نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ میں تم سے بات کروں اور تم کو نصیحت
کروں ، کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تم میں سے ایک آدمی پر تمہارے رب کی
طرف سے نصیحت آئے ۔ تاکہ وہ تمہیں کو ڈرائے ۔

صرفی ولغوی تحقیق

رِفْقٌ : نرمی | اُنْقُصْ : نَقَصَ یَنْقُصُ نُقْصَانًا کم کرنا (صحیح)
اجری : اَجْرٌ (ج) اُجُوْرٌ بدلہ | لِیُنْذِرَکُمْ : اَنْذَرَ یُنْذِرُ اِنْذَارًا (افعال) ڈرانا صحیح
اَوَعَجِبْتُمْ : عَجِبَ یَعْجَبُ عَجَبًا (س) تعجب کرنا (صحیح)

نواں سبق

ہُودؑ کا ایمان

قوم عاد سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور انہیں سمجھ میں نہ آئی کہ وہ ہُودؑ کو کیا جواب
دیں ، جب وہ عاجز آ گئے تو انہوں نے کہا ، تم سے ہمارے معبود ناراض ہو گئے
اس وجہ سے تمہاری عقل خراب ہو گئی ۔ بتوں کا قہر تم پر پڑا ہے ۔
حضرت ہودؑ نے فرمایا بیشک یہ بت پتھر کے ہیں جو نہ کسی ایک فائدہ پہنچاتے
ہیں اور نہ نقصان اور یہ پتھر کے بت نہ تو بولتے ہیں نہ ہی سنتے ہیں اور نہ ہی دیکھتے
ہیں ۔ بیشک یہ بت نیکی اور برائی کسی کے مالک نہیں ہیں اور نہ ہی کسی کے نفع اور
نقصان کا اختیار رکھتے ہیں میں تمہارے بتوں کو نہ ہی مانتا ہوں اور نہ ان سے ڈرتا ہوں اور
مَیں بری ہوں اس سے جو تم شرک کرتے ہو اور تم لوگوں سے بھی نہیں ڈرتا تم سب خلاف تدبیر کر دیکھو
بیشک اللہ پر بھروسہ کیا ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے ہر چیز اسکے دائرہ اختیار میں ہے اور کوئی پتہ بھی اسکے حکم کے بغیر نہیں گرتا ۔

صرفی ولغوی تحقیق

وَبَالٌ : آفت | وَقَعَ : وَقَعَ یَقَعُ وُقُوْعًا پڑنا ، آنا (مثال واوی)
فَاَصَابَکَ : اَصَابَ یُصِیْبُ اِصَابَۃً (افعال) پہنچنا ، لگنا | عَجَزُوْا : عَجَزَ یَعْجِزُ عَجْزًا (ض) بے بس ہونا صحیح
فَکِیْدُوْنِیْ : کَادَ یَکِیْدُ کَیْدًا (ض) چال چلنا ، مکر کرنا (اجوف یائی)

www.Bhalli.Info

دسواں سبق

عاد کی ضد

عاد نے تمام باتیں سنیں مگر ایمان نہیں لائے۔ حضرت ہودؑ کی نصیحت ان پر بیکار ہوگئی۔ حضرت ہودؑ کی حکمت ان پر ضائع ہوگئی۔

انہوں نے کہا۔ اے ہودؑ تمہارے پاس نہ کوئی دلیل ہے اور نہ کوئی نشانی ہے اور اے ہودؑ! ہم تمہاری نئی بات پر اپنے پرانے معبودوں کو نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم ایک کہنے والے کی بات پر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں۔ جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ اور اے ہودؑ! تو نہ ہمارے معبودوں کو مانتا ہے اور نہ ان سے ڈرتا ہے۔ سو بس ہم بھی نہ تیرے اللہ کو مانتے ہیں اور نہ اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ ہم تمہیں اکثر اوقات عذاب کا تذکرہ کرتے ہوئے سنتے ہیں اے ہودؑ وہ کہاں ہے اور کب آئے گا۔

ہودؑ نے کہا اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ بیشک میں کھلا واضح ڈرانے والا ہوں قوم عاد نے کہا، ہم اس عذاب کے منتظر ہیں اور اس کو دیکھنے کے شوقین ہیں حضرت ہود علیہ السلام کو ان کی جرأت پر حیرانگی ہوئی اور ہودؑ نے ان کی حماقت پر افسوس کیا۔

صرفی ولغوی تحقیق

دلیل: (ج) أَدِلَّةٌ (دلیل) جرأۃ (بے باکی)

بَیِّنَةٌ: (ج) بَیِّنَات: دلیل

گیارھواں سبق

عذاب

عاد ہر روز بارش کے منتظر رہتے اور آسمان کی طرف دیکھتے پس انہیں بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آتا۔ ان کو بارش کی ضرورت تھی اور انہیں بارش ہونے کا بہت ہی اشتیاق تھا۔ ایک دن انہوں نے بادلوں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور چیخنے لگے کہ یہ بادل بارش کا ہے۔ یہ بادل بارش کا ہے اور لوگ خوشی سے ناچنے

لگے۔ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے، بارش کا بادل، بارش کا بادل لیکن ہودؑ جان گئے کہ عذاب آپہنچا ہے اور ہودؑ نے قوم سے کہا۔ یہ رحمت کا بادل نہیں ہے بلکہ تیز ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے اور اسی طرح ہوا۔ انتہائی تیز ہوا چلی کہ لوگوں نے اس سے پہلے اس جیسی ہوا نہیں دیکھی تھی اور نہ اس جیسی سنی تھی اور ایسی آندھی چلی جو درختوں کو جڑوں سے اکھاڑ کر پھینک رہی تھی گھروں کو ڈھا رہی تھی اور جانوروں کو اٹھا کر دور دور پھینک رہی تھی۔ صحرائی ریت اڑی اور دنیا تاریک ہوگئی۔ انسان کو کچھ نہیں سجھائی دے رہا تھا ان پر ڈر بیٹھ گیا وہ اپنے گھروں میں گھس گئے اور دروازوں کو بند کرلیا۔ بچے اپنی ماؤں سے چمٹ گئے، لوگ دیواروں سے لپٹ گئے اور کمروں میں چلے گئے۔ بچے روتے، عورتیں چیختیں اور مرد مدد کے لئے پکارتے اور گویا کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا۔ آج کے دن اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں ہے۔ یہ معاملہ سات راتیں اور آٹھ دن تک رہا۔ پوری قوم ہلاک ہوگئی گویا کہ وہ کھجور کے درختوں کے مانند زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ یہ منظر بڑا ہی عجیب و غریب تھا۔ لوگ مر گئے تھے، پرندے ان کو کھا رہے تھے۔ گھر ویران۔ ان میں الو رہتے۔ حضرت ہود علیہ السلام اور مومنین اپنے ایمان کی بدولت بچ گئے اور عاد ہلاک ہوگئے اپنے کفر اور ضد کی وجہ سے۔ یاد رکھو، عاد نے اپنے رب کا انکار کیا۔ پھٹکار ہے عاد پر جو ہودؑ کی قوم تھی۔

صرفی ولغوی تحقیق

سَحَابٌ: (ج) سُحُبٌ: بادل	تَقْلَعُ: قَلَعَ یَقْلَعُ قَلْعًا (ف) اکھاڑنا (صحیح)
رَقَصَ: رَقَصَ یَرْقُصُ رَقْصًا (ن) ناچنا (صحیح)	هَبَّتْ: هَبَّ یَهُبُّ هُبُوْبًا (ن) ہوا کا چلنا (مضاعف)
تَهْدِمُ: هَدَمَ یَهْدِمُ هَدْمًا (ض) گرانا (صحیح)	أَغْلَقُوْا: أَغْلَقَ یُغْلِقُ إِغْلَاقًا (افعال) بند کرنا (صحیح)
اِعْتَنَقَ: اِعْتَنَقَ یَعْتَنِقُ اِعْتِنَاقًا (افتعال) چمٹنا، گلے ملنا	بِالْجُدْرَانِ: جِدَارٌ (ج) جُدْرَانٌ: دیوار
النَّخِیْلُ: نَخْلَةٌ (ج) نَخِیْل کھجور کا درخت	خَرَابٌ: ویران

اَلْبُوْمُ: بُوْمَةٌ (ج) اَبْوَامٌ: الو صَاحُوْا: صَاحَ یَصِیْحُ صَاحًا وصَیْحَةً (ض) چلانا، چیخنا
(اجوف یائی صَاحُوْا اصل میں صَیَحُوْا تھا تعلیل گزر چکی ہے)

www.Bhalli.Info

يَسْتَغِيثُونَ : اِسْتَغَاثَ يَسْتَغِيثُ اِسْتِغَاثَةً (استفعال) فریاد کرنا، مدد چاہنا (اجوف واوی)

القِصَّةُ الثَّالِثَةُ

ناقہ ثمود

بَعْدَ عَادٍ ① عاد کے بعد

قوم ثمود قوم عاد کی جانشین ہوئی جیسے قوم عاد قوم نوح کی وارث ہوئی تھی۔ قوم ثمود بھی عاد کے نقش قدم پر چلی، جس طرح عاد قوم نوح کے قدم پر چلی تھی۔ قوم ثمود کی زمین بھی سرسبز و شاداب اور خوبصورت تھی۔ اس میں بھی باغات اور چشمے تھے اور ایسے بڑے باغات تھے جن کے نیچے نہریں بہتی تھیں

اور ثمود تعمیر، زراعت اور باغات کی کثرت میں قوم عاد ہی کی طرح تھے بلکہ انہیں عقلمندی اور صناعت میں اُن پر فوقیت حاصل تھی۔ وہ پہاڑوں کو تراش کر کشادہ اور خوبصورت گھر بنایا کرتے تھے اور وہ پتھروں میں نہایت دیدہ زیب نقوش بنایا کرتے تھے۔ پتھر ان کی دانائی اور صناعت کے آگے موم کی طرح نرم ہو گیا تھا۔ وہ اسکے ساتھ ایسا معاملہ کرتے جیسا کہ انسان موم کے ساتھ کرتا ہے (یعنی جو چاہتے بنا لیتے تھے) جب کوئی آدمی ان کے شہر میں داخل ہوتا تو حیران رہ جاتا۔ وہ پہاڑوں جیسے بڑے بڑے محلات دیکھتا جیسے کہ ان کو جنوں نے بنایا ہو اور دیواروں میں خوبصورت پھول دیکھتا جیسے کہ ان کو موسم بہار نے اگایا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود پر آسمان اور زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیئے اور ہر چیز کے دروازے قوم ثمود کے لئے کھول دیئے، آسمان ان پر بارش کی بخشش کرتا اور زمین ان پر نباتات کی بخشش اور پھولوں کی بخشش کرتی۔ باغات ان پر پھلوں اور میوہ جات کی بخشش کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو رزق اور عمروں میں برکت دی۔

صرفی ولغوی تحقیق

نَاقَةٌ : (ج) نُوقٌ : اونٹنی

بَدِيعَةٌ : (ج) بَدَائِعُ : نادر، نرالے، انوکھے

بِالشَّمْعِ : شمعة (ج) شُمُوعٌ (موم، موم بتی)

وَرِثَتْ : وَرِثَ يَرِثُ وِرَاثَةً (حسب يحسب) وارث ہونا (مثال واوی)

أَنْبَتَهَا : أَنْبَتَ يُنْبِتُ إِنْبَاتًا (افعال) اگانا (صحیح)

جَنَّاتٌ : جَنَّةٌ (ج) جنات وجنان (باغ، بہشت)

اَلصَّنَاعَةُ : فن کاری گری

اَلرَّبِيعُ : موسم بہار

يَنْقُشُونَ : نَقَشَ يَنْقُشُ نَقْشًا (ن) (نقش بنانا) (صحیح)

وَالْأَعْمَارُ : عُمْرٌ (ج) اَعْمَار، عمر، حیات

وَفَاقُوهُمْ : فَاقَ يَفُوقُ فَوْقًا (ن) آگے بڑھنا۔ (اجوف واوی)

تعلیل | فَاقُوا اصل میں فَوَقُوا تھا تعلیل گزر چکی ہے۔

لَانَ : لَانَ يَلِينُ لِينًا (ض) نرم ہونا (اجوف یائی)

تعلیل | لَانَ اصل میں لَيَنَ مثل بَيَعَ کے تعلیل ہوئی ہے۔

دوسرا سبق

ثمود کی ناشکری

ان تمام چیزوں نے ثمود کو شکر پر آمادہ نہیں کیا۔ اللہ کی عبادت پر آمادہ نہیں کیا۔ بلکہ ان تمام چیزوں نے ان کو کفر اور سرکشی پر آمادہ کیا۔ وہ اللہ کو بھول گئے اور جو کچھ ان کو ملا اس پر خوش ہوئے وہ کہتے، ہم سے کون زیادہ طاقتور ہے۔ اور اُنہوں نے گمان کر لیا کہ نہ وہ مریں گے اور نہ ہی اپنے محلات اور باغات سے نکلیں گے۔ وہ خیال کرتے تھے کہ موت ان پہاڑوں میں داخل نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اسے کوئی راستہ ملے گا۔ شاید ان کی یہ سوچ تھی کہ قوم نوح اس لئے غرق ہو گئی کہ وہ وادی میں تھی اور قوم عاد اس لئے ہلاک ہو گئی کہ وہ نرم زمین میں تھی اور وہ خود موت اور خوف سے محفوظ جگہ میں ہیں۔

صَرفی ولُغوی تحقیق

أُوتُوا : اَتَى يُؤْتِي إِيتَاءً (افعال) دینا (مہموز الفاء، ناقص یائی) أُوتُوا

اَلسُّهُولُ : سَهْلٌ (ج) سُهُولٌ نشیبی میدان | مَكَانٌ أَمِينٌ : محفوظ جگہ

تیسرا سبق

بتوں کی پوجا

انہوں نے اس پر بس نہیں کیا بلکہ انہوں نے پتھروں کو تراش لیا اور بتوں کی عبادت کرنے لگے وہ اسی طرح بتوں کو پوجتے تھے جس طرح نوح کی قوم اور قوم عاد پوجتے تھے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے انہیں پتھروں کا شہنشاہ بنایا تھا مگر وہ اپنی نادانی کی وجہ سے پتھروں کے بندے بن گئے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت بخشی اور انہیں پاکیزہ رزق عطا فرمایا لیکن انہوں نے خود اپنے آپ کو ذلیل کیا اور انسان کو رسوا کردیا۔ اللہ تعالیٰ کسی انسان پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ وہ پتھر جیسے وہ خود تراشتے تھے اپنے ہاتھوں سے اس وقت وہ نافرمانی کرتا ہے اور نہ انکار۔ یہ لوگ اس کے سامنے جھک جاتے ہیں اور سجدہ ریز ہوجاتے ہیں کیا طاقت ور کمزور کی اطاعت کرتا ہے کیا آقا اپنے غلام کو سجدہ کرتا ہے لیکن انہوں نے اللہ کو بھلا دیا ہے اور اپنے آپ کو بھول گئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی سے انکار کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں رسوا کردیا۔

صرفی ولغوی تحقیق

یَکْفِیهِمْ : کَفٰی یَکْفِیْ کِفَایَۃً (ض) کافی ہونا، کفایت کرنا (ناقص یائی)۔
تعلیل یَکْفِیْ اصل میں یَکْفِیُ تھا مثل یَرْمِیْ کے تعلیل ہوئی ہے
کَرَّمَهُمْ : کَرَّمَ یُکَرِّمُ تَکْرِیْمًا (تفعیل) عزت بخشنا (صحیح)
یَعْصِیهِمْ : عَصٰی یَعْصِیْ عِصْیَانًا (ض) نافرمانی کرنا (ناقص یائی)
تعلیل یَعْصِیْ اصل میں یَعْصِیُ تھا مثل یَرْمِیْ کے تعلیل ہوئی۔
فَاَذَلَّهُمْ : اَذَلَّ یُذِلُّ اِذْلَالًا (افعال) ذلیل کرنا، بے عزتی کرنا (مضاعف)
تعلیل اَذَلَّ اصل میں اَذْلَلَ تھا تعلیل ظاہر ہے **یَعْبُدُ** : عَبْدٌ (ج) عَبِیْدٌ : غلام

چوتھا سبق

حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف رسول بھیجنے کا ارادہ کیا جیسا کہ حضرت نوحؑ کی طرف اور عاد کی طرف رسول بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کفر پر راضی نہیں ہوتا اور نہ ہی زمین میں بگاڑ کو پسند کرتا ہے۔

ان ہی میں ایک شخص تھا جن کا نام صالح تھا وہ شریف گھرانے میں پیدا ہوئے اور انہوں نے نیکی و دانائی کے ماحول میں پرورش پائی۔ وہ بہت ہی شریف لڑکے تھے اور نہایت عقلمند جس کی طرف لوگ اشارہ کرکے کہتے۔ یہ صالح ہے اور لوگوں کو ان سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں وہ کہتے تھے کہ عنقریب ان کے لئے بڑی شان ہوگی۔ لوگوں کا خیال تھا کہ صالح ان کے شرفاء اور امیروں میں سے ہوں گے اور وہ خیال کرتے تھے کہ ان کا شاندار محل ہوگا اور بڑا باغ ہوگا۔ ان کے والد خیال کرتے تھے کہ ان کا بیٹا اپنی سمجھداری سے بڑی دولت کمائے گا اور لوگوں میں نکلے گا۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار نکلے گا تو اسکے پیچھے نوکر چاکر ہوں گے۔ لوگ اس کو سلام کریں گے اور کہیں گے کہ یہ فلاں کا بیٹا ہے کہ یہ فلاں کا بیٹا ہے اور ان کی خوشی کیسی ہوگی جب وہ لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنیں گے کہ یہ خوش نصیب ہیں۔ ان کا بیٹا مالدار ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا ارادہ کچھ اور تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوت سے فیضیاب کرنا چاہا کہ ان کو قوم کی طرف بھیجیں تاکہ وہ ان کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف لائیں، اس سے بڑھ کر کیا فخر ہوگا اور اس سے بڑھ کر کیا عزت ہوگی۔

صرفی ولغوی تحقیق

نَجِیْبًا : نَجِیْبٌ (ج) نُجَبَاءُ : شریف || **سَعِیْدًا** : (ج) سُعَدَاءُ : خوش بخت
یَکْسِبُ : کَسَبَ یَکْسِبُ کَسْبًا (ض) کمانا (صحیح) || **کَرَامَۃٌ** : بزرگی
یُشَرِّفُهُ : شَرَّفَ یُشَرِّفُ تَشْرِیْفًا (تفعیل) سرفراز کرنا (صحیح)

www.Bhalli.Info

پانچواں سبق

حضرت صالحؑ کی دعوت

حضرت صالح علیہ السلام اپنی قوم میں کھڑے ہوئے اور انہوں نے بلند آواز سے پکارا۔ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، مالدار لوگ کھانے پینے، کھیل، تماشے میں لگے ہوتے تھے، وہ بتوں کو پوجتے تھے اور اللہ کو اکیلا معبود نہیں سمجھتے تھے۔ انہیں صالحؑ کی دعوت ناگوار گزری، ثمود کے مالدار لوگ غصے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ خادموں نے کہا۔ یہ صالحؑ ہیں انہوں نے دریافت کیا کہ یہ کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارے لئے کوئی معبود نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اللہ تم لوگوں کو مرنے کے بعد دوبارہ اُٹھائے گا اور تمہارے لئے بدلہ دیگا اور کہتے ہیں کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں اس نے مجھے میری قوم کی طرف بھیجا ہے۔

مالدار لوگ ہنسے اور انہوں نے کہا بیچارہ کیا یہ رسول ہے؟ ہوگا اس کے پاس نہ تو محل ہے نہ باغ اور نہ ہی کھیتی باڑی ہے اور نہ ہی کھجور کا باغ ہے یہ کس طرح رسول ہو سکتا ہے۔

صرفی ولغوی تحقیق

يَبْعَثُكُمْ : بَعَثَ يَبْعَثُ بَعْثًا (ف) دوبارہ زندہ کرنا، اٹھانا (صحیح)

وَيُجْزِيكُمْ : جَزٰى يَجْزِي جَزَاءً (ض) بدلہ دینا ، ناقص یائی

تعلیل | يجزي اصل میں يَجْزِيُ تھا مثل يَرْمِيُ کے تعلیل ہوئی۔

چھٹا سبق

امیروں کا پروپیگنڈا

مالداروں نے یہ دیکھا کہ کچھ لوگ صالح کی طرف مائل ہو رہے ہیں تو انہیں اپنی سرداری خطرے میں دکھائی دی، انہوں نے کہا یہ تو تمہارے جیسے ہی آدمی ہیں وہ تمہاری طرح ہی کھاتے ہیں۔ اور تمہاری طرح ہی پیتے ہیں۔ اگر تم نے اپنے

جیسے ہی کی اطاعت شروع کردی تو یقیناً تم لوگ نقصان اُٹھاؤ گے۔

وہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مرجاؤ گے اور مٹی اور ہڈی ہو جاؤ گے تو تم نکالے جاؤ گے، یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ بس یہی دنیا کی زندگی کا جینا ہمارا ہے ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں۔ ہم نے دوبارہ نہیں اُٹھنا۔ یہ ایک آدمی اللہ پر جھوٹ باندھ لایا ہے۔ ہم اس پر ایمان نہیں لاتے۔

صرفی ولغوی تحقیق

دُعَاءَه (پروپیگنڈا) | تُرَابًا : تُرَابٌ (ج) اَتْرِبَةٌ مٹی

اِفْتَرٰى : اِفْتَرٰى يَفْتَرِي اِفْتِرَاءً (افتعال) گھڑنا، الزام لگانا۔ (ناقص یائی)

هَيْهَاتَ ، هَيْهَاتَ دوری ہو۔ دوری ہو۔

ساتواں سبق

ہمارا گمان غلط ہوا۔

لوگوں نے صالحؑ کا انکار کیا اور آپ پر ایمان نہیں لائے، جب صالحؑ نے ان کو وعظ و نصیحت کی اور بتوں کی عبادت کرنے سے روکا۔ اُنہوں نے کہا کہ اے صالحؑ! تم تو بہت شریف اور عقلمند لڑکے تھے۔ ہم تو سوچتے تھے کہ تم شرفا اور بڑے لوگوں میں سے ہو گے۔ ہمارا تو خیال تھا کہ تم فلاں فلاں کی طرح ہو گے۔ لیکن تم تو کچھ بھی نہیں بنے۔ تمہارے ہم عمر اور تم سے کم عقلمند بڑے آدمی بن گئے اور اے صالحؑ! تم نے تو درویشی کی راہ اختیار کرلی، ہمارا گمان تمہارے بارے میں غلط ثابت ہوا۔ تمہارے بارے میں ہماری امیدوں پر پانی پھر گیا۔ بیچارہ تمہارا باپ کہ اس کو تم سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوا اور بیچاری تمہاری ماں اس کی تمہارے لئے محبت اور تھکاوٹ ضائع ہوگئی۔ صالحؑ نے تمام باتیں سنیں اور اپنی قوم پر افسوس کیا جب حضرت صالح علیہ السلام قوم کے پاس سے گزرتے تو لوگ کہتے۔ اللہ تعالیٰ صالح کے باپ پر رحم فرمائے کہ اس کا بیٹا تباہ ہو گیا۔

صرفی ولغوی تحقیق

دُوْن ... کم ... تعب ... تھکن

اَخْطَأَ: اَخْطَأَ يُخْطِئُ اِخْطَاءً (افعال) غلطی کرنا (مہموز اللام)

مَرَّ: مَرَّ يَمُرُّ مُرُوْرًا (ن) گزرنا (مضاعف اس اصل میں مررتھا تعلیل گزر چکی ہے)

آٹھواں سبق

صالح کی نصیحت

حضرت صالح علیہ السلام برابر اپنی قوم کو نصیحت کرتے رہے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف حکمت اور نرمی کے ساتھ بلاتے رہے۔ وہ کہتے: میرے بھائیو! کیا تم سوچتے ہو کہ ہمیشہ تم یہیں رہو گے اور کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم ہمیشہ ان محلات میں رہو گے۔ کیا تم ان باغات اور نہروں میں ہمیشہ رہو گے۔ اور تم ان کھیتوں اور درختوں سے برابر کھاتے رہو گے اور کیا تم مسلسل ان پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے رہو گے۔

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، یہ تو کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ تو کسی طرح سے ممکن ہی نہیں ہے میرے بھائیو! تمھارے آباؤ واجداد (کیوں چل بسے) ان کے بھی تو محلات تھے ان کے بھی تو اسی طرح کے باغات اور چشمے تھے ان کے بھی تو کھیت اور کھجور کے باغات تھے وہ پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے تھے اور اس میں رہتے تھے لیکن ان تمام چیزوں نے انہیں کوئی فائدہ نہیں دیا اور نہ ان چیزوں نے انہیں روکا۔ اور ان پر موت کا فرشتہ آپہنچا۔ اور ان کو دبوچ لیا۔ اسی طرح تم بھی مرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ اٹھائے گا اور تم سے ان نعمتوں کے بارے میں پوچھے گا۔

صرفی ولغوی تحقیق

الزُّرُوْعُ: زَرْعٌ (ج) زُرُوْعٌ، کھیتی　　النَّعِيْمُ: نعیم (ج) نعماء، نعمت

رِفْقٌ: نرمی

نواں سبق

میں تم سے کچھ نہیں مانگتا۔

اے میرے بھائیو! تم مجھ سے کیوں بھاگتے ہو، تم مجھ سے کیوں ڈرتے ہو، میں تمھارے مال میں کچھ کمی نہیں کرتا اور نہ میں تم سے کچھ مانگتا ہوں اور میں تو تمہیں نصیحت

کرتا ہوں اور اپنے رب کی باتیں پہنچاتا ہوں۔

میں تم سے اس پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو رب العلمین کے پاس ہے اے میرے بھائیو! تم میری بات کیوں نہیں مانتے۔ میں تو تمھارے لئے امانت دار اور سمجھانے والا ہوں۔ تم ایسے لوگوں کی کیوں اطاعت کرتے ہو جو لوگوں پر ظلم ڈھاتے ہیں اور ان کا مال کھاتے ہیں اور جو لوگ بڑے بڑے کام کرتے ہیں اور زمین میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔ قوم عاجز آگئی اور ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔

انہوں نے کہا کہ تجھ پر تو کسی نے اثر کر دیا ہے تو بھی ہماری طرح کا ایک آدمی ہے بس اگر تو سچا ہے تو کوئی نشانی لے آ۔

صرفی ولغوی تحقیق

يَفْجُرُوْنَ: فَجَرَ يَفْجُرُ فُجُوْرًا (ن) گناہ کرنا (صحیح)

الْمُسَحَّرِيْنَ: مُسَحَّرٌ ج مُسَحَّرِيْن سحر زدہ | سِحْرٌ: جادو

دسواں سبق

اللہ تعالیٰ کی اونٹنی

حضرت صالحؑ نے کہا کہ تم کون سی نشانی چاہتے ہو، انہوں نے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو اس پہاڑ سے ایک حاملہ اونٹنی ہمارے لئے نکال دے، لوگ خوب جانتے تھے کہ اونٹنی کو اونٹنی ہی جنتی ہے اور اونٹنی نہ تو زمین سے اگتی ہے اور نہ ہی پتھر سے نکلتی ہے۔ انہیں یقین تھا کہ صالحؑ عاجز آجائیں گے اور وہ جلد کامیاب ہو جائیں گے لیکن صالحؑ کو اپنے رب پر پکا یقین تھا اور وہ یہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں۔ حضرت صالحؑ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ویسا ہی ہوا جیسا کہ لوگوں نے مانگا تھا۔ پہاڑ سے ایک حاملہ اونٹنی نکلی اور اس نے بچہ جنا۔ لوگ حیران رہ گئے اور خوف زدہ ہو گئے لیکن ان میں سے سوائے ایک کے کوئی بھی ایمان نہیں لایا۔

صرفی ولغوی تحقیق

تَنْبُتُ: نَبَتَ يَنْبُتُ نَبَاتًا (ن) اگنا، نکلنا (صحیح) | تُنْتِجُ: اَنْتَجَ يُنْتِجُ اِنْتَاجًا (افعال) پیدا کرنا (صحیح)

www.Bhalli.Info

گیارھواں سبق

باری

حضرت صالح ؑ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے۔ تم نے سوال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اسے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے پس اس اونٹنی کا احترام کرو اور اسے بُرائی کے ساتھ مت چھوؤ۔ ورنہ تم کو جلد عذاب پکڑ لیگا۔

بیشک یہ اونٹنی اللہ تعالیٰ کی زمین سے کھائے گی اور پئے گی، آئے گی اور جائے گی۔ اس کا چارہ اور پانی تمہارے ذمہ نہیں ہے۔ چارہ بہت اور پانی کافی ہے اور یہ اونٹنی بہت بڑی اور بڑی عجیب الخلقت تھی، ان کے چوپائے اس سے ڈرتے تھے اور اس سے دُور بھاگتے تھے۔ جب بھی یہ اونٹنی پانی پینے کے لئے آتی چوپائے بدکتے اور بھاگ جاتے۔

صالح نے جب یہ دیکھا تو کہا کہ ایک دن اونٹنی کا اور ایک دن تمہارے مویشیوں کا۔ پس ایک دن یہ اونٹنی پیتی اور ایک دن ان کے چوپائے پانی پیتے اور اسی طرح ہوا پس جب اونٹنی کی باری ہوتی تو وہ جاتی اور پانی پیتی اور جب قوم کے چوپایوں کی باری ہوتی وہ جاتے اور پانی پیتے۔

صرفی ولغوی تحقیق

النَّوبَۃُ: نوبۃ (ج) نُوَبَاتٌ (باری) | خَلْقٌ: بناوٹ، ساخت

مَاشِیَتُکُم: مَاشِیَۃ (ج) مَوَاشِی: چوپایہ، جانور | وَتَنَفَّرَ: تَنَفَّرَ یَتَنَفَّرُ تَنَفُّرًا (تفعّل) بدکنا (صحیح)

بارھواں سبق

ثمود کی سرکشی

لیکن قوم نے تکبر کیا اور سرکشی کی اور کہا کہ ہمارے مویشی روزانہ پانی کیوں نہ پئیں لیکن اس اونٹنی سے تنگ دل ہوگئے۔ جس کی وجہ سے ان کے مویشی بھاگتے تھے صالح نے انہیں اس اونٹنی کی توہین کرنے سے ڈرا رکھا تھا۔ لیکن وہ نہیں ڈرے

انہوں نے کہا۔ کون اس اونٹنی کو مارے گا ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا۔ میں دوسرا کھڑا ہوا۔ اس نے کہا۔ میں۔ وہ دونوں بدبخت گئے اور بیٹھ کر اونٹنی کے نکلنے کا انتظار کرنے لگے، یہاں تک کہ وہ اونٹنی نکلی۔ پہلے نے اُسے تیر مارا اور دوسرے نے اُسے ذبح کر دیا اور ہلاک کر ڈالا

صرفی ولغوی تحقیق

وضجر: ضَجِرَ یَضْجَرُ ضَجَرًا (س) اکتا جانا، رنج ہونا۔ (صحیح)

یحدّدُوا: حَدَّدَ یُحَدِّدُ تَحْدِیْدًا (تفعیل) | الشَّقِیَّانِ: شَقِیٌّ (ج) اشقیاء، بدبخت

تیرھواں سبق

عذاب

جب حضرت صالح کو معلوم ہوا کہ اونٹنی کو ذبح کر دیا گیا تو بہت افسوس ہوا اور بہت غمگین ہوئے اور انہوں نے لوگوں سے کہا۔ تم اپنے گھروں میں تین دن تک فائدہ اٹھا لو یہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہیں ہوگا

اور شہر میں نو آدمی رہتے تھے جو زمین میں فساد برپا کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے انہوں نے قسم کھائی کہ ہم رات میں صالح ؑ اور ان کے گھر والوں کو قتل کردینگے اور جب ہم سے پوچھا جائیگا۔ ہم کہیں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح ؑ اور ان کے گھر والوں کی حفاظت فرمائی۔ جب تیسرا دن ہوا ان پر عذاب آگیا۔ انہوں نے اپنی مقررہ عادت کے مطابق صبح کی۔ اچانک ایک دھماکہ ہوا سخت بھونچال کے ساتھ۔ ایسا دھماکہ جس سے دل پھٹ گئے اور ایسا زلزلہ جس سے گھر گر پڑے تھے اور ثمود پر یہ دن بڑا ہی ہولناک تھا۔ تمام لوگ مر گئے۔ اور شہر تباہ و برباد ہوگیا۔ حضرت صالح ؑ اور ان کی قوم کے ایمان والوں نے اس بدبخت زمین سے ہجرت کی اور وہ اس میں کرتے بھی کیا۔ حضرت صالح نکلے۔ اس حال میں کہ وہ اپنی قوم کو مرا ہوا دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے غمگین آواز میں کہا۔ اے میری قوم میں نے تم کو اپنے رب کی باتیں پہنچائیں اور تم کو نصیحتیں کیں لیکن تم لوگ نصیحت

www.Bhalli.Info

کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے تھے اور آجکل بھی انسان وہاں صرف ویران محلات اور بیکار کنوئیں ہی دیکھتا ہے، بستیاں دیکھتا ہے، جہاں نہ ہی کوئی پکارنے والا ہے اور نہ ہی کوئی جواب دینے والا ہے۔

جب شام کی طرف جانے والے راستہ میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا گزر ثمود کی بستی میں ہوا، تو آپ نے اپنے صحابہ کرام رضہ سے فرمایا۔ جن لوگوں نے اپنے اُوپر ظلم کیا ان کے گھروں میں مت داخل ہو ۔ خدانخواستہ کہیں تمہیں بھی وہ عذاب نہ آپہنچے جو ان کو آ پہنچا تھا۔ یاد رکھو ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا۔ پھٹکار ہو ثمود کے لئے۔

صرفی و لغوی تحقیق

تَمَتَّعُوا : تَمَتَّعَ يَتَمَتَّعُ تَمَتُّعًا (تفعل) لُطف اندوز ہونا (صحیح)

بِصَيْحَةٍ : صَيْحَة (ج صَيْحَات) اچنخ ‖ زِلْزَالٌ : زلزلہ

تَفَطَّرَتْ : تَفَطَّرَ يَتَفَطَّرُ تَفَطُّرًا (تفعل) پھٹ جانا (صحیح)

تَهَدَّمَتْ : تَهَدَّمَ يَتَهَدَّمُ تَهَدُّمًا (تفعل) گرجانا (صحیح)

خَرِبَتْ : خَرِبَ يَخْرَبُ خَرَابًا (س) ویران ہونا، اجڑنا (صحیح)

اَمْوَاتٌ : مَيِّتٌ (ج) اَمْوَاتٌ : مردہ

www.Bhalli.Info